Presented by: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق دائمی بحق سید محمد شبر عباس محفوظ ہیں

نام کتاب: ——— مہدی فی القرآن

مصنف: ——— سید صادق حسنی شیرازی

مترجم: ——— محمد حسین ممتاز الافاضل لکھنوی

تعداد: ——— ایک ہزار

اشاعت: ——— بار اوّل

تاریخ اشاعت: ——— ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۴۰۹ھ

مطبع: ———

قیمت: ———

ناشر: ——— ولی العصر ٹرسٹ ادتہ منہ ضلع جھنگ

کتابت: ——— دار الکتابت حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

سٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ لاہور

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انتساب

"خاتم الائمہ حضرت حجت ابن الحسن العسکری
عجل اللہ فرجہ الشریف قرآن پر مشتمل یہ کتاب
ان کے جد امجد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نام ——————

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

دعائے ظہور امام زمانہ علیہ السلام

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّةِ ابْنِ

اے اپنے ولی حجت ابن

الْحَسَنِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ

حسن عسکری۔ جو تیری

اس پر

وَعَلٰی اٰبَآئِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

اور انکے آبائے طاہرین پر اس وقت

اور

وَفِیْ کُلِّ سَاعَةٍ وَّلِیًّا وَّحَافِظًا

ہر لمحہ رحمتیں ہوں کے لیے تو ہی نگہبان محافظ

وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّ

معاون ، مددگار ، راہنما اور اس وقت تک نگران

عَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَهٗ اَرْضَکَ طَوْعًا ۔

رہ جب تو اُسے اپنے کرۂ ارض پر اطمینان کے ساتھ

وَتُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلًا ۔

حکومت سے نوازے اور ایک طویل عرصہ تک اُسے حکومت دے ۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باسمہ تعالیٰ

عرضِ ناشر

علوم محمد وآل محمد علیہم السلام کی نشر واشاعت بہت بڑی سعادت ہے ادارہ ولی العصرؑ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ ہماری نشریات ہمارے دعویٰ کی دلیل ہیں۔ آج ہم علم دوست احباب کے لیے ایک نادر تحفہ پیش کر رہے ہیں جس کا نام نامی "مہدی فی القرآن" ہے جس میں امام زمانہ حضرت حجت ابن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف کی عظمت قرآن سے ثابت کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مؤلف حضرت آیت اللہ السید صادق شیرازی مدظلہ العالی ہیں۔ ادارہ ولی العصرؑ نے اردو خواں حضرات کے لیے ترجمہ کر کے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ تاکہ ہم ان رموز سے آگاہ ہو کر دولتِ علم سے مالا مال ہو سکیں۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند عالم ہماری اس حقیر کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کا اجر میرے والدین کے نامۂ اعمال میں درج فرمائے۔ آمین۔

خاکپائے اہلبیتؑ: محمد سید شبر عباس

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

*

فہرست

نمبر شمار	نام سورہ	آیات	صفحہ نمبر
١	سورہ بقرہ	آٹھ آیات	١١
٢	سورہ آل عمران	تین آیات	٢٢
٣	سورہ نساء	پانچ آیات	٣٠
٤	سورہ مائدہ	تین آیات	٣٩
٥	سورہ انعام	پانچ آیات	٤٥
٦	سورہ اعراف	دو آیات	٥٥
٧	سورہ انفال	ایک آیت	٥٩
٨	سورہ توبہ	تین آیات	٦٢
٩	سورہ یونس	ایک آیت	٧١
١٠	سورہ ھود	چار آیات	٧٤
١١	سورہ یوسف	ایک آیت	٨١
١٢	سورہ ابراہیم	دو آیات	٨٤
١٣	سورہ حجر	تین آیات	٨٨

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمبرشمار	نام سورۃ	آیات	صفحہ نمبر
۱۴	سورہ اسراء	چار آیات	۱۱۰
۱۵	سورہ انبیاء	ایک آیت	۱۱۹
۱۶	سورہ حج	چھ آیات	۱۲۲
۱۷	سورہ نور	ایک آیت	۱۳۳
۱۸	سورہ شعراء	ایک آیت	۱۳۶
۱۹	سورہ نمل	دو آیات	۱۳۹
۲۰	سورہ قصص	دو آیات	۱۴۴
۲۱	سورہ روم	تین آیات	۱۴۷
۲۲	سورہ سجدہ	دو آیات	۱۵۱
۲۳	سورہ احزاب	ایک آیت	۱۵۴
۲۴	سورہ سباء	پانچ آیات	۱۵۸
۲۵	سورہ ص	چار آیات	۱۶۳
۲۶	سورہ زمر	دو آیات	۱۶۶
۲۷	سورہ غافر	ایک آیت	۱۶۹
۲۸	سورہ فصلت	ایک آیت	۱۷۲
۲۹	سورہ شوریٰ	چار آیات	۱۷۴
۳۰	سورہ زخرف	دو آیات	۱۷۹
۳۱	سورہ الدخان	چار آیات	۱۸۳
۳۲	سورہ الجاثیہ	ایک آیت	۱۸۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نمبر شمار	نام سورہ	آیات	صفحہ نمبر
۳۳	سورہ محمدؐ	ایک آیت	۱۸۸
۳۴	سورہ الفتح	دو آیات	۱۹۲
۳۵	سورہ قٓ	دو آیات	۱۹۵
۳۶	سورہ الذاریات	ایک آیت	۱۹۷
۳۷	سورہ قمر	ایک آیت	۱۹۹
۳۸	سورہ الرحمٰن	ایک آیت	۲۰۱
۳۹	سورہ حدید	ایک آیت	۲۰۳
۴۰	سورہ مجادلہ	ایک آیت	۲۰۵
۴۱	سورہ صف	ایک آیت	۲۰۸
۴۲	سورہ التغابن	ایک آیت	۲۱۰
۴۳	سورہ الجن	ایک آیت	۲۱۲
۴۴	سورہ المدثر	تین آیات	۲۱۴
۴۵	سورہ التکویر	ایک آیت	۲۱۶
۴۶	سورہ البروج	ایک آیت	۲۱۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ کی رحمت ہو اس کے رسولؐ پر جو تمام مخلوق سے بہتر و افضل ہے اور اللہ کی رحمت ہو اس کی آل و عترت پر جو طیّب و طاہر ہیں وہ ایسے بزرگ تر ہیں جن کی مودت و محبت کا حکم قرآن حکیم نے دیا ہے اور وہ بلند پایہ پیشوا ہیں جن کی شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئی ہیں اور رحمت خدا ہو ان کے آخری امام ان کے قائم (قائم آل محمد عجل اللہ ظہورہ پر) جو صاحب العصر والزماںؑ ہیں۔

امام مہدیؑ جن کے آخر زمانہ میں ظہور کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ظہور جلد فرمائے اور بعد حمد و صلوٰۃ کے پس یہ قرآنی آیات کے جو واضح اور روشن ہیں جو باعتبار تفسیر یا تاویل یا تنزیل یا بطور مطابقت یا تشبیہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے بارہویں امام کی شان و فضیلت میں نازل ہوئیں وہ امام آخر جو اللہ کے امر کے وارث مہدی منتظر علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ظہور شریف جلد کرے۔

میں نے یہ آیات غیر شیعہ کتب سے جمع کی ہیں اور بعض اوقات ان کتب شیعہ سے بھی نقل کی ہیں جنہوں نے غیروں کی کتابوں سے نقل کی ہیں یعنی بالواسطہ غیر شیعہ کتب سے بھی اخذ کی ہیں تاکہ یہ اس شخص کے ہدایت کا سبب بن سکیں۔

اور ہر آیت کے تحت اکثر اوقات میں نے صرف ایک حدیث درج کرنے پر اکتفا کی ہے تاکہ کوئی دوسرا مصنف اس امر کا قصد کرے تو اس کے لیے میدان کھلا ہو اور جسے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اس کے لیے اس بارے میں

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

گنجائش رہے اور آنے والی نسلوں کے لیے میری طرف سے دروازہ کھلا رہے۔ اس کی کچھ آیات و احادیث تو کتاب ینابیع المودہ مصنفہ عالم فقیہ الحنفی سلیمان قندوزی سے لی گئی ہیں اور باقی مختلف کتابوں سے اخذ کی گئی ہیں۔

اس کتاب کو لکھنے کی ابتدا جب میں نے کی ہے تو اس قصد سے کہ یہ میری طرف سے ہدیہ ہے میری والدہ محترمہ کی روح کے لیے اللہ کی رحمت ہو ان پر جن کی وفات کو صرف پینتالیس دن ہوئے یہ میری طرف سے ان کی خدمت ہے اور ان کے کثیر حقوق میں سے بعض کی جزا ہے جن کی ادائیگی ان کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد مجھ پر واجب ہے۔

پس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت ترس کرنے والا مہربان ہے کہ میری اس خدمت کو اچھی طرح سے قبول فرما کر مجھ پر مہربانی فرمائے اور ان اوراق کو شرف قبولیت عطا فرما کر اس ثواب کا تحفہ میری والدہ کی روح کو پہنچائے۔

ان آیات کو جمع کرنے کی ابتدا میں نے شب ولادت حضرت امام مہدی المنتظر سلام اللہ علیہ (شب پندرہ شعبان) ۱۳۹۶ھ میں کی ہے جب کہ ولادت امام علیہ السلام کو ایک ہزار ایک سو اکتالیس سال گزر گئے۔ ۱۱۴۱ سال

صادق الحسینی شیرازی

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

①

سورۃ البقرۃ

اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں

آیت نمبر

۱۔۲۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۲، ۳

۳۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ۶۰

۴۔ وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۱۲۴

۵۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ۱۴۸

۶۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ۱۵۵

۷۔ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ ۲۶۱

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ ۔ آیت نمبر ۲۸۵

۱۔ "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ"

(البقرہ ۲،۲)

ترجمہ: ہدایت ہے متقین کے لیے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

سورہ بقرہ کی آٹھ آیات جو حضرت قائم آل محمد امام مہدی عجل اللہ ظہورہ کے حق میں تطبیقاً یا ضمناً" تفسیراً یا اشارةً" نازل ہوئی ہیں ان میں سے یہ پہلی آیت کریمہ ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے ینابیع المودۃ میں مذکورہ ذیل اسناد کے ساتھ روایت کی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ جندل بن جنادہ بن جبیر یہودی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا در چند چیزوں کے متعلق اس نے سوال کیا اور اس نے حضور نبی پاک کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام بھی قبول کیا۔

مختلف اشیاء کے متعلق سوال کرنے کے بعد اس نے حضور پاک سے ان کے اوصیاء کے بارے میں سوال کیا حضور نے اپنے اوصیاء علیہم السلام کے ناموں کا تعارف کراتے ہوئے گیارہ ائمہ کے بعد فرمایا کہ گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد ان کا بیٹا محمد وصیؑ ہے جنہیں امام مہدیؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور القائم اور الحجۃ بھی ان کے لقب ہیں وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے پھر خروج کریں گے ظاہر ہوں گے اور جس وقت ظہور کریں گے

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس طوبیٰ[1] ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ان کی غیبت میں صبر وقرار سے رہیں گے طوبیٰ ہے ان لوگوں کے لیے جو ان کی محبت پر قائم رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تعریف کی ہے۔

اور فرمایا ہے:۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

آخر حدیث تک"۔ ینابیع المودۃ صـ ۴۴۲

میں کہتا ہوں (مؤلف کتاب) کہ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور امام زمانہؑ بھی غیب ہیں تو متقی وہ ہیں جن کا امام زمانہؑ پر ایمان ہے اور بالغیب سے مراد خود امام مہدی علیہ السلام بھی ہیں کیونکہ غیب اسی شے کو کہتے ہیں جو حواس خمسہ (آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ) کے ادراک اور ان کی دریافت سے باہر ہویا مادی ذرائع وآلات سے دریافت نہ کی جاسکے" مثلاً آنکھ دیکھ نہ سکے، کان سن نہ سکیں ناک سونگھ نہ سکے۔ زبان چکھ نہ سکے، ہاتھ مس نہ کر سکیں یا سائنسی آلات اسے دریافت نہ کر سکیں"۔

---

[1] طوبیٰ۔ کلمۂ تحسین ہے جس کا معنی ہے خوشی۔ سعادت مندی، نیکی اور روایات اہل بیت علیہم السلام میں آیا ہے کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت جس کا تنا جناب امیر المومنینؑ کے گھر میں اور شاخیں جنت میں ہر مومن کے گھر پر چھائی ہوں گی۔ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کے شگوفوں سے اہل جنت کے لباس برآمد ہوں گے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

توجس طرح اللہ غیب ہے قیامت غیب ہے کیونکہ یہ حواس خمسہ سے دریافت نہیں کیے جا سکتے اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی غیب ہیں کیونکہ زمانہ غیبت میں عام نظریں انہیں دیکھنے سے قاصر اور ان کے دیدار سے عاجز ہیں۔

۲۔ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

البقرہ آیت/۶۰

ترجمہ: پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

علامہ کبیر جناب سید ہاشم البحرانی نے اپنی کتاب غایۃ المرام میں فقیہ ابی الحسن بن شاذان سے روایت کی ہے جو انہوں نے کتاب المناقب المأۃ (سو مناقب) میں اہل سنت کے ذریعہ سے نقل کی ہے سلسلہ اسناد کو اختصار کی وجہ سے چھوڑتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک طویل حدیث کو اس پر لازم ہے وہ ولایت علی بن ابی طالبؑ اور میری ذریت سے باقی ائمہ کی ولایت کا تہ دل سے قائل ہو کیونکہ وہی میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔"

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں اس وقت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یارسولؐ اللہ! ائمہ علیہم السلام کی تعداد کتنی ہے؟ حضور پاک نے فرمایا اے جابر! اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے پورے اسلام کے بارے سوال کیا ہے آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا ان کی تعداد ان چشموں کے برابر ہے جو حضرت موسیٰ بن عمران کے لیے پھوٹ پڑے جب انہوں نے اپنا عصا پتھر پر مارا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عَشْرَةَ عَيْنًا تا آخر حدیث۔

مؤلف کتاب: میں کہتا ہوں کہ نبی کریم ہی نے جب بارہ اماموں کی تشبیہ ان چشموں سے دی جن کا ذکر قرآن میں ہے تو ہم نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کا ذکر کیا۔

۲۔ "وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ"

البقرۃ آیت ۱۲۴

ترجمہ: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند کلمات کے ساتھ آزمایا تو انہوں نے ان کو پورا کر دیا یعنی اس آزمائش میں کامیاب نکلے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے مذکورہ ذیل سند کے ساتھ المفضل بن عمر سے روایت کی ہے المفضل کا بیان ہے کہ میں نے جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اللہ عزوجل کا فرمان:

"وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ الْاٰیَة" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

یہی وہ کلمات ہیں جو آدم نے اپنے رب سے سیکھے اور ان کی وجہ سے آدم کی توبہ قبول ہوئی اور وہ یہ کلمات تھے جو آدم علیہ السلام نے دعا کی صورت میں ادا کیے۔

اے میرے رب!

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ	میں تجھ سے سوال کرتا ہوں واسطہ

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrililibrary.com

وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِلَّا تُبْتَ عَلَيَّ ۔ حق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ کا کہ میری توبہ قبول فرما۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

مفضل کہتا ہے کہ میں نے حضور سے کہا اے فرزند رسولؐ اللہ! تو اللہ تعالےٰ کے اس قول فَاَتَمَّھُنَّ سے کیا مراد ہے؟ جناب امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ انہیں پورا کیا بارہ امام حضرت قائم مہدیؑ تک نو اماموں کو جو امام حسینؑ کی اولاد سے ہیں شامل کر لیا۔ (ینابیع المودۃ ص ۵۰۷)

میں کہتا ہوں کہ اِبْتَلٰی امتحان لیا، آزمایا کے معنی میں ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ابراہیم الخلیل علیہ السلام کو آزمایا اور جناب رسولؐ اللہ اور بارہ ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں کے ساتھ ان کا امتحان لیا۔ امتحان کی حقیقت بیان کرنے سے اگرچہ آیت کریمہ خاموش ہے لیکن احادیث شریف نے اس امتحان کی وضاحت کر دی ہے اور مقصد اس کا یہ ہے کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی فضیلت کے آگے تمام مخلوق کی عاجزی اور ان کے سامنے لوگوں کا جھکاؤ ہے اور ان کی اتباع کا اعتقاد ہے۔

۴۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تَكُونُوا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا ۔

(البقرہ آیت ۱۴۸)

ترجمہ: پس تم نیکیوں کی طرف بڑھو تم جہاں بھی ہو گے اللہ تمہیں سب کو ایک جگہ لے آئے گا۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے اسناد مذکور کے ساتھ روایت کی ہے کہ:

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrililibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزّ وجلّ کے فرمان:

"فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا" کے متعلق مروی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ نیکیوں کی طرف بڑھنے والے اور وہ نیک لوگ جنہیں اللہ ایک جگہ اکٹھا کرے گا خواہ وہ کہیں بھی منتشر ہوں وہ حضرت قائم آل محمد عجل اللہ ظہورہ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد تین سو دس سے کچھ اوپر ہے یعنی تین صد تیرہ کس۔

اور وہ بخدا "امت معدودہ" ہیں جو ایک ساعت میں یعنی ایک گھڑی میں ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں گے مثل۔

میں کہتا ہوں کہ امت معدودہ سے مراد وہ ہے جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ۔ ہود آیت ۸	اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک ان پر عذاب کرنے میں دیر بھی کریں تو یہ لوگ اپنی شرارت سے بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ عذاب کو کونسی چیز روک رہی ہے۔

اس آیت کی تفسیر ان شاء اللہ سورہ ہود میں آئے گی۔

احادیث شریفہ میں وہ امر وارد ہوا ہے جو اس آیت کریمہ کی تفصیل کے ساتھ تفسیر کرتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

جناب قائم آل محمد علیہم السلام کا پہلا گروہ جو اصحاب امام پر مشتمل ہوگا اور اسکی تعداد تین سو تیرہ ہے مثل اصحاب جنگ بدر وہ حضور امام علیہ السلام کے اول ولتبدائے ظہور ہی میں ان سے جا ملیں گے جب کہ امام ابھی مکہ میں ہوں گے وہ سعادت مند

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

افرادِ زمین کی مختلف طرفوں اور مختلف شہروں ملک کے کونے کونے سے ایک ساعت کے اندر اکٹھے ہو جائیں گے مثل قصہ بلقیس کے تخت اور آصف بن برخیا وصی حضرت سلیمان علیہ السلام کے یمن سے اللہ کی قدرت سے مقام قدس میں ایک لحظہ سے بھی کم وقت یعنی چشم زدن میں لے آنے کے اور اسے قرآن کریم نے نقل کیا ہے"۔

۶۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۔

البقرہ: ۱۵۵

ترجمہ: اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مالوں جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور خوش خبری دے اور صبر کرنے والوں کو کہ جن پر جب کوئی مصیبت آئے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یقیناً خدا ہی کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اسی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

الحافظ القندوزی (الحنفی) نے سورہ بقرہ کی اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث درج کی ہے جس کی سند یہ ہے۔

"محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام ابوجعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت قائم عجل اللہ ظہورہ سے پہلے اللہ کی طرف سے مومنین کو مصیبتوں میں آزمانے کی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

حضرت محمد بن مسلم دریافت کرتے ہیں وہ علامات کیا ہیں؟

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آپ نے مذکورہ بالا آیت وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ اِلٰی اٰخِرِھَا۔ تلاوت فرمائی بعض کی بیماریوں کے ساتھ ملاقات ہوگی، الجوع بھوک چیزوں کے نرخ بڑھ جائیں گے۔ لوگ خرید نہ سکیں گے، قحط پڑے گا، اموال کی کمی واقع ہو جائے گی، موتیں عام واقع ہوں گی، جانوں کی کمی ہوگی (مختلف موذی میں حادثات وغیرہ) بارش نہ ہونے سے پھلوں میں کمی آجائے گی اس وقت صابرین بشارتِ جنت کے مستحق ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا یا محمد! یہ اس آیت کی تاویل ہے اور تاویل قرآن کوئی نہیں جانتا سوائے خدا اور ان لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں ماہر ہیں اور وہ اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ہیں۔ علم میں ماہر ہیں۔
علم جن کے اندر گڑ گیا اور رچ بس گیا۔

ینابیع المودۃ ص ۵۰۵

۷۔ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ " (البقرہ ۲۶۱)

ترجمہ: مثل ایسے دانہ کے جس نے سات بالیاں (سٹے) اگائیں اور ہر بالی میں سو دانہ ہے۔

شافعی عالم جمال الدین المقدسی السلمی الدمشقی نے اپنی کتاب عقد الدرر (موتیوں کا ہار) میں اپنی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں روایت درج کی ہے۔

حضرت امام علیؑ فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"حضرت مہدی تمام شہروں کے امراء و رؤساء کی طرف مبعوث ہوں گے اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے"

ان کی حکومت سے برائی ختم ہو جائے گی اور نیکی باقی رہ جائے گی۔

وہ ایک مد اثیر سے کچھ کم (غلہ بوئیں گے اور سات سو مد غلہ برآمد ہو گا۔

(الحدیث)

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔

کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ اِلٰی اٰخِرِھَا۔ (۱)

(عقد الدرر ص ۲۵۹)

میں (صاحب کتاب الصادق الحسینی) کہتا ہوں یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو حضرت امام مہدیؑ کی شان اور ان کے عصر اور زمانہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ کیسا بابرکت زمانہ ہوگا۔

اور کلام اپنے الفاظ و معانی اور انداز کے اعتبار سے حضرت امام زمانہؑ کے عہد میں منحصر ہے کیونکہ حدیث اسی عہد کی نورانی علامات و نشانات و برکات ظاہر کرتی ہے۔

اور امام علی امیر المومنین علیہ السلام قرآن کے مقاصد و مطالب ظاہراً ہر و بواطن کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ تنزیل کے بھی زیادہ عارف اور تاویل کے بھی جس طرح کہ حضرت انس بن مالک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور فرماتے ہیں کہ علیؑ میرے بعد لوگوں کو تاویلِ قرآن کی تعلیم دے گا جب لوگ نہ جانتے ہوں گے۔ (۱) شواہد و تنزیل جلد ۱ ص ۲۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۔ "آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ۔

البقرہ: ۲۸۵

ترجمہ: ایمان لائے رسول اُس پر جو اُس پر نازل کیا گیا ہے اسکے رب کی طرف سے اور مومنین بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر۔

فقیہ شافعی (الحموینی) محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں اور فقیہ حنفی موفق بن احمد الخوارزمی نے المقتل (مقتل الحسین) میں متعدد اسانید کے ساتھ جو وہاں مذکور ہیں ابی سلمٰی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے چرواہے سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا سے سُنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو مجھے رب جلیل جل جلالہ نے فرمایا:

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ۔	ایمان لایا رسول اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔

حضورؐ پاک فرماتے ہیں کہ میں نے کہا "وَالْمُؤْمِنُونَ" اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ تو نے سچ کہا۔ پھر خدا تعالیٰ نے پوچھا کہ تو اپنی امت میں کون جانشین چھوڑ آیا ہے؟ میں نے کہا جو میری امت میں سب سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو علی بن ابی طالبؑ کو چھوڑ آیا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اے میرے رب!

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تو اللہ سبحانہ نے فرمایا میں نے زمین پر خوب نظر ڈالی اچھی طرح دیکھا پس اہل زمین سے میں نے تمہیں چن لیا اور تمہارے لیے میں نے اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا پس میں محمود ہوں اور تو محمد ہے پھر میں نے دوبارہ زمین کو نظر بھر کے دیکھا تو زمین والوں سے میں نے علی کو چُن لیا اور ان کے لیے بھی اپنے ناموں میں سے ایک نام مشتق کیا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہیں۔

اے محمدؐ! میں نے تجھے اور علی و فاطمہ، حسن، حسین اور ان کی ذریت سے نو ائمہ کو اپنے اصلی اور اعلیٰ نور سے پیدا کیا اور تمہاری ولایت کو آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں پر پیش کیا پس جس نے تمہاری ولایت کو قبول کیا۔ میرے نزدیک وہ مومنین میں شمار ہوا اور جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین میں داخل ہوا۔"

اے محمدؐ! اگر کوئی بندہ میرے بندوں میں سے میری اتنی عبادت کرے کہ عبادت کرتے کرتے ختم ہو جائے یا پرانی سوکھی ہوئی مشک کی مانند ہو جائے پھر میرے پاس تمہاری ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں اسے ہرگز نہ بخشوں گا جب تک کہ تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے میری عبادت اسے فائدہ نہ بخشے گی۔ اے محمدؐ! کیا تو ان کو دیکھنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اے میرے پروردگار! تو میرے رب نے فرمایا کہ میرے عرش کے دائیں طرف منہ پھیر حضور فرماتے ہیں کہ میں نے دائیں طرف مڑ کے جب دیکھا تو ناگہاں مجھے علی فاطمہ الحسن الحسین علی ابن الحسین محمد بن علی جعفر بن محمد موسیٰ بن جعفر علی بن موسیٰ محمد بن علی علی بن محمد الحسن بن علی القائم المہدی نظر آئے تیرہ معصوموں کی شکلیں حالت قیام میں مصروف عبادت تھیں اور جناب قائم مہدیؑ اس نورانی گروہ کے درمیان میں تھے گویا وہ نور کے مجمع میں چمکتا ہوا تارہ ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ نے فرمایا اے محمدؐ! یہ زمین پر میری حجتیں اور القائم المہدیؑ تیری عزت میں سے ناشر ہیں بخشش میں آنے والے اور انتقام لینے والے ہیں۔

مجھے اپنی عزت اور اپنے جلال کی قسم ہے وہ حق کا سیدھا اور ضروری راستہ ہے میرے دوستوں کے لیے اور بدلہ لینے والا ہے میرے دشمنوں سے۔

آخر میں اس حدیث میں مشکل الفاظ کے معانی واضح کیے گئے ہیں۔

ضحضاح مجمع النور وَهُوَ فِي وَسَطِهِم امام مہدیؑ ان کے درمیان تھے۔

گویا ائمہ علیہم السلام ایک دائرہ کی صورت میں حالت قیام میں تھے اور حضرت ان کے وسط میں کھڑے تھے کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ چمکنے والا ستارہ۔

وَهُوَ الثَّائِرُ وہ ظلم و باطل پر بھڑک کر حملہ کریں گے اور اسے مٹا دیں گے۔

المحجۃ حق کا سیدھا راستہ۔

مذکورہ حدیث مکتوبہ ذیل کتب اہلِ سنت سے نقل کی گئی ہے۔

۱۔ فرائد السمطین جلد ۲ آخری حصہ۔

۲۔ مقتل الحسین جلد ۱ صفحہ ۹۵۔

۳۔ اَقربُ الموارد جلد ۱ مادہ ضح۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲

سورۃ آل عمران

اور اس میں تین آیات ہیں

۱۔ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا۔

آیت ۸۳

۲۔ وَلِیُمَحِّصَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْکٰفِرِیْنَ۔

آیت ۱۴۱

۳۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔

آیت ۲۰۰

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔

آل عمران/۸۳

ترجمہ: کیا وہ لوگ اللہ کے دین کو چھوڑ کر کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں حالانکہ جو فرشتے آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں سب نے خوشی و مرضی سے یا زبردستی اس کے سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں اور آخر سب اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

جناب الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے ان اسناد کے ساتھ جو وہاں مذکور ہیں روایت کی ہے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اللہ کا قول:

"وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا"

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب حضرت القائم المہدیؑ ظہور فرمائیں گے اور ان کی حکمرانی قائم ہوگی تو زمین کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا مگر کہ وہیں شہادت ہوگی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی[1]

صاحب کتاب الصادق الحسینی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ آیت کریمہ جناب قائم آل محمد علیہم السلام کے عہد امن مہد کی طرف اشارہ کرتی ہے کیونکہ ان کے زمانے میں تمام روئے زمین پر سارے کا سارا کلمہ خالصاً اللہ کے لیے ہوگا اس واسطے کہ جو شخص بھی زمین پر زندہ ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے آگے قول و عمل میں جھکا ہوگا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین نہ ہوگا، آسمانوں اور زمین میں ہر شے اختیاراً یا قہراً و مجبوراً کے عہد

---

[1] ینابیع المودۃ ص۵۰۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں اور نہ ان کے بعد والے زمانوں میں کہ ہر شخص روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا فرمان بر دار نظر آئے اور اللہ کے دین کے آگے سر تسلیم خم کرے "طَوْعًا وَّ کَرْهًا"

پس اس آیت کریمہ کا مصداق حضرت قائم آل محمد عجل اللہ ظہورہ کا زمانہ ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

---

۲ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ

آل عمران : ۱۴۱

ترجمہ: اور تاکہ خالص کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دے کافروں کو۔

الفقیہ الشافعی الحموینی نے سند مذکور کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے"

سعید بن جُبیر سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک علیؑ میرا وصی ہے اور اس کی اولاد سے القائم المنتظرؑ ہیں ان کے ذریعے زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی جس طرح کہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا یقیناً وہ لوگ جو ان کی امامت کے قول وقرار پہ پکے اور ثابت قدم ہیں کبریت احمر (خالص سرخ سونا) سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

پس جابر بن عبد اللہ انصاری اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جو القائم المہدیؑ آپ کی اولاد سے ہوگا کیا اس کے لیے غیبت بھی ہوگی؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں! اور مجھے میرے رب کی قسم ہے ضرور ہوگی اور اس عرصۂ غیبت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو خالص کرے گا اور کافرین کو مٹا دے گا۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اے جابر! یہ اللہ تعالیٰ کے امروں میں سے ایک خاص امر اور اس کے رازوں میں سے ایک خاص راز ہے۔

غیبت کے سبب اور علت کا راز لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے پس شک سے بچنا کیونکہ اللہ عزّ و جل کے امر میں شک کرنا کفر ہے[1]

میں (صادق الحسینی) کہتا ہوں جن لوگوں نے اس حدیث کو درج کیا ہے ان میں علامہ ابن خلدون بھی ہے جس نے اپنے مقدمہ میں اس کا اندراج کیا ہے[2]

اسی طرح شافعی عالم الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی نے کتاب مجمع الفوائد اور منبع الفرائد[3] میں اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

اَلْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَر اس کے معنی میں سے ایک معنی ہے سُرخ سونا زر خالص اور مقصود حضرت امام مہدی علیہ السلام پر غیبت کے زمانہ میں ایمان رکھنے والا مومن زر خالص سے بھی کمیاب ہوگا۔

وجہ مشابہت یہ ہے کہ خالص سونا بہت کم پایا جاتا ہے کیونکہ سونا ڈھالا ہوا ہو یا پگھلایا ہوا یا نہ ڈھالا ہوا نہ پگھلایا ہوا یعنی سلاخوں کی صورت میں ہو یا زیورات کی شکل میں دوسری دھات از قسم تانبا، پیتل، نیکل وغیرہ کی اس میں ملاوٹ ہوتی ہے جس وجہ سے خالص سونا کم ملتا ہے۔"

---

[1] فرائد السمطین جلد ۲ آخر کتاب

[2] مقدمہ ابن خلدون ص ۲۶۹

[3] مجمع الفوائد و منبع الفرائد ج ۷ ص ۳۱۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان رکھنے والا مومن خالص سونے سے کم ملتا ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ غیبت امام کا سبب لوگوں کا امتحان ہے اور پرکھنا ہے مومن خالص اور کافر اور اس مومن کا جس میں شک اور تذبذب کی آمیزش ہے۔

پس جس نے غیبت امام اور ان کے ظہور کا انکار کیا وہ مضمحل ہو کر مٹ جائے گا اور وہ مومن جس میں غیبت امام کا شک ہے اس پر جناب رسول اللہؐ کی یہ حدیث صادق آتی ہے کہ:

"جس نے خروج امام مہدیؑ کا انکار کیا اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد مصطفیٰؐ پر نازل کی گئی اور مومن خالص باقی رہ جائے گا ان کی امامت پر اعتقاد اور یقین کی وجہ سے غیبت خواہ کتنی طویل ہو۔

حضورؐ کا یہ فرمان کہ "اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ" (یہ ایک امر خدا ہے) بظاہر اس سے وقت ظہور امام علیہ السلام مراد ہے۔

حضورؐ کا یہ فرمان کہ "وَ اِیَّاکُمْ وَالشَّکَّ" تم اپنے آپ کو شک سے بچاؤ" یعنی جب غیبت طویل ہو جائے تو امام کے بارے میں شک نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ اگر امام موجود ہوتے تو ضرور ظاہر ہو جاتے: کیونکہ یہ بات کہنا ایک قسم کا کفر ہے۔ جیسا کہ پہلے ہم نے حضور پاک کی حدیث مبارکہ بیان کی ہے۔

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔ "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"

آلِ عمران : ۲۰۰

ترجمہ : اے ایمان والو! صبر کرو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو اور جہاد کے لیے تیار ہو جاؤ اور خدا ہی سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے پوری اسناد (جو وہاں مذکور ہیں) کے ساتھ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے آیت مکتوب ذیل کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔	اے ایمان والو! صبر کرو فرائض کے ادا کرنے پر ایک دوسرے کو دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے کی تعلیم دو اور اپنے امام کے ہمراہ جہاد کرنے کی تیاری کرو[1]

میں (الصادق مؤلف کتاب) کہتا ہوں یعنی اپنے نفسوں کو امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ باندھ دو اور اپنی روحوں کو ان کے ساتھ وابستہ رکھو۔ یہ کنایہ ہے اس بات کا کہ اپنے اعتقاد و یقین پر ثابت قدم رہو اور ان کی راہ میں قربان ہو جانے کی نیت پکی رکھو اور ان کے سامنے جہاد کرنے کا عزم بالجزم رکھو ارادہ و اختیار سے نہ مجبور و بے بس ہو کر

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۰۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۳)

سورۃ النساء

اس میں پانچ آیات ہیں

۱۔ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى
اَدۡبَارِهَا۔ آیت ۴۷

۲۔ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ
مِنۡكُمۡ۔ آیت ۵۹

۳۔ اَلَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ اِلٰی وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِیۡقًا۔ آیت ۶۹

۴۔ وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَی الرَّسُوۡلِ وَاِلٰۤى اُولِی الۡاَمۡرِ
مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِیۡنَ یَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ
آیت ۸۳

۵۔ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِهٖ
قَبۡلَ مَوۡتِهٖ۔ آیت ۱۵۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا۔

النساء : ۴۷

ترجمہ: اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس کتاب پر جو ہم نے نازل کی درحالیکہ وہ تصدیق کرنے والی ہے ان تمام شرعی امور کی جو تمہارے پاس پہنچے ہوئے ہیں پہلے اس سے کہ ہم بگاڑ دیں چہروں کو بس اُلٹا دیں ان چہروں کو ان کی پشتوں کی طرف یعنی گردنوں کی طرف ان کو پھیر دیں گے۔

جناب سلیمان قندوزی (الحنفی) نے مذکورہ اسناد کے ساتھ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اللہ پاک کے اس قول یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الی اخرہ کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ امام فرماتے ہیں۔

"سفیانی کے اس ہلاک ہونے والے لشکر سے جو میدان میں دھنس جائے گا صرف تین آدمیوں کو رہائی ملے گی جن کے چہروں کو خدا ان کی گدیوں کی طرف پھیر دے گا اور یہ واقعہ حضرت امام مہدیؑ کے قیام کے وقت رونما ہو گا[۱]

تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو ایک شخص سُفیانی جو بنی کلب سے ہو گا حضرت سے مقابلہ کے لیے ایک لشکر عظیم بھیجے گا لیکن وہ لشکر جب مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے گا اور پہاڑ کے دامن میں قیام کرے گا تو بحکم خدا زمین میں دھنس جائے گا اس لشکر میں سے صرف تین آدمی بچیں گے جن کے منہ پشت کی طرف

[۱] ینابیع المودۃ ص۵۰۶

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الٹے پھیرے ہوں گے اسی ہونے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

میں (المولف) کہتا ہوں کہ یہ آیت مذکورہ کی تاویل ہے سفیانی اور اس کے لشکر کے بارے میں اور تفسیر ہے ان لوگوں کے بارے میں جو حضور پاک صلعم پر ایمان نہیں لائے، اور دونوں معنی مراد لینے میں کوئی غلطی اور حرج نہیں کیونکہ ایک مطلب دوسرے مطلب کی نفی اور مخالفت نہیں کرتا ایک تفسیر ہے اور دوسری تاویل قرآن کی تفسیر بھی ہے اور تاویل بھی۔ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی جس طرح کہ آیات قرآنیہ اور احادیث شریفہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

النساء ۵۹

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اُن کی جو تم میں سے صاحبان حکم ہیں۔

علامہ بحرانی نے شافعی عالم ابراہیم بن محمد الحموینی سے ان اسناد کے ساتھ جو اس کتاب میں مذکور ہیں روایت کی ہے۔

سُلیم بن قیس الہلالی ایک ایسی مفصل حدیث میں جس قسم دینے کا ذکر ہے بیان کرتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام نے اصحاب اور تابعین[1] کے دو سو سے زیادہ مجمع

---

[1] تابعین وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں اور انکا زمانہ نہیں پایا صرف اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں عثمان بن عفان کے زمانہ حکومت میں قسم دلائی جو کچھ کہ جناب علیؑ نے اس مجمع میں کہا اس میں یہ بھی تھا۔

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا جانتے ہو کہ یہ آیت: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ——— کہاں نازل ہوئی، لوگوں نے کہا کہ یہ آیت بعض مومنین کے حق میں خصوصی طور پر نازل ہوئی ہے یا عام ہے تمام مومنین کے لیے؟

پس اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ لوگوں کو اپنے اولی الامر کی پہچان کرائے اور انہیں ولایت و اولی الامر کی تفسیر سمجھائے جس طرح کہ نماز روزہ اور حج کی تعلیم دے آپ نے سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا وہ اولی الامر یہ ہیں علیؑ میرا بھائی ہے اور میرا وزیر میرا وارث میرا وصی میری امت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی (حاکم) ہے اس کے بعد میرا بیٹا الحسنؑ پھر الحسینؑ ان کے بعد نو امام جو اولادِ حسینؑ میں سے ہیں ہر ایک کا نام لیا (علیہم السلام) قرآن ان کے ساتھ ہے اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں وہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے اور قرآن ان سے جدا نہ ہوگا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اسی طرح ہے[1]

میں (مؤلف کتاب) کہتا ہوں کہ "اولی الامر" سے مراد وہ بارہ امام علیہم السلام ہیں جن کا بارھواں اور آخر امام مہدی علیہ السلام ہے۔

---

[1] غایۃ المرام صد ۲۶۴، ۲۶۵

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

"اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا"

سورۃ النساء، آیت ۶۹

ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ کا انعام ہے وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں شہید ہیں اور صالح ہیں اور وہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔

حافظ حسکانی (الحنفی) نے کہا ہے کہ ہم کو خبر دی ہے ابوالعباس الفرغانی نے سند کا ذکر کرتے ہوئے صحابی رسول حُذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت ان پر آیت نازل ہو چکی تھی۔

اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ آخر تک

پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت پڑھائی پس میں نے کہا یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں، میں اللہ تعالیٰ کو ان پر بہت مہربان پاتا ہوں۔"

حدیث میں لفظ حَفِیًّا "اِنِّیْ اَجِدُ اللّٰهَ بِهِمْ حَفِیًّا" حَفِیًّا یعنی کثرت سے مدح و ثنا اور عزت کرنے والا لغت اقربُ الموارد

حضور نے فرمایا اے حذیفہ! میں نبیین سے ہوں جن پر اللہ کی نعمتیں ہیں، نبی ہونے میں ان سب سے پہلے ہوں اور مبعوث ہونے میں ان سب کے بعد ہوں اور صدیقین سے علی ابن ابی طالبؑ ہیں جب اللہ عزوجل نے مجھے رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تو سب سے پہلے علیؑ نے میری تصدیق کی پھر شہداء میں سے حمزہ و

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جعفر الطیار ہیں اور صالحین میں سے حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بہترین ساتھی ہیں اور ان صالحین میں امام مہدیؑ اپنے زمانہ میں صالح ہیں لہ
میں (المؤلف) کہتا ہوں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں رجعت ٹہ ہو گی جس زمانہ میں زمین عدل و انصاف سے بھر جائے گی جب کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اور رجعت کے وقت یہ تمام حضرات اکٹھے ہوں گے اور دنیا اس وقت اللہ کے نیک چنے ہوئے بندوں اور اولیاء سے مرکب ہوگی۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔

النساء آیت ۸۳

ترجمہ: اگر وہ اس خبر کو رسول اور مومنین میں سے صاحبانِ حکومت تک پہنچاتے تو بے شک جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں اس کو جان لیتے (سمجھ جاتے)

الحافظ القندوزی (الحنفی) نے اسناد کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے جس کی روایت کی ہے ابن معاویہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے

لہ۔ شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۱۵۵۔

ٹہ۔ رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جب امام علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو سابق ائمہ علیہم السلام بھی زندہ واپس آئیں گے خصوصاً امام حسین علیہ السلام اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیں گے مذہب شیعہ میں عقیدہ موجب ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ضمن میں :

"ولو ردوہ الی الرسول الی آخر الآیۃ"

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگوں کا معاملہ اولی الامر کی طرف حل کرنے کے لیے لوٹایا گیا ہے اولی الامر وہ صاحبان حکم ہیں جن کی اطاعت اور ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کلمہ اولی الامر کی تفسیر میں فرماتے ہیں پہلے، ولی امر حکم کے مالک علیؑ تھے ان کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ ان کے بعد علی بن الحسینؑ پھر ان کے بعد محمد بن علیؑ اسی طرح باقی بارہ امام علیہم السلام ان کا بارہواں امام مہدیؑ ہے تحقیق کہ زمین بغیر امام کے باقی نہیں رہ سکتی[1]

میں (المؤلف) کہتا ہوں یہ آیت اور یہ حدیث اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ آج بھی امام معصوم موجود ہے کیونکہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی اور امام مہدی علیہ السلام کے سوا کوئی اور امام موجود نہیں۔

پس یہ آیت کریمہ امام مہدیؑ اور ان کے آباء کرام ائمہ طاہرین علیہم السلام کے حق میں ہے۔

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۔ النساء ۱۵۹

ترجمہ: جب حضرت عیسٰی حضرت مہدیؑ کے ظہور کے وقت اتریں گے)

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۰۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تو اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُن پر اُن کے مرنے سے پہلے ایمان نہ لائے اور خود حضرت عیسیٰ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد مذکورہ کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت مذکورہ:

وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے تو کوئی اہل کتاب یہودی یا نصرانی ایسا نہ رہے گا مگر کہ وہ حضرت امام مہدیؑ پر اپنی موت سے پہلے ایمان لائے گا اور حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے[1] اسی مضمون کی حدیث علامہ ابن الصباغ المالکی وغیرہ نے بھی بیان کی ہے[2]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نازل ہوں گے قیامت سے پہلے جب کہ امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو نصاریٰ اور یہود حضرت امام مہدیؑ پر اپنی موت سے قبل ایمان لائیں گے۔

نصاریٰ تو اسی وجہ سے کہ ان کے نبی جب ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو یہ سمجھ کر کہ جو ہمارے پیغمبر کا بھی امام ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔"

اور یہود اس وجہ سے کہ حضرت امام مہدیؑ فلسطین سے تورات کی تختیاں برآمد

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۰۶

[2] الفصول المہمۃ باب ۱۲ (بارھواں باب)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کریں گے ان تختیوں میں حضرت مہدی علیہ السلام کی نشانیاں اور ان کی امامت و ظہور کی دلیلیں مکتوب ہوں گی۔ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت ہے اور تورات حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اس قسم کے اور معجزات دیکھ کر تمام ملل و مذاہب والے ان پر ایمان لائیں گے۔

پس آیت مذکورہ لَیُؤۡمِنَنَّ بِہٖ میں ضمیر اگرچہ تفسیراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے مگر تاویلاً اس کے مرجع حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ ہیں۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴

سورۃ المائدۃ

اور اس میں تین آیات ہیں

۱۔ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا

آیت ۱۲

۲۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۔

آیت ۱۴

۳۔ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ ۔

آیت ۵۴

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا۔

المائدہ ۱۲

ترجمہ: اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے مضبوط عہد لیا اور ان میں سے بارہ سرداران پر مقرر کیے۔

علامہ ہاشم بحرانی نے کتاب غایۃ المرام میں ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی بن شادان سے روایت کی ہے جو انہوں نے کتاب "المناقب المائۃ من طریق العامۃ" میں حذف اسناد کے ساتھ درج کی ہے کئی راویوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرما رہے تھے "جس شخص کو میری اقتدا میں خوشی ہے اس پر لازم ہے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ اور باقی ائمہ کو جو میری اولاد میں سے ہیں دل میں ولا رکھے ائمہ اثنا عشر سے تولّی رکھے کیونکہ وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔

اس وقت حضرت جابر بن عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ائمہ کی تعداد کتنی ہے، آپ نے فرمایا اے جابر! جتنی بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا۔

یا جابر! پس ائمہ بارہ ہیں جن کے پہلے علی بن ابی طالبؑ اور ان کے آخر القائم المہدیؑ ہیں۔[1]

[1] غایۃ المرام صفحہ ۲۴۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں (المؤلف) کہتا ہوں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ائمہ علیہم السلام کی تعداد کے بارے میں مذکورہ آیت تلاوت فرمائی اور اسے بطور شاہد پیش کیا تو یہ آیت تاویل کی صورت میں ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی امامت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ اس واسطے ہم نے اس آیت کو اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۔

المائدہ/۱۴

ترجمہ: ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ہم نے ایمان کا عہد و پیمان لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی ان میں سے ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔

جناب الحافظ سلیمان القندوزی حنفی عالم نے اسناد کے ساتھ جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج کی ہیں ایک حدیث بیان کی ہے جس کو راوی ابی الربیع الشامی ہیں اس نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان "

ومن الذین قالوا انا نصریٰ الیٰ اٰخرہ

وہ ذکر کریں گے اس بڑے حصے کا اور خروج کرے گی حضرت القائم المھدیؑ کے ساتھ ان میں سے ایک جماعت [1]

میں کہتا ہوں کہ وہ بڑا حصہ وہ حضرت امام مھدی علیہ السلام پر ایمان ہے جس پر

[1] ینابیع المودہ ص ۵۰۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہم نے ان سے میثاق (پختہ عہد) لیا اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ نصاریٰ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں یہ حصہ بھول گئے تھے اس حصہ کو وہ یاد کریں گے اور اسلام کی متابعت کر رہے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام جو اسلام کے آخری معصوم رہنما ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔

حدیث میں لفظ "عِصَابَۃٌ مِّنْھُمْ" ان کی ایک جماعت سے مراد وہ ساری جماعت ہے اور وہ لوگ نصاریٰ۔ سب کے سب مراد ہیں جو وہاں اس وقت موجود ہوں گے یعنی حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نصاریٰ سب کے سب حضرت امام مہدیؑ پر ایمان لائیں گے نہ کہ نصاریٰ کی ایک خاص جماعت پس عصابہ یعنی جماعت سے مراد تمام نصاریٰ مراد ہیں جو اس وقت موجود ہوں گے۔

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ المائدہ ۵۴

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا جنہیں اللہ دوست رکھتا ہو گا اور وہ اللہ کو دوست رکھتا ہو گا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جو زمین پر نرم اور کافرین پر سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے (اور اللہ کی محبت و خوشنودی میں اتنے پختہ ہوں گے) کہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی مسلک) نے روایت کی ہے سلیمان بن العجلی سے اس نے کہا میں نے حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ اس امر کا مالک یعنی القائم المہدیؑ محفوظ و سلامت ہیں اگر تمام لوگ چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ صاحب الامر امام مہدیؑ کے اصحاب کو لائے گا اور امام مہدیؑ کے اصحاب وہ ہیں جن کے حق میں اللہ فرماتا ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ اس میں کوئی خلاف و نفی نہیں کہ ایک بار یہ آیت حضرت امیر المومنین الامام علی بن ابی طالب (علیہما السلام) کے حق میں وارد ہو اور یہی آیت دوسری مرتبہ حضرت امام مہدی المنتظر علیہ السلام کے حق میں بیان کی جائے یہ اس واسطے کہ حضرت علیؑ اور حضرت قائم مہدیؑ اور ان کے اصحاب دونوں اس آیت کے مصداق ہیں۔

اللہ علیؑ سے محبت کرتا ہے اور علیؑ اللہ کے محب ہیں۔

اور اللہ امام مہدی علیہ السلام اور ان کے اصحاب کرام کے ساتھ محبت کرتا

لہ ینابیع المودۃ صـ۵۰۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہے۔ مگر یہ کہ حضرت علیؑ اس آیت کے مصداق اکمل ہیں اور فرد اتمؑ ہیں اور امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب دوسرے درجہ اور دوسرے مرتبہ پر اس کے مصداق ہیں۔

اور اس قسم کی مثالیں قرآن میں بہت ہیں کیونکہ قرآن کے ظاہری معانی بھی ہیں اور باطنی مطالب بھی۔ تنزیل بھی ہے اور تاویل بھی تفسیر بھی ہے اور معنی بھی۔"

(مثلاً) مومنین، متقین صالحین کے مصداق وہ لوگ ہیں جو اہل ایمان اہل تقویٰ اور صالح لوگ مگر اہل ایمان کے مراتب اہل تقویٰ کے منازل صالحین کے مدارج ہیں جو ان میں فوقیت رکھتے ہیں وہ مصداق اولین اور جو ان سے کم مرتبہ ہیں ان کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵

سورہ الانعام

اور اس میں پانچ آیات ہیں

۱۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

آیت : ۳۱

۲۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً ۔

آیت : ۴۰

۳۔ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۔

آیت : ۸۹

۴۔ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۔

آیت : ۱۱۵

۵۔ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۔

آیت : ۱۵۸

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ۔ الانعام : ۳۱

ترجمہ: تحقیق کہ نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کے پاس حاضر ہونے کو (روز قیامت جزا و سزا) جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آجائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس! اے ہماری حسرت! کہ اس میں ہم نے کوتاہی کی اور وہ اپنا بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ آگاہ رہو۔ خبردار بہت برا ہے وہ بوجھ جو اٹھائیں گے۔"

جلال الدین سیوطی الفقیہ الشافعی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری نے ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی (جنگل میں ڈیروں پر رہنے والے عرب) آتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع ہونے لگے تو قیامت کا انتظار کر۔

اس اعرابی نے پھر دریافت کیا کہ امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ تو حضورؐ نے فرمایا جب کوئی کام کسی نااہل کے سپرد ہو تو یہ امانت کی خیانت ہے۔ اگر کوئی منصب عہدہ کام نااہل کو دے دینا یہ امانت کا ضائع کرنا ہے۔[1]

اس نے یہ روایت بھی کی ہے وہ کہتا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا

[1] تفسیر الدر المنثور جلد ۶ صـ ۵۰، ۵۱

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: مسئول (جس سے مسئلہ پوچھا جائے مفتی قاضی عالم) سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ یعنی قیامت کا علم صرف خدا کو ہے اس شخص نے حضورؐ سے سوال کیا کاش کہ آپ ہمیں قیامت کی علامات بتائیں۔

اس وقت حضور پاک نے فرمایا: تقارب الاسواق

اس شخص نے پوچھا کہ حضور یہ تقارب الاسواق کیا ہے۔

آپ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے سے صحیح بات اور صحیح رائے کی کمی کی شکایت کریں گے۔ حرام کی اولاد کثرت سے ہوگی۔ غیبت (گلہ) عام پھیل جائے گی۔ مال دار آدمی دولت مند شخص کی تعظیم کی جائے گی۔ بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گی، بُرے لوگ غلبہ حاصل کریں گے ظلم و زیادتی عام ہوگی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔

امام سیوطی بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل، البخاری، مسلم، ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ قیامت سے کچھ پہلے ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں دنیا سے علم اٹھا جائے گا۔ جہل اتر آئے گا یعنی جہالت چھا جائے گی اور فتنہ و فساد زیادہ ہوگا۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ حضرت امام مہدی المنتظرؑ کے ظہور سے پہلے ان مذکورہ امور کے وقوع کی روایات خبر دیتی ہیں پس امانت کا ضائع ہونا اور عہدوں اور کاموں کا نا اہل لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جانا، اولاد زنا کا کثرت سے ہونا۔ غیبت کا عام پھیل جانا۔ مالدار لوگوں کی تعظیم۔ مساجد میں بدکاروں کی آوازوں کا بلند ہونا" یعنی اونچی آوازوں اور بری آوازوں سے مساجد کی بے حرمتی کرنا، بُرے

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بدمعاش لوگوں اور زناد ظلم کا غلبہ علم کا لوگوں میں سے اٹھ جانا۔ جہالت، حماقت، ضلالت کا چھا جانا فتنہ و فساد کی کثرت" یہ تمام باتیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بھی علامات ہیں تو ہو سکتا ہے کہ "السّاعۃ" سے مراد جناب امام مہدیؑ کے ظہور کی ساعت ہو یا عام اس سے کہ امام مہدیؑ کے ظہور کی ساعت بھی مراد ہو اور قیامت بھی مراد ہو کیونکہ دونوں ساعتیں ظہور مہدیؑ کی ساعت اور قیامت کی ساعت اکثر مقدمات و علامات میں مشترکہ ہیں۔

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

الانعام۔۴۰

ترجمہ: اے رسولؐ آپ کہہ دیں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت آجائے تو کیا غیر خدا کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔

امام جلال الدین السیوطی الفقیہ الشافعی نے روایت کی ہے کہ مشہور حاکم نے اس حدیث کو ذکر کیا اور اسے وائلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے مذکورہ راوی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وہ فرماتے تھے۔

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہوں زمین مشرقی حصہ میں اندر دھنس جائے گی۔ اسی طرح مغرب میں بھی اندر دھنس جائے گی۔ جزیرہ عرب میں زمین دھنس جائے گی، دجال خروج کرے گا۔ یاجوج و ماجوج نازل ہوں گے۔ دابۃ الارض برآمد ہو گا (دابۃ) کا لغوی معنی

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

زمین پر چلنے والا ہے مگر تاویلاً احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق بیان ہوا ہے۔

سورج مغربی افق سے طلوع کرے گا۔ عدن کے وسط سے آگ بھڑکے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی چیونٹیاں اور ٹڈیاں بکثرت نکلیں گی[1]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ شاید راوی دو نشانیاں بھول گیا ہے کیونکہ یہاں آٹھ نشانیاں مذکور ہیں یا یہ کہ یاجوج و ماجوج راوی نے دو نشانیاں شمار کی ہوں یاجوج الگ اور ماجوج الگ اسی طرح الذّر الگ اور النمل الگ نشانی قرار دی ہو تو اس صورت دس نشانیاں مکمل ہو جاتی ہیں۔

اور الدآ بہ ایک نشانی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔	جب ان پر بات واقع ہو جائے گی تو ہم نکالیں گے ان کے لیے زمین سے چلنے والا جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

النمل آیت ۸۵

پوشیدہ نہ رہے کہ یہ ساری کی ساری علامات متعدد حدیثوں میں جناب امام مہدیؑ

[1] الدر المنثور جلد ۶ صنہ ۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے ظہور کی علامات بیان کی گئی ہیں تلاش کرنے والا تفسیر، حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں پا سکتا ہے پس اس آیت میں جو لفظ الساعۃ آیا ہے وہ ساعت ظہور مہدی منتظر علیہ السلام مراد ہو سکتی ہے یا دونوں ساعت ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ اور ساعت قیامت مرادہیں۔ کیونکہ قرآن کا ظاہر معنی بھی ہے باطنی بھی تفسیر بھی ہے تنزیل بھی ہے تاویل بھی ہے۔

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هٰؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ۔

الانعام : ۸۹

ترجمہ: پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں (تو کچھ پرواہ نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو ان کی طرح انکار کرنے والے نہیں۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے روایت کی ہے اسناد مذکور کے ساتھ حضرت امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے حضور فرماتے ہیں کہ اس امر کا مالک یعنی القائم المہدیؑ محفوظ ہیں اگر سارے لوگ اس دنیا سے اٹھ جائیں گے تو اللہ ان کے اصحاب کو لائے گا اللہ تعالیٰ انہی کے بارے میں فرماتا ہے۔

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هٰؤُلَاۗءِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

میں المؤلف کہتا ہوں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس دنیا سے اٹھ جائیں یا ان کے اصحاب چلے جائیں۔ پس اگر تمام لوگ بھوکوں لڑائیوں اور بیماریوں سے مر جائیں تو پھر بھی امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب تین سو تیرہ ۳۱۳

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باقی رہ جائیں گے۔

حضرت جعفر الصادقؑ کا فرمان :

"اَتَی اللّٰہُ بِاَصْحَابِہٖ" اللہ اُنکے اصحاب کو لے آئے گا

اس بات کا کنایہ ہے کہ خود امام مہدی علیہ السلام بھی بنفس نفیس آئیں گے کیونکہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جب تک ان کے اصحاب تین سو تیرہ (۳۱۳) کی تعداد میں مکمل نہ ہوں گے جتنی کہ اصحاب بدر کی تعداد ہے امام مہدیؑ ظہور نہ فرمائیں گے۔"

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

الانعام ۱۱۵

ترجمہ: اور تیرے رب کا کلمہ سچائی اور عدل کے لحاظ سے پورا ہو گیا اس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

الحافظ سلیمان الحنفی اپنی سند کے ساتھ جو ان کی کتاب میں مذکور ہے بہت سے ایسے بزرگ معتبر قابل اعتماد لوگوں سے جو دو اماموں امام علی نقی الہادیؑ اور امام ابو محمد الحسن العسکریؑ کے قرب وجوار میں رہنے والے ہیں سے روایت کرتے ہیں وہ لوگ جو مجاورین امامین ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے مذکورہ دونوں اماموں سے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب امام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو آپ جنت کا ایک قطرہ بادل کے پانی میں نازل کرتا ہے وہ قطرہ زمین کے پھلوں اور سبزیوں پر گرتا ہے انہیں امام کا باپ تناول فرماتا ہے وہ قطرہ اس پھل یا سبزی کی

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

غذائی صورت میں شامل ہو کر امام کے باپ کے بدن میں نطفہ کی شکل اختیار کر جاتا ہے جب وہ نطفہ شکم مادر امام میں قرار پکڑتا ہے اور اس پر چار ماہ گزر جاتے ہیں تو طفل معصوم کی صورت میں بدل جاتا ہے اور آواز سننے لگ جاتا ہے اس کے بازو پر یہ آیت نقش ہو جاتی ہے

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

اور جب امام پیدا ہوتا ہے تو اللہ کے امر کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کے لیے نور کا ایک ستون (مینار) بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ لوگوں کو ان کے ظاہری اعمال باطنی امور کو دیکھتا ہے وہ نور کا مینار اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے[1]

امام جہاں بھی منہ پھیرے اور نگاہ کرے مینار ہر دم سامنے رہتا ہے۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ حدیث یا تو امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا سارے ائمہ بارہ اماموں کے لیے عام ہے عام ہونے کی صورت میں بھی امام مہدی القائم المنتظر کو شامل ہے۔

ان دونوں مضمونوں اور معنی کی اور احادیث بھی تائید کرتی ہیں۔

---

[1] ینابیع المودۃ صہ ۴۶۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا
لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا
خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۔

(الانعام : ۱۵۸)

ترجمہ: جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی صورت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اس وقت اس کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اے رسول! کہہ دو کہ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے سلسلہ اسناد کو ابوہریرہ تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ نہیں آئے گی قیامت اس وقت تک جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ کرے جب مغرب سے نکلے گا اس وقت سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔"

نہیں فائدہ دے گا کسی شخص کو اس وقت ایمان لانا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہو گا۔[1] شیخین، ابی داؤد

حافظ سلیمان القندوزی نے حضرت ابوسعید الخدری صحابی رسولؐ تک سلسلہ اسناد پہنچاتے ہوئے بیان کیا ہے۔

"أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ" یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آئینگی

[1] ینابیع المودۃ صہ ۲۷۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کی تفسیر میں محدث ترمذی[۱] بیان کرتے ہیں کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں اس بارے میں روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ قائم آل محمد حضرت مہدیؑ کی رجعت وظہور کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔

احادیث شریفہ پر جو حضرات مطلع ہیں ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہے اور یقینی ہے تو آیت کریمہ کی تاویل یا تفسیر امام مہدی علیہ السلام کے حق میں ہے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ص۴۰۹

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶

سورۃ الاعراف

اور اس میں دو آیات ہیں

۱۔ وَنَادٰی اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا

آیت : ۴۸

۲۔ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرۡسٰهَا

آیت : ۱۸۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ الاعراف:۴۸

ترجمہ: اور اعراف والے کچھ جہنمی لوگوں کو جنہیں ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے آوازیں دیں گے اور کہیں گے کہ اب نہ تو تمہارا جتھا ہی کام آیا اور نہ وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے فائدہ مند ثابت ہوا۔

حضرت امام مہدیؑ اور ان کے معصوم آباء واجداد اصحاب الاعراف ہیں

الحافظ سلیمان الحنفی القندوزی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے حضرت علیؑ کے بارے میں دس بار سے زیادہ فرمایا اے علیؑ تو اور تیری اولاد میں سے جو اوصیاء ہیں جنت اور دوزخ کے درمیان اعراف ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر وہ شخص جس نے آپ کو پہچان لیا اور آپ نے اُسے پہچان لیا اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر وہ شخص جس نے آپ کو نہیں پہچانا آپ کی معرفت حاصل نہیں کی اور آپ نے اسے اجنبی قرار دیا یعنی آپ نے اسے اپنا محب نہیں جانا[1]

میں کہتا ہوں جب امام زمانہ پیغمبرؐ کے بارہ اوصیاء میں سے آخری وصی ہیں اور یہ آیت اوصیاء نبی کی شان میں نازل ہوئی ہے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی ان میں شامل ہیں جن کی شان میں اس آیت کا نزول ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ینابیع المودۃ صـ ۴۲۹

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اپنے اوصیاء علیہم السلام کے اسماء مبارکہ کا اعلان کر دیا ہے کسی ایک مقامات پر جن کا آخری امام مہدی المنتظرؑ ہیں جن کا سابقاً ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

۲۔ يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً۔

الاعراف : ۱۸۷

ترجمہ: اے رسول! لوگ تم سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کب واقع ہوگی تم کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے وہی وقت مقرر پر اس کو ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین پر بڑی گراں اور کٹھن ہوگی اور نہیں آئے گی مگر اچانک۔

الحافظ القندوزی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا آخر آیت تک

جناب حافظ قندوزی بیان کرتے ہیں کہ حضرت المفضل بن عمر نے حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ الساعۃ سے مراد حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کا قیام و ظہور ہے[1]

میں کہتا ہوں کہ متعدد احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت قائم المہدیؑ کے ظہور کی ساعت ان پوشیدہ امور میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے

---

[1] ینابیع المودۃ صہ ۵۰۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اپنے بندوں سے چھپا کر صرف اپنے علم غیب میں محصور رکھا ہے چنانچہ جب حضرت رسول اللہ اور حضرت امیر المومنین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظہور مہدی علیہ السلام کی ساعت یعنی وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ اس بارے میں سائل اور مسئول کا علم برابر ہے۔ سوائے خدا علام الغیوب کے کسی پیغمبر و امام کو وقت ظہور کا پتہ نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۷

سورۃ الانفال

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ
الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔ آیت ۳۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰی لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ۔

الانفال: ۳۹

ترجمہ: اور ان سے (کافروں سے) لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے۔

جناب الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اپنی ان اسناد کے ساتھ جو انہوں نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں جناب محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن مسلم امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں کہ سورہ الانفال میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی کیا تاویل ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب دیا اور فرمایا:

"اس آیت کی تاویل کا ابھی وقت نہیں آیا جب اس آیت کی تاویل کا وقت آئے گا مشرکین قتل کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سبحانہ کو واحدہٗ لاشریک ماننے لگ جائیں گے اور شرک سے باز آجائیں گے۔ شرک باقی نہ رہے گا اور یہ کام ہمارے قائم کے قیام کے زمانے میں انجام پائے گا"[1]

المؤلف:

میں کہتا ہوں کہ تاویل یعنی مطلب و مقصد اعلیٰ جو اس آیت شریفہ کا ہے وہ عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا نہ ہوا اور نہ ان کے بعد

[1] ینابیع المودۃ
ص نمبر: ۵۰۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کسی خلیفہ امام وصی کے دور میں یہ مطلب حاصل ہوا کہ شرک مٹ جائے اور دین سارے کا سارا خالص اللہ کا ہو جائے۔ یہ مقصد پورا ہوگا۔ زمانہ حضرت قائم آل محمد امام مہدی علیہ السلام میں اور یہ کام انجام پائے گا عہد القائم المنتظرؑ میں اور بس۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۸)

سُورۃ التَّوبہ

اور اس میں تین آیات ہیں

۱۔ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً۔ آیت: ۱۶

۲۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔ آیت: ۳۳

۳۔الف۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا۔ آیت: ۳۶

۳۔ب۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً۔ آیت: ۳۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَکُوۡا وَ لَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ جٰہَدُوۡا مِنۡکُمۡ وَ لَمۡ یَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ لَا رَسُوۡلِہٖ وَ لَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلِیۡجَۃً ؕ وَ اللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔

التوبہ : ۱۶

ترجمہ: کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی تک تو خدا نے اُن لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں سے راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز نہیں بناتے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔

جناب علامہ الہاشم البحرانی نے شافعی عالم ابراہیم بن محمد الحموینی سے اپنی اسناد مذکورہ (جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج کی ہیں اور اس کتاب کے مؤلف سے الصادق الشیرازی نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دی ہیں) کے ساتھ حضرت سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے۔

حدیث مفصل میں جو مشہور ہے حضرت علی ابن طالب علیہما السلام نے مہاجرین و انصار سے اپنے اور اپنے اہلِ بیت علیہم السلام کے فضائل کے بارے میں قسم دے کر پوچھا۔"

حضرت علیؑ نے اصحاب کو قسم دلائی اور فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں سچ سچ بتانا کہ یہ آیت:

وَلَمۡ یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین ولیجۃ

کہاں نازل ہوئی؟ لوگوں نے کہا کہ کیا یہ آیت بعض مومنین کے حق میں نازل ہوئی یا تمام اور عام مومنین کے حق میں نازل ہوئی؟ تو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا پس

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ لوگوں کو اُولی الامر کا تعارف کرائیں اور انہیں ولایت کی اس طرح تفسیر کر کے سمجھائیں جس طرح کہ ان کو نماز روزہ اور حج کی تشریح بتائی۔

جناب علیؑ نے سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس وقت ابوبکر و عمر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا یہ آیات خاص علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں حضور صلعم نے فرمایا ہاں علیؑ کی شان میں اور باقی میرے اوصیاء جو قیامت تک رہیں گے ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں پس ان دونوں نے کہا یا رسولؐ اللہ! آپ اپنے اوصیاء کے نام بیان کریں آپ نے فرمایا علیؑ میرا بھائی ہے اور علیؑ میرا وزیر میرا وارث میرا وصی میرا خلیفہ میری امت میں اور میرے بعد ہر مومن کا حاکم ہے پھر میرا بیٹا الحسنؑ اس کے بعد میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد سے نو وصی یکے بعد دیگرے میری امت میں گزریں گے[1]

ان کا ذکر کئی بار جناب نبی کریم صلعم نے کیا ہے متعدد حدیثوں ان کے نام بھی بیان کیے گئے ہیں ان کے نویں جناب امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۔

التوبہ : ۳۳

ترجمہ، وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک

---

[1] غایۃ المرام صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس کو پسند نہ کریں۔

الحافظ القندوزی الحنفی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے آیت ذیل:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ الى آخر الآیۃ

کی تفسیر میں روایت کی ہے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی نہیں آئی اس کی تاویل کا وقت ہے جب القائم المہدیؑ خروج کریں گے پس جب وہ خروج کریں گے تو کوئی مشرک باقی نہیں رہے گا مگر کہ وہ حضرت کے خروج کو ناپسند کرے گا اور کوئی کافر باقی نہیں رہے گا مگر وہ قتل کر دیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی کافر اگر کسی چٹان کے پیٹ میں بھی چلا گیا تو چٹان پکار کے کہے گی اے مومن!

"میرے پیٹ میں کافر چھپا ہوا ہے پس مجھے توڑ اور اسے قتل کر"[1]

میں (المؤلف) کہتا ہوں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان:

وَلَا يَبْقَى كَافِرٌ إِلَّا قُتِلَ۔ کوئی کافر باقی نہ رہے گا مگر کہ قتل کیا جائے گا۔

اس کافر سے مراد وہ سخت دشمن کافر ہے جسے قرآن حکیم نے:

اِزْدَادُوْا كُفْرًا۔ ان کا کفر اور بڑھ گیا

سے تعبیر کیا ہے ورنہ کثرت سے احادیث شریفہ اس بارے میں وارد ہوئی ہیں کہ کفار جو کفر میں سخت نہیں اور عناد رکھنے والے نہیں وہ دین اسلام پر

---

[1] ینابیع المودہ صہ ۵۰۸

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایمان لے آئیں گے امام مہدیؑ کو امام اور خلیفۂ رسول تسلیم کرلیں گے اور یہ بات سابق ایک آیت کی تفسیر میں: وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ گزر چکی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان کہ چٹان پکار اُٹھے گی اے مومن! میرے اندر کافر چھپا ہوا ہے۔ مجھے توڑ کر اسے قتل کر دے یہ کوئی انوکھی یا بعید از قیاس بات نہیں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ جمادات سے بات کروا سکتا ہے اور حضرت مہدیؑ منجانب خدا امام معصوم ہیں۔ کون سی چیز اس بات کو روک سکتی ہے کہ اللہ سبحانہ انہیں معجزات عطا فرمائے"۔

اور کون سا محال اس بارے میں واقع ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدیؑ کے ہاتھ پر مافوق العادت امور ظاہر کرے تاکہ اس کے دین کو باقی تمام ادیان پر غلبہ دے۔

کیا سنگریزوں نے دست پاک رسالت مآبؐ میں کلام نہیں کیا تھا؟ اور کیا یہ اللہ کی مشیت نہیں کہ اس کا دین تمام ادیان پر غالب آئے، اور زمین کے تمام حصوں میں پھیل جائے۔

پس چاہیئے کہ رسول پاک کے نواسے ان کے دین کے مجدد مہدی ہادی المنتظر کے زمانے میں بھی چٹانیں کلام کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس کا دین تمام ادیان پر غالب آکر زمین کے تمام حصوں میں پھیل جائے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ رسول پاک کے بھیجنے کا مقصد جس طرح کہ آیت بتاتی ہے دین اسلام کا تمام ادیان پر غالب آنا ہے لیکن تا حال اسلام تمام ادیان پر غلبہ نہیں حاصل کرسکا اس میں تاخیر ہے اور تاخیر بھی حضور پاک کی بعثت سے لے کر اب تک

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

تیرہ چودہ سو سال سے زیادہ ہے لیکن بہر حال جناب قائم آل محمدؐ کے ظہور کے وقت غلبہ حاصل ہوگا۔ اللہ کے بندوں میں طول مدت اور تاخیر زمانہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کو روک نہیں سکتیں۔

کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی امت کی ہدایت کے لیے نہیں بھیجا تھا؛ حضرت نوح اپنی امت میں نوسو پچاس سال تبلیغ و ہدایت کرتے رہے اور اتنی طویل مدت گزارنے کے باوجود بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے۔

آگاہ رہو! کہ یہ آیت اپنی نص ہونے کے اعتبار اور الفاظ کے لحاظ سے قرآن مجید میں تین بار تکرار سے آئی ہے۔

۱۔ اس جگہ۔

۲۔ سورۃ الفتح میں۔

۳۔ سورۃ الصف میں۔

اور جہاں اسے تین آیات کی صورت میں ذکر کیا ہے اس لحاظ سے ہم بھی تینوں جگہ تکرار کے ساتھ اس کی تفسیر و تاویل کا ذکر کریں گے، سورۃ الفتح اور سورۃ الصف میں بھی اس سلسلہ میں قرآن کی اتباع کریں گے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔

التوبہ : ۳۶

ترجمہ: بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ ہے اس دن سے جس دن خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

العلامہ الکبیر السید ہاشم البحرانی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب غایۃُ المرام میں ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی شاذان سے ترک اسناد کے ساتھ روایت کی ہے جو انہوں نے کتاب (المناقب المأۃ من طریق العامۃ) حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو ایک طویل حدیث میں بیان فرما رہے تھے۔ اے گروہ مردمان! جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ میرے بعد وہ حجت خدا کو پہچانے۔ اسے چاہیئے کہ وہ علی بن ابی طالب کو پہچانے

اے لوگوں کے گروہ! جسے میری اقتدار (پیروی کرنے) میں خوشی حاصل ہو اسے چاہیے کہ وہ ولایت علی بن ابی طالبؑ اور میری ذریت میں جو امام ہیں ان کی ولایت کا قائل ہو تسلیم کرے کہ میرے علم کا خزانہ انہی کے پاس ہے اس وقت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ائمہ علیہم السلام کی تعداد کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

اے جابر! تو نے مجھ سے سوال کیا ہے (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے) پورے اسلام کے متعلق ان کی تعداد اتنی ہے جتنے سال کے مہینے ہوتے ہیں۔ اور وہ بارہ مہینے ہیں۔

پھر آپؐ نے فرمایا تو اے جابر! امام بارہ ہیں پہلے علی بن ابی طالبؑ اور آخر القائم المہدیؑ ہیں[1]

---

[1] غایۃ المرام صد ۲۴

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بارہ اماموں کو بارہ مہینوں کے ساتھ تشبیہ دینا اور آیت کریمہ کی نص کا تلاوت فرمانا اور اس کے پیچھے بارہ ائمہ علیہم السلام اور ان کے آخر حضرت القائم کا ذکر فرمانا یہ دلیلیں اور ثبوت ہیں اس بات کا کہ جناب محمد مصطفیٰ النبیّ المجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مذکورہ کی بارہ ائمہ علیہم السلام کے ساتھ تاویل فرمائی ہے اور نبی کریمؐ کی تاویل رُوح القرآن ہے۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً۔ التوبہ : ٣٦

ترجمہ: اور تم بھی مشرکین کے ساتھ مل کر اکٹھے ہو کر لڑو جس طرح وہ اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں۔

جناب الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام باقرؑ فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ اس قول کے بارے میں؛

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔	اور تم بھی مشرکین کے ساتھ اکٹھے ہو کر لڑو۔ آخر آیت تک۔

کہ اس آیت کی ابھی تاویل نہیں آئی جب ہمارے قائم المہدیؑ قیام کریں گے یعنی ظاہر ہوں گے تو اس وقت وہ لوگ جو حضرت قائم آل محمد کا زمانہ پائیں گے اس آیت کی تاویل دیکھیں گے اور جناب محمد مصطفیٰؐ کا دین وہاں تک

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پہنچ جائے گا جہاں تک دن کی روشنی اور رات کی تاریکی پہنچتی ہے (یعنی ہر جگہ پہنچ جائے گا) یہاں تک کہ روئے زمین پر شرک باقی نہ رہے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ نے آیت مذکورہ میں فرمایا ہے:

میں کہتا ہوں کہ امام علیہ السلام کا یہ فرمان جہاں تک رات اور دن پہنچیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام تمام کرہ ارض پر پھیل جائے گا زمین کے مطابق ہو گا زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہ رہے گا مگر کہ دین اسلام میں شامل ہو جائے گا اور اسلام کا علم ساری زمین پر پھڑ پھڑائے گا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۹

سورۂ یونسؑ

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ

آیت : ۲۰

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ ۔

سورۃ یونس : ۲۰

اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر اس کے رب کی طرف سے ہماری خواہش کے مطابق کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا تو اے رسول! کہہ دو کہ غیب کا علم تو صرف خدا کے ساتھ مخصوص ہے پس تم انتظار کرو اور تمہارے ہم بھی انتظار کرنے والوں میں رہے ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی نے اسناد کے ساتھ سورہ یونس کی مذکورہ آیت

اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس

پیغمبر تا آخر آیت۔

کی تفسیر کے بارے میں حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے "امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اَلْغَیْبُ سے مُراد الحجۃ القائم (عجل اللہ ظہورہ) ہیں۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ غیب ہر وہ چیز ہے جو حواس خمسہ (یا پانچ محسوس کرنے والی چیزوں آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ کو حواس خمسہ کہتے ہیں۔ آنکھ کا احساس ہے دیکھنا۔ کان سنتا ہے۔ ناک سونگھتی ہے۔ زبان چکھتی ہے۔ ہاتھ مس کرتا اور ٹٹولتا ہے۔ جو چیز ان پانچ حواس کے ذریعہ معلوم کی جائے وہ محسوس ہے اور غیب نہیں یا سائنسی آلات اور مادی ذرائع کی وساطت سے جو چیز معلوم کی جاسکے وہ بھی غیب نہیں" اس کے علاوہ غیب ہے) کے ادراک اور دریافت سے غیب ہو۔ اس غیب کے بہت سے مصداق ہیں اگرچہ مختلف حیثیتوں سے فرق رکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پس اللہ تعالیٰ غیب مطلق ہے اس واسطے کہ وہ نہ دیکھا گیا نہ دیکھا جاتا ہے اور نہ دیکھا جا سکے گا وہ علم جسے لوگ نہیں جانتے غیب ہے۔

روح جسے لوگ محسوس نہیں کر سکتے غیب ہے۔

الحجۃ القائم المہدیؑ جسے لوگ معروف آنکھوں اور مادی نظروں سے نہیں دیکھ پاتے بھی غیب ہیں۔

تو کون سی چیز مانع (روکنے والی) ہے کہ اس آیت کی تاویل امام منتظر القائم المہدیؑ کے بارے میں کی جائے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰

سورۃ ہُودؑ

اوراس میں چار آیات ہیں

۱- وَلَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ
لَّيَقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ
آیت : ۸

۲- اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ
آیت : ۲۱

۳- قَالَ لَوۡ اَنَّ لِىۡ بِكُمۡ قُوَّةً اَوۡ اٰوِىۡۤ اِلٰى رُكۡنٍ شَدِيۡدٍ ۔
آیت : ۸۰

۴- بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۔
آیت : ۸۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔

سورہ ہود : ۸

ترجمہ: اور اگر ہم گنتی کے چند دنوں تک ان پر عذاب کرنے میں تاخیر کردیں تو وہ لوگ ضرور کہنے لگیں گے کہ کون سی چیز نے عذاب کو روک رکھا ہے آگاہ رہو جس دن اُن پر عذاب آئے گا تو پھر ان سے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس عذاب کی یہ لوگ ہنسی اُڑایا کرتے تھے وہ ان کو ہر طرف سے گھیرے گا۔

حافظ سلیمان القندوزی نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ آیت:

ولئن اخرنا عنھم العذاب الی اٰخر الآیۃ

کی تفسیر کے سلسلہ میں جناب امام باقر و جعفر الصادق رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں اَلْاُمَّةُ الْمَعْدُوْدَةُ سے جناب امام مہدیؑ کے اصحاب ہیں جو آخر زمانہ میں ان کے پاس تین سو تیرہ (۳۱۳) کی تعداد میں اہل بدر کی تعداد کے مطابق جمع ہوں گے اور ایک ہی ساعت میں موسم خزاں کے بادلوں کے ٹکڑوں کی مانند اکٹھے ہو جائیں گے [1]

---

[1] ینابیع المودۃ صہ ۵۰۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ہود : ۲۱

ترجمہ: وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو نقصان پہنچایا۔

یہ وہ لوگ ہیں جو الامام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود ظہور میں شک کرنے والے ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اپنی اسناد کے ساتھ المفضل بن عمر سے روایت کی ہے المفضل کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے القائم المہدیؑ کے متعلق گفتگو کی اس گفتگو کے سلسلے میں امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا:

وہ شک کرنے والے کہیں گے "امام مہدیؑ کب پیدا ہوئے، ان کو کس نے دیکھا ہے؟ اور وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کب ظاہر ہوں گے یہ ان میں شک نہیں اللہ تعالیٰ کی قضاوقدرت میں شک ہے اس کے بعد آپ نے مذکورہ آیت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ تلاوت فرمائی اور مزید فرمایا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔ دنیا میں انہوں نے نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی نقصان اُٹھائیں گے [1]

میں کہتا ہوں، یہ آیت کی تاویل تطبیقی ہے جسے کوئی نہیں جانتا سوائے اہل بیتؑ کے جن کے گھروں میں قرآن نازل ہوا اور امام جعفر الصادق علیہ السلام اہل بیت علیہم السلام میں سے ہیں۔

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۱۲

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قال : لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔ سورۃ ہود : ۸۰

(حضرت لوط علیہ السلام) نے کہا کاش کہ مجھ میں تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ کی طرف پناہ لے سکتا۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں اپنی قوم میں پیغمبر مبعوث ہوئے ان کی قوم طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا تھی وہ برے کام فخریہ طور پر کرتی ان کی بیوی اسی قوم سے تھی مگر خیانت کرتی ان کے راز اپنی قوم میں جا کر فاش کرتی قوم طاقت ور تھی حضرت لوط کمزور تھے حضرت کو ستاتے تنگ کرتے ان کی بے عزتی کرتے اپنی کمزوری پر افسوس کرتے ہوئے یہ حسرت بھرے جملے انہوں نے ادا کیے ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی نے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر الصادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

(لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً آخر آیت تک)

کی تفسیر کے بارے روایت کی ہے۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کا یہ قول قوت و طاقت کی تمنا رکھتا ہے اس قوت کی آرزو ہے جو حضرت قائم آل محمد (علیہم السلام) کے پاس دشمنوں کے مقابلہ میں ہو گی اور ان کے اصحاب کی مضبوطی و قوت کی خواہش کا اظہار ہے "قُوَّۃ" سے مراد قوت قائم آل محمدؐ ہے اور رکن شدید کا تاویلی مطلب حضور کے اصحاب کرام سے ہے کیونکہ حضور کے ہر ایک صحابی میں چالیس طاقت ور آدمیوں کی قوت و طاقت ہو گی اور ایک آدمی کا دل لوہے کے ٹکڑوں سے یقیناً سخت

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہوگا اور اگروہ لوگ لوہے کے پہاڑوں کے پاس گزریں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوکر ہموار ہوجائیں اس وقت تک وہ تلواروں کو نیام میں واپس نہ کریں گے جب تک کہ جملہ کفار قتل نہ ہولیں اور خدا راضی نہ ہوجائے۔

میں کہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ میں لفظ قُوَّۃً کی تاویل امام مہدی علیہ السلام ہیں اور رُکنِ شَدِید سے اصحاب امام کی تاویل ہے" یہاں تک کہ اللہ عزوجل راضی ہوجائے)[1] فرمان امام

اس کا مطلب یہ ہے یہاں تک کہ تمام لوگ پورے مومن مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام وایمان پورے کرہ ارض کے مطابق ہوجائے گا یعنی زمین کا کوئی ٹکڑا ایمان واسلام سے محروم نہ رہے گا۔ یہ بات ثابت ہے کہ ان کفار و معاندین کو قتل کیا جائے گا جن پر حجت تمام ہوچکی ہے اور وہ حق کو پہچان چکے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسلام کو تسلیم نہیں کیا اور حق کا انکار کردیا پس گردن زدنی قرار پائے۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

سورۃ ہود : ۸۶

ترجمہ: خدا کا بقیہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم سچے مومن ہو۔

شافعی عالم السید المومن الشبلنجی نے اپنی کتاب نورالابصار میں حضرت ابی جعفر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ایک طویل حدیث میں امام محمد باقر

[1] ینابیع المودۃ صہ ۵۰۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فرماتے ہیں جب حضرت القائم المہدی ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کی دیوار کے ساتھ اپنی پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور ان کے پاس ان کے پیروکار تین سو تیرہ کی تعداد میں جمع ہوں گے اس وقت امام مہدی علیہ السلام کی سب سے پہلی بات اس آیت "بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ" کی تلاوت ہوگی اس کے بعد فرمائیں گے میں ہی بقیۃ اللہ ہوں میں ہی اللہ کا خلیفہ ہوں۔ میں ہی تم پر اس کی حجت ہوں۔ پس کوئی شخص بھی انہیں سلام نہ کہے گا مگر ان لفظوں کے ساتھ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

مالکی علامہ ابن الصبّاغ وغیرہ نے بھی یہ حدیث اپنی کتاب "الفصول المہمۃ" میں درج کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگرچہ یہ آیت حضرت شعیب علیہ السلام کی اپنی قوم سے خطاب کی نقل ہے ۲

مگر اس کی تاویل حضرت امام مہدی علیہ السلام میں صحیح آتی ہے "کیونکہ تنزیل اور تاویل دو چیزیں ہیں تنزیل کا کسی کے حق میں ہونا اور تاویل کسی کے حق میں یہ منافات نہیں بلکہ یہ قرآنی روایت ہے قرآن کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے اور دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔"

---

۱ نورالابصار

صفحہ نمبر: ۱۷۲

۲ الفصول المہمۃ باب: بارہواں (۱۲)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کسی کا ایک کا تنزیل و ظاہر قصد تاویل و باطن کے مراد لینے کا مخالف نہیں اور کسی ایک قصد سے دوسرے کی نفی و تردید نہیں ہوتی جیسا کہ متواتر روایات اس پر دلیل و شاہد ہیں۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۱۱)

سورۃ یوسف

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ
قَدْ کُذِّبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا ۔

آیت : ۱۱۰

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔

یوسف : ۱۱۰

ترجمہ: یہاں تک کہ جب پیغمبر قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے۔ اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے گئے ہیں تو ان کے پاس ہماری خاص مدد آ پہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں سے ٹالا نہیں جا سکتا۔

حافظ سلیمان القندوزی نے حدیث کی اسناد کے ساتھ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مدد نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ تم لوگوں پر مردہ سے بھی۔

اور وہ قول ہے میرے رب کا کہ یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہو جائیں گے اور وہ گمان کریں گے کہ وہ جھٹلائے جا چکے ہیں ان کے پاس ہماری مدد آئے گی اور یہ ہمارے قائم امام مہدیؑ کے قیام و ظہور کا زمانہ آئے گا۔[1]

میں کہتا ہوں کہ یہ باب تطبیق سے ہے جسے امیرالمومنین علیہ السلام جانتے ہیں اور وہ حقائق القرآن کے عالم ہیں اور قرآن کے ان اسرار سے

[1] ینابیع المودۃ

صفحہ نمبر: ۵۰۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

واقف ہیں۔ جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے۔

حضور فرماتے ہیں،

"علیؑ میرے بعد لوگوں کو قرآن کی وہ تاویلیں بتائے گا جو وہ نہ جانتے ہوں گے۔" ؎

؎ شواہد التنزیل جلد ۱ صہ ۲۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۲

سورۃ ابراہیم علیہ السلام

اور اس میں دو آیات ہیں

۱۔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ

آیت : ۵

۲۔ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ ۔

آیت : ۲۴

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

ابراہیم : ۵

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں (معجزات) کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آ اور ان کو اللہ کے دنوں کی یاد دلا بے شک اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے اسناد مذکورہ کے ساتھ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں حضرت امام محمد باقر و امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ان دونوں نے فرمایا کہ اللہ کے دن تین ہیں۔

۱۔ جس دن کہ حضرت قائم مہدی ظہور کریں گے۔

۲۔ کرّہ کا دن۔

۳۔ قیامت کا دن [۱]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ شاید کرّہ کے دن سے مراد روز رجعت ہے جس دن جناب رسول اللہ، علی امیرالمومنین (صلوۃ اللہ علیہما و آلہما) واپس دنیا میں تشریف لائیں گے جب کہ شیطان قتل کر دیا جائے گا یہ وہ وقت معلوم کا دن ہو گا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مہلت دے رکھی ہے جیسا کہ

[۱] ینابیع المودۃ ص ۵۰۹

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شیطان کی بات کو نقل کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے ؛

قَالَ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔

اے اللہ مجھے مہلت دے یعنی زندہ رکھ اس دن تک جس دن مردے قبروں سے نکلیں گے۔

تو اللہ تعالی نے فرمایا

فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔

بے شک تو مہلت دیئے گئے بندوں میں سے ہے مگر ایک وقت معلوم تک

یہ وہ دن ہے جس دن حضرات معصومین علیہم السلام کی واپس دنیا میں رجعت ہوگی سورہ حجر[1] میں اس کے متعلق کچھ بیان آئے گا۔

جب کہ اللہ تعالی نے انبیاء سابقین (علیہم السلام) کو حکم دیا کہ اپنی امتوں کو آخری نبی محمد رسول اللہ اور امام مہدی علیہم السلام کی خوشخبری دیں تو یہ آیت اسی بات کا اشارہ کرتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ۔ ابراہیم :

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کس طرح اللہ نے مثال بیان کلمہ طیبہ کی کہ

[1] سورۃ الحجر : ۲۸

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وہ مثل ایسے پاکیزہ درخت کے ہے جس کی جڑ زمین میں گڑی ہوئی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔

احناف (حنفی مذہب والوں) کے بہت بڑے عالم الحافظ الحاکم الحسکانی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابوعبداللہ الشیرازی نے سند مذکورہ کے ساتھ سلام الخثعمی سے روایت کی ہے راوی کہتا ہے کہ میں امام ابوجعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آیت ذیل:

اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِي السَّمَآءِ	اس کی جڑ زمین میں اور شاخ آسمان میں ہے۔

کے متعلق دریافت کیا امام باقرؑ نے فرمایا اے سلام! درخت تو محمد مصطفیٰؐ ہیں شاخ امیرالمومنین علیؑ مرتضیٰ ہیں پھل حسنؑ اور حسینؑ ہیں ٹہنی فاطمۃ الزہراؑ ہیں اور اس بڑی ٹہنی سے چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں وہ ائمہ علیہم السلام جو اولاد سیدہ فاطمہؑ سے ہیں[1]

میں کہتا ہوں کہ جب حضرت امام مہدیؑ آخری امام ہیں ان ائمہ علیہم السلام میں سے جو جناب علی و فاطمہ سلام اللہ علیہما کی اولاد میں سے ہیں تو یہ آیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بھی شامل کرتی ہے اور ان پر پوری اُترتی ہے۔

---

[1] شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۳۱۱

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۱۳)

سورۃ الحجر

اور اس میں تین آیات ہیں

۱-۲ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۔

آیت : ۳۶ تا ۳۸

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قَالَ رَبِّ فَانْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔ سورۃ الحجر : ۳۶ تا ۳۸

ترجمہ۔ شیطان نے کہا اے میرے رب پس مجھے مہلت دے۔ (زندہ رکھ) اس دن تک جس دن مردے قبروں سے اٹھیں گے اللہ نے فرمایا بے شک تو ان میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی ہے مگر ایک وقت معلوم کے دن تک۔

شافعی مسلک کے مشہور عالم محمد بن ابراہیم الحموینی نے مذکورہ اسناد کے ساتھ الحسن بن خالد سے ایک روایت اپنی کتاب میں درج کی ہے۔ الحسن بن خالد کہتے ہیں حضرت علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے (ایک حدیث میں) فرمایا کہ وقت معلوم کا دن وہ دن ہے جس دن ہمارے قائم آل محمد خروج کریں گے پس ان سے کہا گیا اے فرزند رسولؐ! وہ قائم کون ہے؟ جو آپ اہل بیتؑ میں سے ہوگا آپ نے (امام رضاؑ) نے فرمایا وہ میری اولاد میں چار اماموں میں سے چوتھا امام ہوگا وہ سیدۃ الاماء (تمام کنیزوں کی سردار کنیز) کا فرزند ہوگا جو زمین کو تمام جور سے طاہر اور تمام جرم و ظلم سے پاک کر دے گا۔[1] (الحدیث)

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ آیت بحیثیت نص کے دو بار مکرر آئی ہے۔ دو سورتوں میں ایک اس جگہ سورہ حجر میں اور دوسری بار سورہ صؔ میں اور ہم نے ترتیب آیات کے ساتھ دونوں مقاموں پر اس کا ذکر کیا ہے تاکہ اس آیت کے مطالب

[1] فرائد السمطین جلد ۱ صفحہ آخری حصہ

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا طالب بحث کے وقت، دو مقاموں پر اسے تلاش کرے۔
ہو سکتا ہے کہ اس آیت کو ایک سورۃ میں جاننے والا دوسری سورۃ میں اس کے وجود سے ناواقف ہو اس کے ساتھ اضافہ معلومات کے لیے یہ بھی سمجھ لیں کہ ہمیشہ وہ دونوں آیتیں ہیں جس سورۃ میں بھی ہوں (حجر و ص) تنزیل اور تاویل کے اعتبار سے دونوں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں ہیں نہ کہ صرف ایک جگہ یا ایک آیت۔

تنبیہہ:

اس بات کی وضاحت کرنے کے لیے قرآن میں جو آیت یا جملہ تکرار لفظی کے ساتھ وارد ہوئے بعینہٖ وہی الفاظ دوبارہ یا سہ بارہ وغیرہ دہرائے گئے ہیں ان میں سے الفاظ کی تکرار تو ہے مگر معنی کی تکرار نہیں دوسری جگہ گو الفاظ وہی ہوتے ہیں مگر معنی و مطلب وہی نہیں ہوتا معنی میں کچھ بھی تبدیلی ضرور ہوتی ہے۔

ہم حقیقت وارد کرتے ہیں جو آ رہی ہے اور اس لائق ہے کہ اس میں غور و تامل کیا جائے اور اس کی باریکیوں کو سمجھا جائے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آگاہ باشید

"تنبیہ"

اس بات کی وضاحت کے لیے کہ قرآن مجید میں جو تکرار لفظی واقع ہوا یعنی ایک لفظ یا آیت بار بار قرآن مجید میں آنا یہ تکرار الفاظ تو ہے مگر تکرار معنی نہیں ہر جگہ لفظ کا وہی معنی نہیں ہے جو ایک بار مقصود ہے بلکہ دوسری جگہ اس معنی کے ساتھ کچھ اور معنی بھی شامل ہے ہم اس کو واضح اور کھول کر بیان کرنے کے واسطے ایک حقیقت سپرد قلم کرتے ہیں جو قابل غور اور لائق تامل ہے اور گہری نظر سے مطالعہ کی طالب ہے۔"

جس کی شہادت وہ آیات دیتی ہیں کہ جو حضرت امام مہدی المنتظرؑ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اگرچہ یہ آیات تکرار کی حامل ہیں مگر درحقیقت تکرار نہیں رکھتیں۔

علوم القرآن کے متعلق جن علماء نے کتب تالیف کی ہیں ان کا بیان ہے کہ قرآن میں تکرار لفظی تو موجود ہے یعنی الفاظ تو بار بار آئے ہیں لیکن تکرار معنی موجود نہیں (ہر جگہ نیا معنی یا کچھ زیادہ شامل ہے) اس واسطے کہ ہر کلمہ

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے جو قرآن میں کئی بار آیا ہے وہ مقصود نہیں جو پہلی بار اس کلمہ سے مقصود ہے کلمہ کے تکرار سے مقصود بدلتا جاتا ہے یا اس میں کوئی نئی چیز شامل ہو جاتی ہے پس جس وقت کوئی لفظ قرآن میں دوبارہ آئے تو لفظ کا معنی اور ہوگا اور دوسری جگہ اس لفظ کا معنی اور ہوگا۔ دونوں جگہ معنی ایک نہ رہے گا۔

اسی طرح کوئی جملہ یا آیت یا موضوع جو قرآن میں بار بار آیا ہے معنی بدلتا رہے گا اگر کوئی لفظ یا آیت قرآن میں پانچ بار آئے تو لفظ اگرچہ ایک ہی ہوگا مگر معانی اور مقاصد پانچ ہوں گے۔

اس حقیقت کا نام علماء علوم القرآن نے "علم الاحکام والتفصیل" رکھا ہے اور اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ اس موضوع پر جو کتب تحریر کی گئی ہیں ان سے چند کلمات متعلقہ نقل کیے جائیں کیونکہ موضوع نہایت اہم ہے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نصوص علماء

الاستاذ العفیفی ہم عصر نے اپنی کتاب (القرآن السقول الفصل) قرآن ایسا کلام ہے جو حقائق کو باطل امور سے جدا کرتا ہے۔ شبہات دور کرتا ہے۔ میں اس مطلب کے بیان میں کہا ہے کہ قرآن میں تکرار معنی نہیں صرف تکرار الفاظ ہے۔ پس جس وقت قرآن کے کئی مقامات پر کوئی آیت یا جملہ جو آیت سے چھوٹا ہو یا کوئی کلمہ یا کوئی حرف آئے تو ان میں سے ہر ایک بغیر کسی تبدیلی کے نص ہونے میں ثابت و صحیح ہے سوائے اس کے نہیں اس کے ہر ایک کا عمل و مطلب نیا ہے ہر نئے مقام میں معنی و مطلب کی تکرار نہیں یہاں تک کہ جب ہم میں سے کوئی انسان کسی زمانہ میں یا کسی جگہ امکان میں اس بات کا محتاج ہے کہ ان مفردات (کلمات یا آیات یا جملے) میں سے کسی مفرد میں کسی جگہ غور و فکر کرے مطلب سمجھنے کی کوشش کرے جو مفرد کہ اس مفردات میں کسی ہی جگہ اپنے سیاق کے تحت پہنچا ہے تو اس کا ہم نے ایسا حساب پایا ہے جس میں کہ الٰہی تعمیم ہے جو ایک معجزہ ہے اس حیثیت سے کہ ہر مفرد (جملہ، آیت، لفظ) کے تمام مقامات مقدر کیے جائیں اور اس حیثیت سے کہ ان کے تمام مقاصد کا ربط و تعلق ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جس طرح کہ حساب میں معجزانہ تخصیص ہے کہ تمام مفردات کا اپنے محل وقوع میں ربط ہے جس موضوع کی طرف ہمیں ضرورت در پیش آئے ایک یگانہ مقصد کے ساتھ کہ دوسرے مقاصد سے اس مقصد کو جدا کرنے والا موجود ہے۔

پس ہم اس مفرد کے ہر مکان میں غور کرتے ہیں جو ہماری قرآن کی طرف احتیاج کے ساتھ متفق ہے۔ جبکہ تمام ایسی تعمیم (عام معنی ومطلب) سے عاجز ہیں کہ کلام سے قدر مطلوب کو ثابت و برقرار رکھ سکیں بغیر کسی زیادتی یا نقصان کے جس طرح کہ تمام انسان عاجز ہیں کہ اپنے کلام کل یا بعض کے مفردات میں سے کسی مفرد کے کئی مواضع خاص کر سکیں ایسے مثبت طریقہ پر کہ جو زیادتی یا نقصان محفوظ ہو جیسا کہ ان تمام مقاصد کو مقدر (فرض معین) کر سکیں جس کی طرف محتاج ہیں اپنے کلام میں اس کے علم میں لہ

الخطیب الاسکافی نے اپنی کتاب (دُرّۃ التنزیل وغرۃ التاویل) میں ذکر کیا ہے اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ قرآن مجید کا ہر مفرد (جملہ۔ آیت لفظ جو بار بار آیا ہے) وہ جدید علم اور جدید معنی ومطلب کے ساتھ مختص ہے یعنی تکرار الفاظ کے ساتھ معنی جدید ہوتا ہے۔

مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سورۃ النبا میں: كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ آیت ۴، ۵ بیان کرتا ہے کہ چوتھی آیت كَلَّا سَيَعْلَمُونَ کا معنی خاص یہ ہے کہ وہ دنیا میں عنقریب جان لیں گے ان کا یہ علم دنیا میں مختص ہے۔

لہ القول الفصل ص: ۱۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور آیت ۵ :

ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۝ وہ آخرت میں جان لیں گے

پہلا علم دنیا کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرا قیامت کے ساتھ مختص ہے تو اس وقت تکرار معنی نہیں کیونکہ جو پہلی آیت سے مراد ہے وہ دوسری آیت سے مراد نہیں۔

یعنی نبأ عظیم کے متعلق اپنے اختلاف کی خطا دنیا میں معلوم کر لیں گے جب علامات و نشانیاں ان کے آگے ظاہر ہوں گی پھر وہ اپنے اختلاف کی خطا آخرت میں جان لیں گے جب آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

تاج القراء الکرمانی نے اپنی کتاب (اسرار التکرار فی القرآن) میں ایک مقام برعدم تکرار معنی یعنی قرآن میں تکرار معنی نہیں اس کی اور مثال دی ہے ان کا بیان مکتوب ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قول سورۃ الفاتحہ میں لفظ عَلَیْھِم دو جگہ آیا ہے ایک آیت۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ (علیھم) میں دوسرا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ (علیھم) میں اس میں تکرار نہیں ہے کیونکہ پہلے علیھم سے مراد انعام خداوندی کے ساتھ تعلق ہے اور دوسرے علیھم کا مقصد غضب الٰہی کے ساتھ واسطہ ہے یعنی اللہ کا انعام (نعمتیں دینا) سارے کا سارا ایک ہی مددگار کی طرف سے ہے اور اللہ کا انعام اور اس کا غضب بلاسبب اور بغیر سوچے سمجھے نہیں کہ اس کا کوئی قاعدہ وسبب نہ ہو اور وحدت (یعنی ایک کی طرف سے) برقرار نہ رہے کہ انعام کسی کی طرف سے اور غضب کسی اور کی طرف سے ہو، ایسا نہیں ہے۔

اسی طرح اس کا غضب بھی ایک اصل سے صادر ہے کیونکہ دونوں حکمت و مصلحت کی بنیادوں پر ثابت ہیں پس ان دونوں (انعام وغضب) میں باہمی رابطہ واسطہ ضروری ہے" دونوں ایک ہی خالق و مالک کی طرف سے ہیں انعام کا بھی سبب ہے اور غضب کا بھی سبب ہے اور لفظ علیھم کا رابطہ مختلف ہے۔

علامہ الزرکشی نے اپنی کتاب (البیان فی علوم القرآن) اصطلاح معروف کی توضیح کے سلسلے میں بیان کیا ہے" ان کا مقصد یہ ہے۔

کہ قرآن کے احکام اور قرآن کی تفصیل وہ علم ہے جو ہمیں اس بات کی کفالت کرتا ہے کہ ہم جب ہی کسی قرآنی مفرد (کلمہ یا آیت) کی طرف محتاج ہوتے ہیں تو اس کو ہم کسی ہی مقام پہ مختلف مقامات سے ایک حرف کی مانند پاتے ہیں جو

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ایک کلمہ میں ہوتا ہے اور کلمہ مختلف حروف کا جامع ہوتا ہے تو ہر حرف الگ الگ ہو تو تفصیل ہے اور جب یہ حروف جمع ہو کر باہمی ربط کے ساتھ ایک کلمہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو یہ اجمال بن جاتا ہے۔ اور بشر کا کلام اس طرح نہیں ہے جیسے ہم دیکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ الگ الگ ہو کر جملہ نہیں بن سکتا بشر اس پر ایسے کلام قدرت نہیں رکھتا جسے ہم دیکھتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے بشر کے کلام میں یہ اجمال و تفصیل و مفردات نہیں پائی جاتی اور اس قسم کے مفردات اور جملے اس کے کلام میں نہیں ہوتے۔

اسی قسم کا بیان قاضی ابوبکر بن العربی سے بھی منقول ہے" وہ اس ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ آیات قرآنی باہم مربوط ہیں ایک کا دوسرے سے تعلق اور واسطہ اس طرح ہے جس طرح کلمہ کے حروف کا آپس میں جوڑ ہوتا ہے" یہ علم عظیم ہے جس کا دروازہ اللہ نے ہمارے لیے کھول دیا پس جب اس علم کا حامل ہم نے کسی کو نہ پایا اور مخلوق کو ہم نے بیہودہ اور بے فائدہ اوصاف سے موصوف پایا تو اس علم کو ہم نے ختم کر دیا اور ہم نے اپنے اور اللہ کے درمیان محدود رکھا اور اس علم کو اسی کی طرف لوٹا دیا [۱]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ قاضی مذکور نے مخلوق کا جو ذکر کیا ہے اس سے وہ اہل دنیا مقصود ہیں جو معارف الٰہیہ سے ناآشنا اور جاہل ہیں نہ کہ تمام مخلوق ورنہ ان کا کلام حقیقت اور صحت سے دور ہوگا۔

امام ابوحامد الغزالی اپنی مشہور علمی تصنیف (احیاء علوم الدین) میں اسی اصطلاح

[۱] البیان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۳۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کی عمومیت (رتمام ہونا) کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ بعض عارفین[1] کہتے ہیں کہ قرآن حکیم قرآن سات سو ستر ہزار اور دو سو علوم کو شامل ہے جب کہ ہر کلمہ علم ہے[2]

ابن القیم ابو عبیداللہ محمد بن ابی بکر نے اپنی کتاب (اعلام الموقعین عن رب العالمین) بعض صحابہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

جب کلمہ (اَلْكَلٰلَة) کے متعلق پوچھا گیا تو اس صحابی نے اپنی رائے ظاہر کرنے میں خاموشی اختیار کی (رُک گیا) یہاں تک کہ اس نے رجوع کیا کلمہ (کَلٰلَة بغیر الف ولام) کی اور کلمہ (اَلْكَلٰلَة الف لام کے ساتھ) کہ ان دونوں کلموں کو قرآن کے دو مختلف مقاموں پہ پایا[3]

پہلا مقام آیت ذیل:

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ	اگر کوئی مرد یا عورت اپنے
كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ	صرف مادری بھائی کو چھوڑے
اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ	یا مادری بہن کو وارث چھوڑے
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ	تو ان دونوں میں سے ہر ایک
فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ	چھٹا حصہ ہے اور اگر اس
ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ	سے زیادہ ہوں تو ہر ایک تہائی حصہ

---

[1] العارف ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو خدا کی اور مخلوق کی زیادہ معرفت کے دعوے دار ہیں سچے ہیں یا جھوٹے۔

[2] احیاء علوم الدین جلد ۱ ص ۵۲۳

[3] اعلام الموقعین عن رب العالمین جلد ۱ صد ۸۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فِي الثُّلُثِ ۔ میں شریک ہوں گے ۔ (النساء: ۱۲)

دوسرا مقام:

يَسْتَفْتُونَكَ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۔

(النساء، آیت ۱۷۶)

اے رسول! تم سے لوگ فتویٰ طلب کرتے ہیں تم کہہ دو کہ (الکلالہ) بھائی بہن بھائی (مادری) کے بارے میں خود خدا یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کا کوئی بیٹا نہ ہو اور صرف اس کی ایک بہن ہو تو اس ترکہ سے صرف آدھا حصہ ملے گا اور اگر یہ بہن مر جائے اور اس کا کوئی لڑکا لڑکی نہ ہو تو بھائی اس بہن کا وارث ہوگا۔

قرآن میں لفظ کلالہ اور الکلالہ الگ الگ مقام پر آیا اور نئے معنی کے ساتھ آیا۔

پس آگاہ ہوں کہ ہم قرآن کے دونوں مقاموں میں جو کلمہ الکلالۃ اور کلمہ کلالۃ کے لیے مخصوص ہیں غور کریں تو مقاصدِ قرآن میں سے ایک نیا مقصد

سلہ اعلام الموقعین عن رب العالمین۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حاصل کرتے ہیں اور قرآن کی یہی دائمی شان ہے کہ کوئی قاری قرآن کسی نزول قرآنی میں غور و فکر کرے اور آیت میں لفظ کا ماقبل و بعد (آگے پیچھے) کے الفاظ دیکھے تو لفظ اگرچہ وہی ہوگا مگر موضع و مقام کی تخصیص سے معنی میں تبدیلی واقع ہوگی۔

القاضی ابوبکر والبا قلانی اپنی کتاب (اعجاز القرآن) میں اشاعرہ اور معتزلہ و اہل سنت کے دو فرقے ہیں جو صفات باری تعالیٰ میں مختلف اعتقاد رکھتے ہیں۔[1]

کے اقوال اس موضوع سے متعلق مسائل میں قریب ہے اور دوسرے اور مسئلہ خلق قرآن کے متعلق (معتزلہ اور شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے قدیم نہیں قدیم صرف اللہ کی ذات ہے اور اشاعرہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن قدیم ہے مخلوق نہیں) نقل کرتے ہوئے اپنی رائے کے آخر میں بیان کرتے ہیں۔

ہمیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقابلین کو ہر سورۃ کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی ہے وہ سورۃ بڑی ہو یا چھوٹی (تم ایک سورۃ مقابلہ میں بنا کرے آؤ) کسی خاص سورۃ کو پیش نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کی ہر سورت معجزہ ہے کیونکہ مقابلین کسی چھوٹی سورۃ جیسی بھی کوئی سورۃ نہیں پیش کر سکے۔

اور یہ اعجاز اس وجہ سے بھی ہے کہ قرآنی کلمات اگرچہ لفظ مکرر ہیں لیکن ان کے معنی میں تکرار کے باوجود نئے معنی کا اضافہ اور خوش گوار تبدیلی بھی پائی جاتی ہے۔

السید رشید رضا اپنی کتاب (الوحی المحمدی) میں بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے عقائد جو قرآن میں نازل کیے گئے ہیں مثلاً ایمان باللہ، اللہ پر اس کی صفات پر

---

[1] اعلام الموقعین عن رب العالمین

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ملائکہ، آسمانی کتابوں، انبیاء و مرسلین، روز قیامت اور اس میں حساب و کتاب، سزا و جزا، ثواب کا مقام سزا کی جگہ ان تمام پر ایمان کی سب آیات کو اگر ترتیب کے ساتھ تین چار یا پانچ سورتوں میں جمع کر لیا جائے جس طرح کہ عقائد کی کتابوں میں جو ترتیب کے ساتھ جمع کی گئی ہیں۔ اسی طرح اگر عبادات کی آیات مثلاً طہارت، نماز، زکوٰۃ روزے، حج، دعائیں اذکار یہ تمام ترتیب وار ابواب اور فصول کی صورت میں اکٹھی کی جائیں۔ جس طرح کہ فقہ کی کتابیں ابواب و فصول کی ترتیب سے تصنیف کی گئی ہیں اسی طرح قوانین شرعیہ اور احکام شخصیہ، سیاسی، حربی (جنگی) مالی، مدنی (شہری) حدود تعزیرات، تادیبی سزاؤں کے متعلق آیات اگر چند خاص صورتوں میں یکجا کی جائیں جس طرح کہ ملکی قوانین کے متعلق کتابیں بنائی گئی ہیں۔

پھر اگر انبیاء، مرسلین کے قصے اور ان میں جو عبرتیں نصیحتیں اور عادات الٰہیہ مذکور ہیں چند سورتوں میں ترتیب کے ساتھ بیان کی جائیں جس طرح کی تاریخ کی بڑی بڑی کتابیں ترتیب کے ساتھ تالیف کی گئی ہیں۔[۱]

اسی طرح اگر تمام وہ مقاصد قرآن کہ جن کے ذریعے اللہ سبحانہ نے بشر کے تمام حالات کی اصلاح کا ارادہ کیا ہے ان میں سے ہر مقصد کی ایک قسم کو کتابی شکل دے دی جائے اور مثل کتب تاریخ یا تورات ان مقاصد کو مرتب کیا جائے جن کی ترتیب کو کوئی نہیں جانتا یا علمی اور فقہی اور قوانین بشریہ کی کتابوں کی طرح ان مقاصد قرآن کو یکجا کر کے جمع کیا جائے تو اس صورت میں قرآن ہدایت کی بڑی بڑی خوبیاں اور مؤثر طریقے کھو بیٹھے گا۔

[۱] الوحی المحمدی ا س ۱۴۲

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جو حکمتِ تنزیل قرآن اور شرعی امور کے نفاذ کے اسباب و اغراض و مقاصد ہیں اور وہ نزول قرآن اور نفاذ شرع کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کا بندہ بن کر اس کے ساتھ، وابستہ ہو جائے اس کے احکام پر عمل کرے اور زیادہ یا کم سورتوں کا حافظ یہاں تک کہ ایک مختصر سورت کا حافظ بھی بہت سے مسائل کا از قسم ایمان، فضائل احکام اور حکمتوں کا جو تمام سورتوں میں پھیلی ہوئی ہیں بہت سا فائدہ حاصل کر سکتا اور بہت فیض پا سکتا ہے ایک ایک سورۃ میں بہت سا فائدہ حاصل کر سکتا اور بہت سے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اسی ذہنی تربیت میں جو کہ مذکور ہے اور جس طرح دنیا کی عام کتابیں مرتب ہیں صرف ایک ہی مقصد اور ایک ہی قسم کا فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

کبھی کبھی طلاق و حیض کے احکام بھی آ جاتے ہیں تو جس شخص نے صرف ایک ہی طویل سورت یاد کی ہے ایک جگہ قرآن میں تو اس ایک سورۃ سے اپنی عبادت کی تکمیل نہیں پائے گا اور اسے پڑھتے پڑھتے آخر ملول اور اداس ہو جائے گا۔

لیکن وہ سورت جو قرآن میں اس نرالے و عمدہ طریقہ اور عجیب ترتیب سے نازل کی گئی ہے۔ پس کبھی تو ایک ہی لمبی آیت میں اور کبھی ایک مختصر چھوٹی سی سورۃ میں ہدایت کے کئی رنگ رونما ہوتے ہیں اگرچہ ایک ہی مقام پر ہو۔

اور حافظ و قاری اور غور و فکر کرنے والا دلچسپی سے ہدایت کا اثر قبول کر کے فیضیاب ہوتا ہے۔

العلامہ مصطفیٰ صادق الرافعی اپنی کتاب اعجاز القرآن والبلاغۃ النبویۃ میں ایک طویل بحث کے بعد المفردات القرآنیہ کی وہ خصوصیت ذکر کرتے ہیں جو باوجود مفردات ہونے کی اعجاز یعنی معجزہ ہونے میں مجموع آیات کی مانند ہیں جس طرح کہ پورا قرآن معجزہ ہے اسی طرح آیات جملے الفاظ بھی معجزہ ہیں

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

موصوف فرماتے ہیں کہ وہ مفردات حروف، الکمات، اور جملے ہیں[1] جو بجائے خود معجزہ ہیں علامہ المصطفیٰ موصوف اپنی کتاب کے اوائل میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم اس عربی لغت میں اس طریق پر نازل ہوا ہے کہ جس کا تھوڑا حصہ بھی معجزہ ہے۔

پس گویا کہ قرآن کو نور کے ساتھ تشبیہ دینا مثال دینا زیادہ مناسب ہے اس واسطے کہ نور ایک جملہ یعنی مجموعہ ہے اس کے اجزاء اعتباری ہیں نور ہے اس کے وہ اپنے اجزاء، حصوں کے اعتبار سے بھی نور ہے اور مجموعہ کے اعتبار سے بھی نور ہے اس کے اجزاء بھی نور کی خاصیت رکھتے ہیں اور کل بھی[2]

الشیخ محمد عبداللہ دراز نے اپنی کتاب (دستور الاخلاق فی القرآن) تفصیل کے بعد قرآنی اعجاز کے بعض پہلوؤں کا خلاصہ ذکر کرتے ہوئے اختصار کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

قرآنی اسلوب بیان اور احکام کی تشریع میں قرآنی شریعت وسعت ومجال رکھتی ہے کہ اس کا کلام باوجود شرعی احکام وغیرہ ہونے کے قافیہ اور مسجع عبارت (یعنی آیت کا آخری لفظ ہم وزن ہوتے) میں حد کمال تک پہنچا ہوا ہے سوائے قرآنی طریقہ، بیان کے کسی اور کے لیے ناممکن ہے کہ دو مختلف شقوں کے درمیان موافقت وجود میں لائے[3]

---

[1] اعجاز القرآن والبلاغۃ النبویہ ص ۲۱۱ ص ۷۴

[2] البقاً " " " " ۔

[3] دستور الاخلاق فی القرآن ص : ۲۱۱

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس موضوع میں چونکہ بہت وسعت ہے اس واسطے دو نہایت اہم کتابوں سے جو علمار سالقین کی اور حدیث کی دو اہم کتابوں سے جو علمار متاخرین کی لکھی ہوئی ہیں فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ احکام القرآن تالیف ابی بکر احمد بن علی الرازی (الجصاص) جو اپنے دور میں مذہب حنفی کا امام ہو گزرا ہے [۱]

۲۔ الاتقان فی علوم القرآن ۔ تالیف عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی جو اپنے زمانے میں مذہب شافعی کا امام رہا [۲]

۳۔ اعجاز القرآن والبلاغۃ النبویۃ تصنیف الاستاذ مصطفیٰ الرافعی

۴۔ القرآن القول الفصل تصنیف الاستاد محمد العفیفی

میں کہتا ہوں (المؤلف) علوم قرآن اور تکرار لفظی کے اثبات اور تکرار معنی کی نفی کی گہری اور لمبی بحث کا ہم نے خلاصہ اور مختصر قول اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن مجید میں امام مہدی علیہ السلام کی فضیلت میں جو آیات وارد ہوئی ہیں ان میں تکرار (بار بار ایک مطلب کا ذکر) نہیں ہے اور نہ ہی ایک آیت ہے جو امام کی شان میں نازل ہوئی بلکہ کئی آیات نازل ہوئی ہیں۔

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جتنی آیات کسی امام مثلاً امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام یا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہٗ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں وہ صرف ایک ہی مطلب و مراد کو بار بار نہیں دہراتی رہیں بلکہ ہر بار نئے مطلب و معنی

[۱] المجلد الثانی احکام القرآن صـ ۲۸۰

[۲] جلد ۲ صـ ۲ جلد

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کہا پہلے مطلب دمعنی کے ساتھ اضافہ ہوتا رہا ہے جس کی مثالیں ذیل میں قارئین کے لیے پیش کی جاتی ہیں (وضاحت آگے آئے گی) ایک جملہ ہے قرآن میں:

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔

یہ بہت دفعہ آیا ہے لیکن پہلی دفعہ جب آیا تو اس کا ایک معنی تھا دوسری بار جب آیا تو اس معنی میں کچھ تبدیلی و اضافہ ہوا تیسری مرتبہ جب آیا تو اس کا ایک معنی تھا دوسری بار جب آیا تو اس معنی میں کچھ جدت پیدا ہوئی اس طرح کئی بار کچھ خوش گوار تبدیلی کچھ دل پسند اضافہ اور کچھ فضیلت میں جدت پیدا ہوتی رہی یعنی الفاظ مکرر اور بار بار وہی آتے رہے لیکن واقعہ مغز اور نتیجہ وہی نہیں دُہرایا گیا۔

اور جب تک قرآن میں متعدد بار "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" آتا رہا ہے۔

اور جب تک احادیث شریفہ اس مطلب کو دہراتی رہی ہیں کہ قرآن میں جہاں بھی جملہ "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" آیا ہے وہاں (یہ جملہ مقدر ہے یعنی پوشیدہ ہے۔

فَاِنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُھَا وَ شَرِیْفُھَا وَ رَاْسُھَا۔ پس یقیناً علیؑ اس امت کے یعنی ایمان والوں کے امیر ہیں اور تمام مومنین میں شریف فرد ہیں اور اس امت کے سردار ہیں۔

احادیث نبویہ بکثرت وارد ہیں کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو ظاہر ہے اس کے بعد مذکورہ جملہ باطن ہے۔

اور جب تک یہ امر ثابت ہے کہ قرآن میں تکرار معنی نہیں ہے تو اب

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ قرآن میں جتنی بار وارد ہوا ہے اتنی بار ہی آیات الوشید جملہ فضیلت علی ابن طالبؑ کو بیان کرتی رہیں گی یہ نہ خیال کیا جائے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ جتنی بار وارد ہوا ہے صرف یہ ایک ہی آیت ہے جو علی امیرالمومنین علیہ السلام کا فضل و شرف بتا رہی بلکہ اس کے علاوہ بکثرت آیات شان و مرتبہ علی ابن ابیطالبؑ کا ظاہر کر رہی ہیں۔

اسی پر قیاس کریں کہ قرآن میں جو درج ذیل آیات وارد ہوئی ہیں اور کئی بار وارد ہوئی ہیں۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔	شیطان نے کہا اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دے (زندہ رکھ) جس دن مردے قبروں سے اٹھیں گے تو رب نے فرمایا بیشک تو ان لوگوں میں سے ہے جنکو مہلت دی گئی، یعنی تجھے مہلت تو دی جاتی ہے مگر ایک مقرر وقت تک۔

تو ان آیات کے تکرار کے بعد تمام مکرر آیات بار بار حضرت امام مہدیؑ کا ذکر کریں گی جتنی بار کہ آیات میں تکرار ہوگا اتنی بار امام مہدی المنتظرؑ کے ذکر میں تکرار ہوگی چونکہ ہم نے یہ آیات یہاں بھی ذکر کی ہیں اور سورۂ ص میں بھی ذکر کریں گے تو یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ اس مطلب کی آیات جب اس جگہ ذکر ہو

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چاہیں تو سورۃ "ص" میں کیوں دوبارہ ذکر کی گئی ہیں۔ یہ اعتراض اس واسطے بے جا ہے کہ ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے اپنے مقام پر الگ الگ خصوصیات رکھتی ہے۔

ہم اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اور ذیل کی مثالیں وضاحت کر رہی ہیں۔

مثلاً قرآن میں ایک جگہ مذکورہ آیت مومنین کو اللہ کی عبادت کا حکم دیتی ہے

۱- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ۔	اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔

البقرہ آیت : ۲۱

۲- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔	اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ خدا سے مدد مانگو
۳- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ۔	اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔
۴- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۔	اے ایمان والو! تم سب کے سب ایک ہی بار اسلام میں داخل ہو جاؤ۔
۵- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ۔	اے ایمان والو! بے شک یہود و نصاریٰ کے بہت سے عالم زاہد لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ قرآن میں جتنی بار وارد ہوا ہے اتنی بار ہی آیات ...
جملہ فضیلت علی ابن طالبؑ کو بیان کرتی رہیں گی یہ نہ خیال کیا جائے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا۔ جتنی بار وارد ہوا ہے صرف یہ ایک ہی آیت ہے جو علی امیر المومنین علیہ السلام
کا فضل و شرف بتا رہی بلکہ اس کے علاوہ بکثرت آیات شان و مرتبہ علی ابن ابیطالبؑ
کا ظاہر کر رہی ہیں۔

اسی پر قیاس کریں کہ قرآن میں جو درج ذیل آیات وارد ہوئی ہیں اور کئی بار
وارد ہوئی ہیں۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔

شیطان نے کہا! اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دے (زندہ رکھ) جس دن مردے قبروں سے اٹھیں گے تو رب نے فرمایا بیشک تو ان لوگوں میں سے ہے جنکو مہلت دی گئی یعنی تجھے مہلت تو دی جاتی ہے مگر ایک مقرر وقت تک۔

تو ان آیات کے تکرار کے بعد تمام مکرر آیات بار بار حضرت امام مہدیؑ کا
ذکر کریں گی جتنی بار کہ آیات میں تکرار ہوگا اتنی بار امام مہدی المنتظرؑ کے ذکر میں
تکرار ہوگی چونکہ ہم نے یہ آیات یہاں بھی ذکر کی ہیں اور سورۃ "ص" میں بھی ذکر
کریں گے تو یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ اس مطلب کی آیات جب اس جگہ ذکر ہو

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

چکا ہیں تو سورۃ ص" میں کیوں دوبارہ ذکر کی گئی ہیں۔ یہ اعتراض اس واسطے بے جا ہے کہ ہر ایک ان دونوں میں سے اپنے اپنے مقام پر الگ الگ خصوصیات رکھتی ہے۔

ہم اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اور ذیل کی مثالیں وضاحت کر رہی ہیں۔

مثلاً قرآن میں ایک جگہ مذکورہ آیت مومنین کو اللہ کی عبادت کا حکم دیتی ہے

۱۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ۔ — اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔

البقرہ آیت : ۲۱

۲۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ — اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ خدا سے مدد مانگو

۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ۔ — اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

۴۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۔ — اے ایمان والو! تم سب کے سب ایک ہی بار اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ۔ — اے ایمان والو! بے شک یہود و نصاریٰ کے بہت سے عالم زاہد لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہم نے صرف چند آیات بطور نمونہ نقل کی ہیں ورنہ قرآن میں یہ آیت بہت زیادہ ہے ان میں سے ہر ایک کی وضاحت کرتے ہیں۔

پہلی آیت میں عبادتِ رب کا بیان ہے احادیث شریفہ کی روشنی میں چونکہ علیؑ ایمان والوں کا سردار اور امیر ہے تو اس کا معنی و مطلب یہ ہوگا کہ باقی مومن اگر عابدین یا موحدین ہیں تو علیؑ سیدُ العابدین اور امیرُ الموحدین اور ان کے پیش رو ہیں۔

دوسری آیت میں صبر و صلوٰۃ سے استعانت کا حکم ہے تو علیؑ صابرین اور مصلین (نمازیوں) کے پیشوا اور قائد ہیں۔

تیسری آیت میں روزے کا امر ہے تو علیؑ روزے داروں کے امام اور بے مثال روزہ دار ہیں۔

چوتھی آیت میں اسلام میں اجتماعی طور پر یکبارگی داخل ہونے کا ذکر ہے تو علیؑ اول المومنین ہیں جو اسلام پر پیدا ہوئے اسلام ہی میں پرورش پائی اور اسلام ہی میں شہادت پر فائز ہوئے

پانچویں آیت میں علماء یہود و نصاریٰ سے بیزاری کا حکم ہے تو علیؑ ان سے بیزاری کرنے والوں کے رہبر اور قائد ہیں۔

ہر آیت میں ایک خاصیت ہے جو دوسری آیت میں نہیں اسی طرح حضرت امام مہدیؑ کے حق میں وارد ہونے والی آیات الگ الگ خصوصیات رکھتی ہیں جو شیطان کے مہلت مانگنے والی آیات میں مذکور ہیں۔

پس ایک مرتبہ تو یہ تینوں آیات ابلیس کو ڈانٹ پلانے کا ذکر کرتی ہیں جب اس نے اللہ کے حکم کو رد کرتے ہوئے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اور کہا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کرنے کے لیے تیار نہیں جسے تو نے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

دوسری مرتبہ جب اُس نے حکم خدا کو ٹھکرا کر فلسفیانہ انداز میں اپنی سرکشی و برتری کا ذکر کیا ہے یہ آیات نازل ہوئیں۔

میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے خلق کیا، اس کے خیال باطل اور گمان کاذب میں آگ مٹی سے افضل تھی۔

ان دونوں مواقع پر خدائے تعالیٰ شیطان کو مہلت دیتا ہے۔ ایک ہی نص (آیت) کے ساتھ۔

اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ ایک مقرر دن تک۔

تفصیل اس بات کی یہ ہے کہ پہلی با آیات ثلاثہ شاید یہ حکمت پوشیدہ رکھتی ہیں جو سورۃ الحجر میں مذکور ہیں ابلیس کو اللہ تعالیٰ کے فرمان کو رد کرنے کی جزا پہچان لے گا۔ جب اس نے کہا "لَمْ اَكُنْ لِاَسْجُدَ" میں سجدہ نہیں کرنے کا بعد اللہ کے اس فرمان کے:

فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ ۔ اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا

دوسری مرتبہ سورہ ص میں ابلیس اپنے فلسفۂ فریب کو آسمانوں اور زمین کے خالق کے سامنے پہچان جائے اور تمیز ہو جائے فلسفۂ خیر سے ابلیس کے مادی قیاسوں میں کوئی خیر نہیں خیر تو معنویات میں ہے۔

ابلیس کا یہ قیاس کہ میں آگ سے ہوں اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔ فلسفہ کاذب ہے، حقیقت سے دور ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۱۴)

سورۃ الاسراء

اور اس میں چار آیات ہیں

۱-۲- فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُولٰىهُمَا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا

آیت : ۶،۵

۳- وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ

آیت : ۱۳

۴- وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا۔

آیت : ۳۳

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝

الاسراء : ۵، ۶

ترجمہ: پھر جب ان فسادوں میں پہلے کا وقت آپہنچا تو ہم نے تم پر اپنے بندوں کو مسلط کر دیا جو بہت سخت قوت والے تھے تو وہ تمہارے گھروں میں آگھسے اور خدا کا وعدہ عذاب پورا ہو گیا۔ پھر ہم نے دوبارہ تم کو ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور بیٹوں سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔

علامہ بحرانی نے اپنی تفسیر البرہان" میں اہل سنت کے جلیل القدر مفسر و مورخ امام محمد بن جریر طبری سے باقاعدہ سند مذکور کے ساتھ روایت نقل کی ہے جو اس نے زاذان سے اور اس نے سلمان سے روایت کی ہے حضرت سلمان صحابی رسول رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی نبی اور کسی رسول کو مبعوث نہیں فرمایا مگر اس کے بارہ مقرر فرمائے۔

سلمان: میں نے کہا کہ میں نے یہ بات اہل کتاب (یہود، تورات والے۔ نصاریٰ، انجیل والے) سے پہچانی ہے۔

حضور پاک: حضور صلعم نے فرمایا اے سلمان! کیا تو نے جان لیا ہے کہ

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میرے نقبا، کون ہیں اور وہ کون سے بارہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد میری امت کے لیے پیشوا و سردار کی حیثیت سے چن لیا ہے۔

سلمان: میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔

حضور پاک: اے سلمان! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص اور خالص نور سے پیدا کیا ہے۔ اور اس نے مجھے پکارا تو انہوں نے بھی اطاعت کی اور میرے اور علیؑ کے اسی برگزیدہ نور کے سلسلے سے فاطمہؑ کو پیدا کیا اللہ نے ان کو پکارا تو انہوں (فاطمہؑ) نے بھی اطاعت کی پھر میرے علیؑ اور فاطمہؑ کے نور سے الحسنؑ کو پیدا کیا خدا نے ان کو پکارا تو انہوں نے بھی اطاعت کی اور اسی میرے علیؑ فاطمہؑ کے نور سے الحسینؑ کو پیدا کیا خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی خدا کی اطاعت کی۔

پھر اللہ سبحانہ نے ہم پانچوں کے پانچ نام رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اللہ العلی ہے تو میرا بھائی بھی علی ہے اللہ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اور یہ فاطمہ ہیں وَ لِلّٰہِ الْاِحْسَانُ (اللہ ہی کے لیے احسان ہے) تو یہ الحسن ہے اور اللہ المحسن ہیں تو یہ الحسین "ہیں۔

پھر اللہ عز و جل نے ہمارے اور الحسینؑ کے نور سے نو امام خلق فرمائے خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی خدا کی اطاعت کی۔

اے سلمان! اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارے نور اس وقت خلق فرمائے نہ آسمان کا شامیانہ تنا تھا اور نہ زمین بچھائی تھی نہ کوئی فرشتہ پیدا ہوا تھا

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور نہ ہمارے سوا کوئی بشر وجود میں آیا تھا۔ ہم نور تھے۔ اللہ کی تسبیح کرتے تھے اس کا فرمان سنتے تھے اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان: پس میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں جو ان معصومین ائمہ (علیہم السلام) کو پہچانے اس کو ثواب کیا ملے گا۔

حضور پاک! اے سلمان! جو ان کو پہچانے جو ان کی معرفت کا حق ہے اور ان کی پیروی کرے ان کے دوست کو دوست رکھے (تولّا) اور ان کے دشمن سے برأت بیزاری کرے (تبرّا) خدا کی قسم وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہوگا وہ وہیں وارد ہوگا جہاں ہمارا ورود ہوگا۔ اور وہاں ٹھہرے گا جہاں ہم ٹھہریں گے۔

سلمان: پس میں نے کہا یا رسولؐ اللہ، ان کے اسماء (نام) اور ان کے انساب (خاندان) کی معرفت کے بغیر کوئی مومن ہو سکتا ہے؟

حضور صلعم: نہیں! اے سلمان

سلمان: یا رسول اللہؐ! میں نے پانچویں معصوم امام حسینؑ تک تو معرفت حاصل کر لی ہے۔ باقیوں (نو اماموں) کا تعارف کرادیں۔

حضور پاک: آپ نے فرمایا کہ حسینؑ کے بعد سید العابدین علی ابن الحسینؑ پھر ان کے فرزند محمد بن علیؑ پھر باقر علم الاولین والآخرین من النبیین والمرسلین یعنی انبیاء و مرسلین اولین و آخرین کے علم کا وارث و حامل پھر جعفر بن محمدؑ لسان اللہ الصادق (اللہ کی سچی زبان) پھر موسیٰ بن جعفرؑ اللہ عزوجل کی راہ میں صبر کرتے ہوئے غصہ کو پی جانے والے۔ پھر علی بن موسیٰؑ اللہ کے امر پر راضی ہونے والے پھر محمد بن علیؑ اللہ کی مخلوق میں چنے ہوئے پھر علی بن محمدؑ اللہ کی طرف ہدایت کرنے والے پھر حسن بن العسکریؑ سچے اور اللہ کے راز کے امین

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر محمد بن الحسن الہادی والمہدیؑ اللہ کے حق کے ساتھ قائم ہو کر حق پورے وا...

حضور پاک! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ
اے سلمان! بے شک تو ان کو پائے گا ان سے ملاقات کرے گا اور
تجھ ایسے اور مومن بھی اور وہ لوگ بھی جو حقیقتِ معرفت کے ساتھ ان
سے تولا رکھتے ہیں ملاقات کریں گے ار رجعت کے وقت جب جناب
امام ظہور فرمائیں گے تو ایسے صالح اور سچے مومن زندہ ہو کر ان کی ملاقات اور
ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کریں گے۔

سلمان! سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اس بشارت پر خدا کا بہت شکر ادا کیا اور کہا
کہ یا رسولؐ اللہ! میں اس زمانے تک زندہ نہ رہوں گا۔

حضور پاک! پھر حضور نے فرمایا اے سلمان اللہ کا یہ فرمان پڑھ۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اولٰهُمَا بعثنا عليهم ۔ تا آخر آیت

سلمان: حضرت سلمان کہتے ہیں پس میرا گریہ وشوق اور بڑھا اور میں نے عرض کی کہ
یا رسول اللہؐ! یہ آپ کی طرف سے عہد ہے۔

حضور پاک! ہاں خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا یہ عہد میری طرف سے اور
علیؑ و فاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ اور باقی اماموں (علیہم السلام) کی طرف سے ہے اور
ہر وہ مومن جو ہم سے ہے اور ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے ہاں خدا کی
قسم اے سلمان وہ رجعت میں ہمارے ساتھ ہو گا۔ ان کی طرف سے بھی یہ
عہد ہے [1]

[1] تفسیر البرہان جلد ۲ صہ ۴۰۶، ۴۰۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ روایت شریفہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دونوں آیتوں کی تاویل صرف رسول اللہؐ ان کی دختر فاطمۃ الزہراء اور بارہ ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں جب کہ یہ رجعت کے وقت دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے جب اللہ تعالیٰ انہیں رجعت کا اذن دے گا۔

اس مقصد (رجعت) کی طرف اور بھی بہت سی احادیث شریفہ اشارہ کرتی ہیں یا دلالت کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس قول وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا جس دن ہم ہر امت سے ایک گروہ کو زندہ کر کے جمع کریں گے کی تفسیر میں وارد ہیں اور علاوہ ازیں اور بھی احادیث رجعت کو ثابت کرتی ہیں۔

اس جگہ احادیث شریفہ کی بہت بڑی تعداد تفصیل کے ساتھ چہاردہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام رسول اللہؐ، ان کی دختر فاطمہؑ، علیؑ، الحسنؑ، الحسینؑ اور نو امام اولاد حسینؑ سے کی رجعت کا ذکر کرتی ہے جو کتب حدیث میں درج ہے اور تفسیر کی مفصل کتابوں اور اصول دین کی ضخیم کتابوں میں مذکور ہے۔

۲۔ وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ۔

الاسراء آیت : ۱۳

ترجمہ : اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ اعمال کو اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے سند کے ساتھ حضرت ابی عبداللہ امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، امام جعفر الصادق ایک حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ترجمہ آیت صفحہ سابقہ: اور ہم نے ہر آدمی کے نامہ اعمال کو اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔
ہم نے ہر انسان کے طائر (نامۂ اعمال) کو اس کی گردن میں چپاں کر دیا ہے۔
میں: طائرہٗ سے مراد ولایۃ الامام ہے۔[1]

میں کہتا ہوں کہ یہ الطائر کی تاویل ہے کیونکہ طائر سے عمل مراد ہے تو ولایۃ امام ایسا عمل ہے جو تمام عملوں کا سردار ہے اور ولایت امام طائر کے مصداقوں میں سے زیادہ ظاہر مصداق ہے کیونکہ تمام اعمال امام کی ولایت کے ذریعہ مختلف ہوتے ہیں۔ مقتدی و ماموم اپنے امام کی پیروی کرتا ہے اسی کے حکم سے متعدی اعمال بجالاتا ہے۔

پس جس نے سچے امام سے تو لگائی اور سچے امام کی پیروی کی اس کے اعمال اس شخص سے مختلف اور الگ ہوں گے جس نے کاذب اور باطل امام کی اطاعت کی اسی طرح مختلف اماموں کے پیروکاروں کے اعمال نامے بھی مختلف ہوں گے جو ان کے گلوں کے ہار ہوں گے۔

جب کہ ہر زمانہ میں امام حق کا وجود ضروری ہے اور حدیث مطلق ہے تو تمام ائمہ اثنا عشر کو شامل ہے جن کی ابتدا امیرالمومنین سے اور اختتام حضرت امام المہدی المنتظر علیہ السلام پہ ہے۔

---

[1] ینابیع المودۃ صد ۴۵۲

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۔ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا۔

الاسرا آیت : ۳۳

ترجمہ : اور جو شخص بے گناہ قتل کیا جائے تو ہم نے اُس کے وارث کو قصاص (قتل کا بدلہ قتل) لینے کا قاتل پر غلبہ دتا لو دے دیا ہے تو وارث کو چاہیئے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے بیشک مقتول کے وارث کی مدد کی جائے گی۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے اسناد مذکورہ کے ساتھ عبدالسلام بن الصالح الہروی سے روایت درج کی ہے وہ حضرت علی الرضا ابن موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول مذکورہ

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا۔

کے بارے میں امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امام حسینؑ اور امام مہدیؑ کے بارے نازل ہوتی ہے [1]

مؤلف :

میں کہتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا کے مصداق ہیں کہ وہ ظلم و جور سے قتل کیے گئے۔

اور امام مہدی علیہ السلام ان کے ولی و وارث ہیں جو اللہ کی طرف سے

---

[1] ینابیع المودۃ صفحہ ۵۱۰

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

منصور (مدد کئے گئے) ہیں۔

احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام جب ظاہر ہوں گے تو امام حسینؑ کے قاتل حکم خدا سے برآمد کیے جائیں گے اور ان سے امام مہدی علیہ السلام سخت بدلہ لیں گے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۵

سورۃ الانبیاء

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱- وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ
اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ۔
آیت ۱۰۵

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔

سورۃ الانبیاء : ۱۰۵

ترجمہ: اور ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے ذکر یعنی تورات کے بعد کہ زمین کے وارث ہوں گے میرے صالحین بندے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ حضرت امام باقر و حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اللہ کی اس آیت کی تفسیر کے سلسلہ میں:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔

دونوں اماموں نے فرمایا کہ عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ سے مراد القائم المہدی المنتظر اور ان کے اصحاب ہیں[۵]

مؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اس تاریخ تک کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو پوری زمین کا وارث ہوا ہو اور اس نے ایک حکم الٰہی ساری زمین میں نافذ کیا ہو اور اس کی حکومت الٰہیہ زمین کے تمام خطوں ٹکڑوں پر پھیل گئی ہو۔

نہ تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا ہوا اور نہ ہی خلفاء

۵۔ عقد الدرر : باب ہفتم : (۷)
صفحہ نمبر ۲۱۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے دور میں اس کام کو ذخیرہ بنا کر جس ذات کے لیے موخر کیا گیا ہے۔ وہ امام مہدی القائم المنتظر ہیں۔ سلام اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ۔

الزبور: وہ آسمانی کتاب ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اُتری۔

الذکر: تورات آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

(۱۶)

سورۃ الحج

اور اس میں چھ آیات ہیں

۱- وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

آیت : ۷

۲- وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى
يَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

آیت : ۵۵

۳- وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ

آیت : ۶۰

۴- وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ

آیت : ۶۵

۵-۶- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ (الی آخر السورۃ)

آیت : ۷۷ - ۷۸

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْہَا۔

الحج : ۷

ترجمہ: اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

مسلک شافعی کے نامور فقیہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی نے اپنی تفسیر میں محدث ابی داؤد سے جو اس نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں درج کی ہے نقل کی ہے۔ ابی داؤد نے حضرت ابو سعید الخدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے حضرت ابی سعید الخدری کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اولاد سے امام مہدیؑ زمین کا مالک و وارث نہیں بنے گا۔ امام مہدیؑ روشن پیشانی اونچی ناک والا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دے گا جس طرح کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی سات سال ان کی حکومت رہے گی وہ سات سال حکمرانی فرمائیں گے۔

عبدالرحمٰن السیوطی مزید لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے ابی سعید الخدری کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی جس میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اے لوگو! میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری امت میں امام مہدی کو اس وقت مبعوث کرے گا جب کہ جھگڑے اور اختلافات بہت ہوں گے زلزلے زیادہ آئیں گے تو امام مہدیؑ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس طرح کہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی اور آسمان و زمین کے باشندے اس سے خوش ہوں گے، وہ مال کو بطور صحاح تقسیم کرے گا اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا حضور! صحاح کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگوں میں مساوات

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برابری کے ساتھ مال خدا تقسیم کرے گا۔ دولت مندی و بے نیازی سے امت محمدیہ کو لبریز کر دے گا اور اس کے عدل و انصاف کا سایہ تمام لوگوں پر چھا جائے گا یہاں تک کہ ایک منادی کو حکم دے گا وہ ان کے امر سے کہے گا کسی کو مال و دولت کی ضرورت ہے؟ تو مسلمانوں میں سے کوئی نہ اٹھے گا سوائے ایک مرد کے وہ طالب مال ہوگا حضور امام مہدیؑ اسے فرمائیں گے کہ میرے خزانچی کے پاس جا اور اس سے کہہ امام مہدیؑ تجھے حکم دیتے ہیں کہ مجھے مال دے۔ خازن کہے گا دامن پھیلا یہاں تک کہ جب خازن اس کی گود میں مال ڈالے گا اور اس کی گود میں پہلے سے چھپا ہوا مال ظاہر کرے گا تو اس شخص کو بہت شرمندگی اور پشیمانی ہوگی اور کہے گا کہ میں امت محمدؐ میں سب سے زیادہ لالچی و حریص ہوں کہ جو مال تمام امت کے لیے وسیع اور عام تھا وہ مجھے بے نیاز نہ کر سکا۔

حضورؐ پاک نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ لالچی شخص جب پشیمان ہوگا تو وہ لیا ہوا مال واپس کرنا چاہے گا، تو اس کو کہا جائے گا کہ ہم جو کچھ دیتے ہیں واپس نہیں لیتے [1]

(المؤلف)

میں کہتا ہوں کہ اصطلاح شریعت میں الساعۃ کے دو معنی ہیں جو احادیث شریفہ کی کثرت سے ظاہر ہوتے ہیں ایک وہ دن جب امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے" دوسرا قیامت کا دن" چونکہ یہ اپنے اثر میں مشارکت رکھتے ہیں کہ دونوں دن مومنین کے لیے رحمت اور کافر و منافقین کے سزا و عذاب کے ہیں اس واسطے دونوں وقتوں کو الساعۃ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[1] الدر المنثور جلد ۶ صہ ۵۰

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسی طرح لفظ الحشر کا اطلاق بھی دو معنوں پر آتا ہے۔

۱۔ وہ دن جب بعض لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا جیسا کہ فرمان خدا ہے:

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا.[۱] | جس دن کہ ہم امت سے ایک گروہ کو قبروں سے اٹھائیں گے[۱]

وہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا دن ہے۔

۲۔ جس دن تمام لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے جیسا کہ قول خدا ہے۔

وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا۔ | ہم سب کو اکٹھا کریں گے تو ان میں سے ایک کو کبھی نہ چھوڑیں گے[۲]

پس یہ آیت کریمہ (أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا) احادیث شریف کے قرینہ سے رجعت کے زمانہ اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر شامل اور اس پر منطبق ہے یعنی صحیح اترتی ہے۔

۲۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۔ الحج : ۵۵

ترجمہ: اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن کے "بارے" شک ہی میں رہیں گے

---

[۱] سورۃ النمل آیت ۸۳۔

[۲] سورۃ الکہف آیت ۴۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہاں تک کہ اچانک قیامت ان کے سر پر آپہنچے گی یا یوں کہ ایک دن سخت منحوس دن کا عذاب ان پر نازل ہوگا۔

شافعی عالم السیوطی روایت کرتے ہیں کہ حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے اس روایت کی سند عقبہ بن عامر تک پہنچی ہے وہ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے۔

میری امت کی ایک جماعت امر خدا کے مطابق جنگ کرتی رہے گی وہ جماعتِ مومنین دشمن پر غالب رہے گی ان کے مخالف و معاند اس جماعت کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک اسی حالت میں ان پر قیامت آجائے گی اور عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو کستوری سی ہوگی اور وہ اس طرح مس کرے گی جس طرح ریشم بدن کو مس کرتا ہے۔ اور جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا اس کو نہ چھوڑ ے گی مگر کہ اس کی موت واقع ہوگی یعنی مومن کی موت راحت و آرام سے ہوگی تکلیف نہ ہوگی۔

بدکردار اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت ہو جائے گی۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ اس مضمون کی متعدد روایات جناب امام مہدی منتظر کے ظہور کے بارے وارد ہوئی ہیں اور وہ اس وقت ظاہر کیے جائیں گے۔ جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی یا یہاں تک کہ ظلم و جور گھر گھر میں داخل ہو جائے گا اس قسم کی روایات بکثرت ہیں۔

تو یہ آیت کریمہ اس دن پر بالکل منطبق ہے (پوری اُترتی ہے) اور وہ دن جناب قائم آل محمد عجل اللہ فرجہٗ کے ظہور کا دن ہے۔

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۰- وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۔

الحج : ۶۰

ترجمہ: اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے (سزا دے) جتنا کہ اسے ستایا گیا ہے پھر دوبارہ اس پر دشمن کی طرف سے زیادتی کی جائے تو خدا اس مظلوم کی ضرور مدد کرے گا بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ سلام بن بشیر سے روایت کی ہے اس نے جناب امام صادق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالےٰ کے اس قول:

(وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ عَلَيْهِ تا آخر آیت)

کی تفسیر میں روایت کی ہے امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریش نے مکّہ سے نکالا اور آپ وہاں سے نکل کر غار میں پناہ گزین ہوتے اور قریش ان کی تلاش کے لیے نکلے کہ انہیں پکڑ کر قتل کر دیں تو اس وقت حضور پاک ستائے گئے تھے۔

پھر جنگ بدر میں انہوں نے ستایا کیونکہ اس لڑائی میں آپ کی فوج نے قریش کے سرداروں عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، حنظلہ بن ابی سفیان اور ابوجہل وغیرہم کو قتل کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ پر ہند (جگر خوردہ) دختر عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے زیادتی کی (بغاوت کی) کہ امیر المومنین علی کی اطاعت سے نکل کر خروج کیا اور

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۔ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۔

الحج : ۶۰

ترجمہ: اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے (سزا دے) جتنا کہ اسے ستایا گیا ہے پھر دوبارہ اس پر دشمن کی طرف سے زیادتی کی جائے تو خدا اس مظلوم کی ضرور مدد کرے گا بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ سلام بن بشیر سے روایت کی ہے اس نے جناب امام صادق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالےٰ کے اس قول:

(وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ عَلَيْهِ تا آخر آیت)

کی تفسیر میں روایت کی ہے امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریش نے مکہ سے نکالا اور آپ وہاں سے نکل کر غار میں پناہ گزین ہوئے اور قریش ان کی تلاش کے لیے نکلے کہ انہیں پکڑ کر قتل کر دیں تو اس وقت حضور پاک ستائے گئے تھے۔

پھر جنگ بدر میں انہوں نے ستایا کیونکہ اس لڑائی میں آپ کی فوج نے قریش کے سرداروں عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، حنظلہ بن ابی سفیان اور ابوجہل وغیرہم کو قتل کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ پر ہند (جگر خوردہ) دختر عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے زیادتی کی (بغاوت کی) کہ امیر المومنین علی کی اطاعت سے نکل کر خروج کیا اور

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

برسرپیکار رہا اور اس کے بیٹے یزید نے فرزند رسولؐ کو بغاوت ظلم و عدوان شہید کر دیا۔

اس کے بعد جناب رسول اللہؐ نے فرمایا:

لینصرنہ اللہ — اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

یعنی حسین شہید — کی مدد کرے گا۔

اس کے فرزند امام القائم المہدی علیہ السلام کے ذریعہ حضرت قائم آل محمدؐ اللہ کی مدد سے اپنے جد مظلوم کی شہادت کا انتقام لیں گے۔

۲۔ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ الحج: ۶۵

ترجمہ: اور وہی تو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہوگا۔

علامہ بحرانی نے ابن الحسن الفقیہ محمد بن احمد بن شاذان سے اہل سنت کے طریق (ذریعہ) اسناد کو حذف کرتے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، حضور پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص جانتا ہے کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر میں تنہا اور محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہے اور علی بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے اور اس کی اولاد میں سے ائمہ میری حجتیں ہیں میں اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو و کرم سے اسے آگ جہنم سے نجات دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضور پاک یہاں تک پہنچے تو جابر بن عبداللہ انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! وہ کون امام ہیں جو علی بن ابی طالبؑ کی اولاد سے ہیں آپؐ

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے فرمایا الحسنؑ والحسینؑ جو جوانانِ جنت کے سردار ہیں پھر علی بن الحسینؑ جو اپنے زمانہ کے عابدین کے سردار پھر محمد بن علیؑ باقر اے جابر! تو انہیں پائے گا اور ان سے ملاقات کرے گا اور جب تو ان سے ملے تو انہیں میرا سلام کہہ دینا انہیں پھر الصادق جعفرؑ بن محمدؑ پھر الکاظم موسیٰ بن جعفرؑ پھر الرضا علی بن موسیٰؑ پھر التقی محمد بن علی پھر النقی علی بن محمد پھر الزکی الحسن العسکریؑ پھر ان کا فرزند القائم بالحق المہدیؑ میری امت کا مہدیؑ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

اے جابر! یہ میرے خلفاء، میرے اوصیاء، میری اولاد میری عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا انہی کے ذریعے خدا نے آسمان کو روک رکھا زمین پر گرنے سے اور انہی کے ذریعے زمین کو۔[1]

میں کہتا ہوں کہ نبی پاک کا اس آیت کا ذکر کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ یہ آیت اگرچہ تاویلاً ہی بارہ ائمہ علیہم السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے اور تاویل قرآن کی حقیقت اور وحی کی روح ہے۔

۲۰۵۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی

[1] غایۃ المرام: صہ ۶۹۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ الحج ۲۲: ۷۸

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں چن لیا ہے اور امور دین میں تم پر سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت کو تمہارا مذہب بنا دیا ہے) اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے مسلمان رکھا ہے اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تم پر گواہ بنیں اور تم لوگوں پر گواہ بنو۔ پس نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور خدا کے احکام مضبوطی سے پکڑو، وہ کیا اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

علامہ السید ہاشم البحرانی نے اپنی کتاب غایۃ المرام میں شافعی مسلک کے عالم ابراہیم بن محمد الحموینی سے اسناد مذکورہ کے ساتھ سلیم بن قیس الہلالی سے ایک روایت درج کی ہے کہ:

ایک طویل حدیث میں جناب علی بن ابی طالبؑ نے اصحاب رسول اور تابعین کے دو سو سے زیادہ مجمع میں جو کہ ایک مجلس میں جمع تھے قسم دے کر چند امور کی بابت وضاحت فرمائی جو کچھ آپ نے فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ اے گروہ انصار و مہاجرین اے گروہ اصحاب و تابعین! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے سورۃ الحج میں یہ آیت نازل فرمائی ہیں۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَ
اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ ۔ آخر آیت تک۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ
یہ خطاب جناب رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے کیا تو حضرت سلمان
نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ!

"وہ کون لوگ ہیں کہ آپ ان پر گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں وہ لوگ جن کو خدا نے چن لیا اور ان پر دین میں سختی نہیں کی جو حضرت ابراہیم کی ملت ہے تو حضور صلعم نے فرمایا کہ:

"اس سے ۱۳ خاص مرد مراد ہیں نہ کہ یہ امت"۔

سلمان نے کہا یا رسول اللہ۔ کھول کر ان کے نام بیان فرما دیں۔

اس وقت حضور صلعم نے فرمایا:

میں اور میرا بھائی علی اور میری اولاد اور ان کی اولاد سے گیارہ امام!

تو اس وقت اصحاب اور تابعین کے دو سو سے زائد مجمع نے حضرت علیؑ کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں! اے اللہ ہاں بے شک[1]

المؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اولاد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ گیارہ اشخاص جن کی امامت و ولایت و وصایت پر دیگر مقامات پر نص فرمائی ہے۔ اور یہ آیت مبارکہ جو سورۃ الحج میں مذکور ہے یہ بھی گیارہ اماموں کی امامت پر روشنی

[1] غایۃ المرام صفحہ ۲۶۴ - ۲۶۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے سورۃ الحج میں یہ آیات نازل فرمائی ہیں۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ ۔ آخر آیت تک۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ یہ خطاب جناب رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے کیا تو حضرت سلمان نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ!

"وہ کون لوگ ہیں کہ آپ ان پر گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں وہ لوگ جن کو خدا نے چن لیا اور ان پر دین میں سختی نہیں کی جو حضرت ابراہیم کی ملت ہے تو حضور صلعم نے فرمایا کہ:

"اس سے ۱۳ خاص مرد مراد ہیں نہ کہ یہ امت۔"

سلمان نے کہا یا رسول اللہ، کھول کر ان کے نام بیان فرمادیں۔

اس وقت حضور صلعم نے فرمایا:

میں اور میرا بھائی علی اور میری اور ان کی اولاد سے گیارہ امام!

تو اس وقت اصحاب اور تابعین کے دو سو سے زائد مجمع نے حضرت علیؑ کی تصدیق کی اور کہا ہاں! اے اللہ ہاں بے شک[1]

المؤلف:

میں کہتا ہوں کہ اولاد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ گیارہ اشخاص جن کی امامت و ولایت و وصایت پر دیگر مقامات پر نص فرمائی ہے۔ اور یہ آیت مبارکہ جو سورۃ الحج میں مذکور ہے یہ بھی گیارہ اماموں کی امامت پر روشنی

---

[1] غایۃ المرام صفحہ ۲۶۴ - ۲۶۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ڈالتی ہے۔

وہ گیارہ امام یہ ہیں ۔ الحسن بن علیؑ، الحسین بن علیؑ۔ علی ابن الحسینؑ۔ محمد بن علیؑ الباقرؑ، جعفر بن محمد الصادقؑ، موسیٰ ابن جعفر الکاظمؑ، علی بن موسیٰ الرضاؑ، محمد بن علی الجوادؑ، علی بن محمد الہادیؑ النقی، الحسن بن علی العسکریؑ والحجۃ ابن الحسن المہدی المنتظر صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

پس یہ آیت کریمہ اپنے تفسیری لحاظ سے امام مہدی علیہ السلام پر بھی مشتمل ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۷

سورۃ النور

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ آخر تک

آیت:۵۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ، وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ النور : ۵۵

ترجمہ : اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں کہ ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

العلامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں سورۃ البقرہ کی اس آیت (اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ مہدیؑ جس کا انتظار ہے وہ ہے کہ جس کے خروج کا خدا نے وعدہ کیا جس کے متعلق قرآن میں خدا نے فرمایا :

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔
تا آخر آیت

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اس بارے وارد ہوا ہے ۔ وہ یہ ہے :
حضور پاکؐ فرماتے ہیں اگر دنیا ختم ہو گئی اور سوائے ایک دن کے کچھ بھی باقی نہ بچا تو اللہ اس دن کو ضرور اتنا لمبا کر دے گا کہ اس میں میری امت سے ایک مرد خروج کرے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (محمدؐ) اور اس کی کنیت (ابوالقاسم) میری کنیت ہوگی ۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی [1]

[1] ۔ تفسیر النیشاپوری جو تفسیر محمد بن جریر طبری کے حاشیہ پر ہے اس کی جلد اول (البقرہ حاشیہ صفر ۱ سندہ)

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نوٹ :

اگر حدیثوں میں میری امت کی بجائے میری اولاد مذکور ہے دونوں صحیح ہیں آخر ان کی اولاد بھی تو ان کی امت ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ :
سورۃ البقرہ کی آیت ۵ کی تفسیر میں مذکور ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۸

سورۃ الشعراء

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۔

الشعراء : ۴

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ آيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۔

الشعراء : ۴

ترجمہ : اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں ۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے اسناد کے ساتھ جو ان کی کتاب میں مذکور ہیں بیان کیا ہے کہ جناب علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے معصوم ائمہ میں سے وہ چوتھا امام ہے ۔

(یاد رہے کہ جناب حضرت علی امام علی رضا کے بعد چار امام ہیں ۔ محمد تقی ، علی نقی ، الحسن العسکری و الحجۃ القائم المہدی صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم چوتھے امام حضرت مہدی علیہ السلام ہیں جن کی طرف امام علی رضا علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے)

وہ بیٹے ہیں تمام کنیزوں کی سردار کنیز کے (یعنی نرجس خاتون جو شہنشاہ روم کی صاحبزادی ہیں اور ایک جنگ میں جب اس کے والد مغلوب ہو گئے تو آپ اسیر ہو کر کنیزوں میں شامل ہو گئیں پھر امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کے لیے خرید کیا اللہ تعالیٰ ان کے ان ذریعہ زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کر دے گا اس کے بعد امام علی رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام مہدی وہ حجت خدا ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوں گے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا جسے تمام اہل زمین سنیں گے ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے بیت اللہ کے پاس ظہور فرمایا ہے پس ان کی پیروی کرو کیونکہ حق اس میں اور اس کے ساتھ ہے ۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر آپ نے اللہ کا مذکورہ فرمان پڑھا۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ آيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۔

الشعراء : ۴

لہ۔ ینابیع المودۃ : ۴۴۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۹

سورۃ النمل

اور اس میں دو آیات ہیں

۱۔ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ إِلَى أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ۔

آیت : ۸۲

۲ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا۔

آیت : ۸۳

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔ النمل: ۸۲

ترجمہ: جب ان لوگوں پر قیامت کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے یہ باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔

علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے متعلق یہ کہا ہے اور ابن جریر طبری نے حذیفہ بن الیمان سے حدیث ذکر کی ہے۔ حذیفہ کہتے ہیں:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے؛ (الدّابّہ" چلنے والا) کا ذکر کیا تو حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ دابّہ کہاں سے نکلے گا۔

تو حضور صلعم نے فرمایا اس مسجد سے نکلے گا جو عزت و احترام میں اللہ کے نزدیک سب سے بڑی مسجد ہے یعنی المسجد الحرام (خانہ کعبہ کے اردگرد)

اس اثنا میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہوں گے اور ان کے ساتھ مسلمان ہوں گے کہ ناگاہ ان کے نیچے سے زمین کانپنے لگی جس طرح کہ چراغ کی لو کانپتی ہے اور صفا پہاڑی کا وہ حصّہ جو مقام سعی (دوڑنے کی جگہ) سے ملا ہوا ہے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک چلنے والا جانور نکلے گا سب سے پہلے اس کا سر برآمد ہوگا جو چمک دار ہوگا اس پر ریشم اور لمبے بال ہوں گے۔

وہ اتنا تیز ہوگا کہ کوئی طلب کرنے والے دوڑ کر اس کو پا نہ سکیں گے اور کوئی بھاگنے والا اس سے بچ کر نہ جا سکے گا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پھر عام لوگ جمع ہوجائیں گے مومن اور کافر۔

مگر مومن تو اس کا چہرہ یوں دکھائی دے گا جیسا کہ چمکتا ہوا تارہ ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا جائے گا یہ مومن ہے" لیکن کافر تو اس کی پیشانی پر آنکھوں کے درمیان ایک سیاہ نکتہ کندہ کیا جائے گا اور لکھا جائے گا۔ یہ کافر ہے [1]

نیز انہوں نے (علامہ جلال الدین سیوطی) نے مزید لکھا ہے کہ ابو نعیم نے وہب بن منبہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ علامات قیامت میں سے پہلی علامت ہے۔

دوسری دجال کا خروج، تیسری یاجوج و ماجوج، چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پانچویں دخان آگ کا دھواں۔ چھٹی دابۃ الارض۔

المؤلف:

میں کہتا ہوں کہ یہ ساری علامات حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی ہیں جس طرح کہ متعدد روایات میں آچکا ہے پس یہ آیت حضرت کے ظہور کے مقدمات کی طرف اشارہ ہے ان میں سے دابہ۔

ہاں بعض روایات میں جو "دابۃ الارض" سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مراد لیا گیا ہے تو اس کی ایک تفسیر ظاہر اور دوسری باطن ہے یا دونوں ہی باطن سے تعلق رکھتی ہیں اور ان دونوں تفسیروں میں کوئی منافات نہیں یعنی ایک تفسیر دوسرے کی نفی نہیں کرتی۔ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔

---

[1] الدر المنثور جلد ۵ / ص ۱۱۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

علامہ مذکور نے یہ روایت بھی درج کی ہے کہ سعید بن منصور عبد بن حمید، ابن المنذر اور البیہقی نے بعث میں ابن عمر سے روایت کی ہے جس میں دابہ کے متعلق حدیث کا ذکر ہے۔

کہ دابۃ الارض کہے گا۔

اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا	کہ لوگ ہماری آیات کا یقین
لَا یُوْقِنُوْنَ۔	نہیں رکھتے تھے۔

۲۔ وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا۔

النمل : ۸۳

ترجمہ: اور جس دن کہ ہر امت سے ایک گروہ کو قبروں سے اٹھائیں گے۔

جلال الدین السیوطی شافعی عالم نے اپنی تفسیر درِ منثور اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ عبد بن حمید۔ ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا۔ میں فوجاً سے گروہ مراد لیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ روایات جن سے فیض حاصل کیا جاتا ہے بتاتی ہیں کہ وہ دن کہ جس دن ہر امت سے ایک گروہ قبروں سے اٹھا کر زندہ کیا جائے گا وہ مہدی آل محمد علیہم السلام کے ظہور کا دن ہوگا کیونکہ اس دن ظالمین کا ایک گروہ قبروں سے اٹھائے گا جن سے کہ قیامت کے دن انتقام لیا جائے گا اور ایک گروہ مومنین کا

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قبروں سے مبعوث ہوگا جن کو ثواب آخرت سے پہلے دنیا کا ثواب دیا جائے گا وہ مومن اٹھیں گے جن کا یہ ایمان آزمایا ہوا اور خالص ہوگا اور وہ کافر اٹھائے جائیں گے جن کا کفر پرکھا گیا ہوگا اور خالص و پکا کفر ہوگا اور یہ دن قیامت کا دن نہ ہوگا کیونکہ قیامت کے تو تمام مردے قبروں سے زندہ کیے جائیں گے نہ کہ بعض جیسا کہ اللہ فرماتا ہے ہم اُن تمام کو قبروں سے اٹھائیں گے اور ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

۲۔ اور اس جگہ بعض کے زندہ کرنے کا ذکر ہے اور آج تک کسی امت کے کسی گروہ کو زندہ نہیں کیا اور بعض زندگی نہیں ہوگی مگر "رجعت" کے اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کے وقت پس یہ اشارہ ضروری انہی کی طرف ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ القصص

اور اس میں دو آیات ہیں

۱- وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۔ آیت : ۵

۲- وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۔
آیت : ٦

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ۔

القصص : ۵

ترجمہ: اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور سمجھا گیا ہے اور ہم ان کو امام بنائیں گے اور ان کے وارث قرار دیں گے۔

تفسیر البرہان میں حنفی عالم (الشیبانی) سے ان کی کتاب (کشف البیان) میں مذکورہ روایت نقل کی گئی ہے جو انہوں نے حضرت ابی جعفر محمد باقر اور ابو عبداللہ امام جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا:

تحقیق کہ یہ آیت جناب صاحب الامر قائم مہدیؑ کے ساتھ مخصوص ہے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور جبار دل (زبردستوں) فرعونوں اور سرکشوں جکبر دل کو ہلاک کر ڈالیں گے زمین کے شرقاً غرباً مالک ہو جائیں گے اور اس کو انصاف و عدل سے بھر دیں گے جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی [۱]

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابو محمد امام حسن العسکریؑ نے حضرت امام مہدیؑ سے ولادت کے ساتویں دن فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! کلام کرا انہوں نے دو شہادتیں شہادت توحید اور شہادت رسالت پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

[۱] البرہان فی تفسیر القرآن جلد ۳ / ص ۲۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ ۔
۲۔ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۔

القصص : ۶

ترجمہ : اور ان کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں اور فرعون وہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہی کمزوروں کے ہاتھوں) وہ چیزیں دکھادیں جن سے یہ لوگ ڈرتے تھے ۔

صاحب تفسیر البرہان نے حنفی عالم الشیبانی سے روایت نقل کی ہے جو الشیبانی نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہما سے روایت درج کی ہے کہ فرعون اور ہامان قریش کے جباروں میں سے دو شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حضرت القائم مہدیؑ آل محمد جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے ان کے ظہور کے وقت زندہ کرے گا اور جو کچھ ان دونوں نے ظالمانہ کاروائیاں کی تھیں ان سے بدلے گا[2]

میں کہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کا وقوع و ثبوت حضرت قائم المہدی آل محمد کے دور میں ہوگا اور یہ اس زمانے کی علامات اور اس دور کی نشانیوں میں سے ہے ۔

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۴۵۰
[2] البرہان فی تفسیر القرآن جلد ۲ ص ۲۲۰

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۱

سُورة الرُّوم

اور اس میں تین آیات ہیں

۱/۲۔ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن
يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔
آیت ۴ تا ۵

۳۔ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ۔
آیت : ۶

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۱ وَ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ
وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ۔

الروم : ۳-۵

ترجمہ : اس دن مومنین اللہ کی مدد کے ساتھ خوش ہوں گے اللہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ ابی بصیر کے ذریعے حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول : وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کے متعلق بیان کیا ہے۔

کہ حضرت مہدیؑ القائم کے قیام کے وقت مومنین خوش ہوں گے[۱]

میں المؤلف کہتا ہوں یہ مطلب اس آیت کریمہ کی تاویل اور باطن ہے۔ (پوشیدہ اندرونی) جسے رَاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ (جو علم میں پکے اور ماہر ہیں) کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ اہل بیت علیہم السلام ہیں جب کہ قرآن انہی کے گھروں میں نازل ہوا۔ مزید براں یقیناً خدا کی پوری اور مکمل امداد ہر لحاظ سے اور ہر جگہ مومنین کے لیے صرف اسی زمانے (ظہور امام مہدیؑ) اور اسی دور میں ہوگی۔

پس حضرت امام القائمؑ اس آیت کریمہ کے مکمل اور پوری طرح صحیح مصداق ہیں۔

---

[۱] ینابیع المودۃ : ص ۵۱۰

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔ وَعْدَ اللّٰهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

الروم : ۶

ترجمہ: اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

الشافعی علامہ المقدسی الدمشقی نے اپنی کتاب عِقْدُ الدُّرَر میں اسناد کے ساتھ حضرت حذیفہ بن الیمان کے حوالہ سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت درج کی ہے۔ حضور پاک فرماتے ہیں۔

افسوس ہے کہ اس امت کے جبّار اور ظالم بادشاہ کس طرح قتل کریں گے اور ڈرائیں گے تنگ کریں گے ان لوگوں کو جو اللہ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور چھوڑ دیں گے ان لوگوں کو جو ان ظالموں کی اطاعت کا اظہار کریں گے۔ پس پرہیزگار مومن ان کے ساتھ زبانی تو نرم رویّہ رکھے گا مگر دل سے ان سے سخت نفرت کرے گا۔ جب اللہ چاہے گا کہ اسلام کی رفتہ شوکت و غلبہ کو لوٹائے تو وہ ہر سرکش ظالم اور دشمن کو ہلاک کر دے گا اور اللہ ہر اس بات پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے گا کہ فتنہ و فساد کے بعد امت کی اصلاح کرے۔

اس کے بعد فرمایا اے حذیفہ؛ اگر دنیا میں سے صرف ایک ہی دن رہ گیا تو خدا اس کو اتنا دراز کرے گا کہ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک آدمی ظاہر کرے گا اس کے ہاتھوں لڑائیاں واقع ہوں گی اور وہ اسلام کو غالب کریگا۔ پھر فرمایا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور جلدی حساب لینے والا ہے۔[۱]

[۱] - عقد الدرر باب چہارم فصل اول۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ حقائق القرآن اور اس کے مطالب و مقاصد کے عالم ہیں۔

میں نے اس آیت کریمہ کو اپنے نواسے الامام المہدی علیہ السلام پر منطبق فرمادیا ہے اور تاویلاً ان کو اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے۔

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۲

سورۃ السجدۃ

اور اس میں دو آیات ہیں۔

۱۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔ آیت : ۲۱

۲۔ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ۔ آیت : ۲۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۔

السجدہ : ۲۱

ترجمہ: اور ہم ضرور ان کو بڑے عذاب سے پہلے معمولی عذاب کا مکمل مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں ۔

علامہ السید ہاشم البحرانی نے اپنی تفسیر البرہان میں محمد بن الحسن فرقد الشیانی الحنفی سے روایت بیان کی ہے انہوں نے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ "العذاب الادنیٰ" سے مراد ہے قحط، خشک سالی اور "العذاب الاکبر" سے مقصود ہے امام مہدی علیہ السلام کا آخر زمانہ میں تلوار لے کر نکلنا اور کفار و ظالمین کو تہ تیغ کرنا میں کہتا ہوں کہ یہ مطلب و مراد قرآن کی اس آیت کی تاویل اور اس کا باطن ہے جس کی صراحت قرآن و حدیث نے کی ہے اور اس کا علم صرف الراسخون فی العلم میں محدود و منحصر ہے ۔

۲۔ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۔

السجدہ : ۲۹

ترجمہ: آپ کہدیں اے پیغمبر! کہ فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی ۔

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ ابن دُراج (امام جعفر صادقؑ کے صحابی) سے روایت کی ہے امام جعفر الصادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "لیوم الفتح" فتح کے دن سے مراد ہے وہ دن جس دن دنیا کو قائم آل محمد فتح

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کریں گے اور جو شخص اس روز سے پہلے مومن نہ تھا عین اسی دن اس کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا لیکن جو شخص اس سے پہلے ان کی امامت کا یقین رکھتا تھا اور ان کے خروج کا منتظر تھا پس اس شخص کو اس کا ایمان نفع بخشے گا اور اللہ عزوجل اس مومن کی قدر اور شان بڑھائے گا اور یہ اجر ہے موالیان اہل بیت علیہم السلام کا۔

میں کہتا ہوں کہ تمام کرہ زمین میں فتح اکبر اور فتح کامل صرف اسی دن ہوگی وہ فتح جو ان سے پہلی ہوئی یا جو ان کے وقت ہوگی وہ تمام فتح کے کلمہ کے اکمل مصداق ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ الاحزاب

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ؁

احزاب : ۳۳

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ؕ

الاحزاب : ۳۳

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اہل بیت اتم سے ہر قسم کی پلیدی کو دور رکھے اور یوں پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔

شافعی مسلک کے علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب (المعروف الوردی) میں سند مذکور کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

عنقریب میرے بعد خلفاء (جمع خلیفہ جانشین) ہوں گے اور ان کے بعد امراء (جمع امیر حاکم) ہوں گے۔ (امراء کے بعد ملوک (جمع ملک بادشاہ) ظالم و جابر بادشاہ ہوں گے پھر میرے اہل بیتؑ سے امام مہدیؑ نکلیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ [1]

میں کہتا ہوں کہ تمام درج ذیل مصنفین نے مکتوب ذیل کتب میں یہ حدیث درج کی ہے۔

(۱) عقد الدُّرر (موتیوں کا ہار) فی اخبار المہدی المنتظر [2]

۲۔ علامہ علی متقی الہندی (فی کنز العمال) [3]

---

[1] المعروف الوردی جلد ۲ صـ ۶۴ - [2] عقد الدُّرر الحدیث نمبر ۱۲ الباب الاول

[3] کنز العمال جلد ۷ صـ ۱۸۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔ الشافعی الکنجی اپنی کتاب (البیان فی اخبار صاحب الزمان)[۱]

۴۔ ابن الصباغ المالکی درکتاب (الفصول المہمۃ)[۲]

۵۔ عبید اللہ الحنفی الہندی (امرتسری) کتاب ارجح المطالب[۳]

مشہور محدث ابن ماجہ نے اپنی کتاب (سنن ابن ماجہ میں سند مذکور کے ساتھ محمد بن الحنفیہ سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول کریم نے فرمایا کہ المہدئی "ہم اہل بیتؑ میں سے ہوگا"[۴]

نیز گردہ حنابلہ کے امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں باقاعدہ سند کے ساتھ اسی مضمون کی حدیث درج کی ہے[۵]

قریب قریب یہی الفاظ ہیں مطلب واحد ہے۔ نیز ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں[۶] اور المناوی نے کنوز الحقائق میں[۷] السیوطی نے (الجامع الصغیر[۸] اور

---

[۱] البیان باب ۱۲

[۲] الفصول المہمۃ فصل ۱۲

[۳]۔ ارجح المطالب ص ۳۸۰

[۴]۔ سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۶۹

[۵] مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۸۴

[۶] مقدمہ ابن خلدون ص ۲۶۶

[۷] حاشیہ الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۲۲

[۸] حاشیہ الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۶۰

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

العرف الوردی میں [1] اس کے علاوہ اور بہت سے مفسرین و محدثین نے اس مضمون کی روایات نقل کی ہیں۔

علی متقی (الہندی) نے اپنی کتاب (البرہان) میں حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا سے صرف ایک دن ہی باقی رہ گیا تو اس دن کو بھی خدا بہت لمبا کرے گا۔ یہاں تک کہ میرے گھر میں سے ایک مرد ظاہر ہوگا جو زمین کا مالک و وارث ہوگا۔ الحدیث [2]

قریباً اسی قسم کے الفاظ ابو داؤد نے اپنی کتاب (صحیح ابو داؤد) [3] میں اور ابن العربی نے صحیح الترمذی کی شرح میں درج کیے ہیں [4]

---

[1] العرف الوردی جلد ۲ صہ ۸۴

[2] البرہان فی علامات مھدی آخرالزمان باب دوم

[3] صحیح یا سُنن ابو داؤد جلد ۲ صہ ۱۳۱

[4] شرح صحیح ترمذی (ابن العربی جلد ۹ صہ ۷۴

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ سبا

اور اس میں پانچ آیات ہیں

۱۔ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً۔

آیت : ۱۸

۲۔۵ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ اِلٰی قَولِہٖ تعالیٰ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ۔

آیت : ۵۱ تا ۵۴

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۰ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا
لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۔

سبا : ۱۸

ترجمہ: اور ہم نے ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے ان میں برکت عطا کی تھی کچھ ظاہری (سرِ راہ) بستیاں آباد کیں جو باہم ظاہر تھیں اور ہم نے ان میں آمد و رفت کی راہ مقرر کی تھی تو ان میں راتوں کو یا دنوں کو جب جی چاہے امن سے چلو پھرو۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے اسناد مذکورہ کے ساتھ محمد بن صالح الہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے قول مذکور وجعلنا بینھم ۔ تا آخر آیت کی تفسیر کے بارے روایت کی ہے ۔ محمد بن صالح کہتا ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمانؑ کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرے گھر والے مجھے اس حدیث کے ذریعہ جو آپ کے آباؤ اجداد سے مروی ہے اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری قوم اللہ کی مخلوق میں شریر ہے ۔ تو آپ (جناب صاحب الزمان عجل اللہ فرجہٗ) نے جواب میں لکھا تم پر افسوس ہے کیا تم اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے :

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ	پس ہم سنجادہ بستیاں ہیں جن میں
الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا	اللہ کی برکت ہے اور تم وہ
فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً ۔	بستیاں ہو جو ظاہر اور نمایاں ہیں۔[1]

[1] ینابیع المودۃ ص۴۱۱

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی قرآن کی تاویل ہے جسے اہل بیت ہی جانتے ہیں اور اس آیت میں کلمہ " قُرًى ظَاهِرَةً " سے مقصود مخلصین شیعہ ہیں۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ۔ سبا : ۵۱ تا ۵۴

ترجمہ، اے رسولؐ کاش تم دیکھتے جب یہ کفار میدان حشر میں گھبرائے ہوئے پھریں گے تو چھٹکارا نہ ہوگا۔ اور قریب ہی جگہ سے پکڑے جائیں گے تو اس وقت کہیں گے ہم ایمان لائے اور اتنی دور دراز جگہ سے ان کا دسترس کہاں ممکن ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے انکار کر چکے ہیں اور غیب کے اٹکل بے تکی باتوں کے تیر بڑی دور دور سے چلاتے رہے اور اب تک ان کے اور ان کی تمناؤں کے درمیان اس طرح پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کیا گیا اس میں شک نہیں۔ کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہیں۔

شافعی فقیہ علامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی تفسیر میں ان آیات مذکورہ کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ ابن ابی عبید اور طبرانی نے حضرت ام سلمہؓ سے

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت درج کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کے ایک مرد (حضرت امام مہدیؑ علامات مذکور کی وجہ سے) کی بیعت کی جائے گی کعبہ میں رکن اور مقام کے درمیان بیعت کرنے والوں کی تعداد اور مجاہدین بدر کی تعداد کے برابر ہوگی پس ان کے پاس عراق کا گروہ لشکر شام کے ابدال آئیں گے جس وقت وہ چٹیل میدان میں پہنچیں گے تو زمین کے اندر دھنس جائیں گے۔[1]

نیز مذکور شافعی عالم نے مزید روایت کی ہے کہ ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ سے مذکورہ بالا آیات کی تفسیر کے ضمن میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

کہ وہ سفیانی کا لشکر ہوگا۔ کسی نے کہا کہ وہ کہاں سے پکڑے جائیں گے تو حضرت ابن عباس نے کہا اپنے قدموں کے نیچے سے یعنی زمین میں دھنس جائیں گے۔

حافظ سلیمان القندوزی نے الحارس (ایک صحابی علیؑ) کے حوالے سے حضرت علیؑ فرماتے ہیں ہمارے القائم المہدیؑ کے قیام سے کچھ پہلے سفیانی خروج کرے گا اور وہ ایک عورت کے حمل کی مدت یعنی نو ماہ تک اقتدار میں رہے گا اس کا لشکر مدینہ طیبہ آئے گا اور جب وہ میدان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اسے زمین میں دھنسا دے گا۔[2]

---

[1] الدر المنثور جلد ۵/ صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱۔

[2] ینابیع المودۃ ص ۵۱۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۵

سورہ ص

اور اس میں چار آیات ہیں

۱۔۳ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ، قَالَ فَاِنَّكَ
مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ، اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۔

آیت: ۷۹ ۔ ۸۱

۴۔ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعۡدَ حِیۡنٍ ۔

آیت : ۸۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

١-٣ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۔

سورۃ ص آیت :۷۹ تا ۸۱

ترجمہ: ابلیس نے کہا اے پروردگار! مجھے مہلت دے (زندہ رکھ) اس دن تک جس دن مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے اللہ نے فرمایا بے شک تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی مگر ایک مقرر دن تک۔

شافعی عالم الحموینی نے سند مذکور (جو اس کتاب میں سند مذکور ہے) کے ساتھ الحسن بن خالد سے اس نے جناب علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت بیان کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث میں بیان فرمایا کہ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ سے مراد جس دن کہ ہمارے قائم المہدیؑ خروج کریں گے۔

ان سے دریافت کیا گیا کہ اے فرزند رسول (ص) وہ کون ہیں (القائم) جو آپ اہل بیت (علیہم السلام) سے ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے جو چار امام ہوں گے یہ ان کے چوتھے امام ہیں جو سَیِّدةُ الاِمَاء (تمام کنیزوں کی سردار) کے فرزند ہوں گے (یاد رہے کہ حضرت امام مہدی القائم المنتظر عجل اللہ فرجہ کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون ویسے تو شاہ روم کی صاحبزادی ہیں مگر ایک جنگ میں شاہ روم مغلوب ہو گئے ان کی اولاد قید ہو گئی اور یہ شہزادی قیدی بنا کر کنیزوں میں شامل کی جائے گی اس کنیزی کی حالت میں امام علی نقی علیہ السلام اپنے صحابی کے ذریعہ انہیں خرید کریں گے جو حضرت امام ابو محمد الحسن العسکریؑ کی زوجیت میں

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

آئیں گی اور انہیں حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا، یہی مراد ہے سیدۃ الاماء سے۔

سیدۃ الاماء کنیزوں کی سردار کے فرزند ہوں گے اللہ ان کے ذریعہ زمین کو ہر ظلم وجور سے پاک کرے گا اور مقدس بنائے گا[۱]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ اس آیت کی نص ہونے کا مطلب ومعنی سورۃ الحجر میں گذر چکا ہے اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۴۔ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِيْنٍ۔

ص : ۸۸

ترجمہ: اور تم اس کی خبر کچھ وقت کے بعد ضرور جان لو گے۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے اسناد کے ساتھ عاصم بن حمید سے اس نے محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِيْنٍ

کی تفسیر میں روایت کی ہے امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نَبَأَهُ (اس کی خبر) سے مراد حضرت القائم المہدیؑ کی خبر ہے جو ان کے خروج کے وقت معلوم ہو گی[۲]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ آیت اور ایسی دوسری آیات کا مطلب تاویل القرآن

---

[۱] فرائد السمطین جلد ۲ / آخری حصہ۔

[۲] ینابیع المودۃ ص ۵۱۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سے ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ آیات قرآن کی تاویل سوائے راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جانتا اور راسخون فی العلم ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں اور وہی دوسروں سے قرآن کے مطالب و معانی زیادہ جانتے ہیں وہ مطالب و معانی تفسیراً ہوں یا تاویلاً، تطبیقاً ہوں یا تنظیراً کیونکہ قرآن ان کے گھروں میں نازل ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۶

سُورۃ الزُّمر

اور اس میں دو آیات ہیں

۱۔ اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ
جَنۡۢبِ اللّٰہِ۔ آیت : ۵۶

۲۔ وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا۔

آیت : ۶۹

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۔

الزمر: ۵۶

ترجمہ: کہ تم میں سے کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس! میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے پہلو (قرب حاصل کرنے) میں کی ہے اور میں تو ہنسی مذاق کرنے والوں میں سے تھا۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے روایت بیان کی ہے اس نے کہا ہے کہ علی بن سوید نے امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ سے آیت مذکورہ کی تفسیر میں روایت کی ہے امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ جَنْبِ اللّٰهِ (اللہ کا پہلو) سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد سے اوصیاء بلند شان کے مالک ہیں اور یہ سلسلہ ان کے آخری وصی حضرت قائم مہدیؑ تک جا پہنچتا ہے [۱]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ اللہ سبحانہ جسم نہیں رکھتا کہ اس کے ہاتھ پاؤں چہرہ آنکھیں یا پہلو وغیرہ ہوں تو قرآن مجید میں جو اعضاء جسمانی کے لیے الفاظ وارد ہوئے ہیں ان سے مراد ان اعضاء کی اغراض و غایات ہے جس طرح کہ فلسفہ میں بیان ہوا ہے مثلاً چونکہ ہاتھ کی غرض و غایات قوۃ کا اظہار ہے۔ چہرہ سے انسان پہچانا جاتا ہے یا اس کی وجاہت حسن و قبح معلوم ہوتا ہے تو یہ ان اعضاء کی اغراض ہیں تو ید اللہ سے مراد اللہ کی قوت و طاقت و قبضہ قدرت ہے۔ چہرہ سے مراد ہے اس کی وجاہت اور معرفت کا ذریعہ ہے اسی طرح جنب سے

[۱] ینابیع المودۃ ص: ۴۵۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مقصود اس کا تقرب و قرب معنوی ہے اس کا محبوب و پیارا ہونا یعنی خدا کا زیادہ قریب ہونا" قرب مکانی مراد نہیں قرب معنوی اور روحانی مقصود ہے۔

۲- وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔

الزمر: ۶۹

ترجمہ اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

الحافظ سلیمان نے اپنی کتاب (ینابیع) میں سند مذکور کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی القائمؑ کے متعلق، ایک حدیث میں ذکر فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ ان کے بعد ان کی اولاد سے چوتھے امام ہیں پس جب خروج کریں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی[۱] (الحدیث)

میں کہتا ہوں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا اس مقام پر اس آیت قرآنی کی نص کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آیت بطور تاویل حضرت امام المهدی المنتظر علیہ السلام کی شان میں ہے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ۴۴۸۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۷

سورۃ الغافر

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ غافر : ۷

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ
آمَنُوْا۔ غافر: ۷

وہ فرشتے جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو عرش کے اس پاس ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی نے بیان کیا ہے کہ صاحب المناقب نے اس سند کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔ جو د جوع ر مذکور ہے۔ حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: کہ اے علیؑ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء و مرسلین کو تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام نبیوں و رسولوں سے افضل قرار دیا ہے۔ اے علیؑ! میرے بعد یہ فضیلت تیرے اور تیرے بعد تیری اولاد سے جو امام ہوں گے ان کے لیے ہے کیونکہ فرشتے تو ہمارے اور ہمارے محبّوں کے خادم ہیں۔

یا علیؑ! وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اس کے پاس ہیں وہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں جو ہماری ولایت پر ایمان لائے ہیں [۱] (الحدیث)

[۱] ینابیع المودۃ ص ۴۸۵

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ نبی پاک اور ائمہ اطہار علیہم السلام پر وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں جو قرآن حکیم کی مذکورہ آیت کے مقصود ہیں (یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) اور آیات سابقہ میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آخری امام ہیں تو یہ آیت ان کو اور ان کے ساتھیوں دوستوں کو بھی شامل ہے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ فصلت

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ سَنُرِیهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۔

آیت : ۵۳

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

فُصِّلَت : ۵۳

ترجمہ: عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے جو ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں اور خود ان کے نفسوں میں موجود ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں ظاہر ہو جائے گا کہ وہ یقیناً حق ہے۔

حافظ سلیمان القندوزی نے اسناد کے ساتھ ابی بصیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس آیت کے بارے جو مذکور ہوئی ہے۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ آخر تک

تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ کائنات میں اللہ کی قدرت دیکھیں گے اور اپنے نفسوں میں بھی عجیب و غریب نشانیاں ملاحظہ کریں گے یہاں تک کہ ان کے سامنے القائم المہدیؑ کا خروج ظاہر ہو جائے گا جو اللہ کی طرف سے حق ہیں مخلوق ان کو دیکھے گی کہ ان کے بغیر چارہ نہیں۔[1]

---

[1] ینابیع المودۃ صہ ۵۱۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۹

سورۃ الشوریٰ

اور اس میں چار آیات ہیں

۱۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ
آیت : ۱

۲۔ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۔
آیت : ۱۷

۳۔ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۔
آیت : ۱۸

۴۔ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۔
آیت : ۲۳

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ حٓمٓ عٓسٓقٓ

الشوریٰ آیت : ۱

اَلحجۃ جمال الدین المقدسی السلمی (الشافعی) نے اپنی کتاب عِقدالدُرر میں سند مذکور کے ساتھ ابی اسحاق الثعلبی سے جو اس نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس قول "حٓمٓ عٓسٓقٓ" کے بارے تحریر کیا ہے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس اس بارے میں بیان فرماتے ہیں ۔

"ح" سے مراد حرب یعنی لڑائی ہے جو قریش میں بالآخر قریش کو ان پر غلبہ حاصل ہوگا ۔

"م" سے مراد بنی امیہ کی ملک یعنی حکومت

"ع" سے مراد بنی عباس کا علوُ یعنی بلندی مقصود ہے ۔

"س" سے سنی المہدی " حضرت امام مہدیؑ کی روشنی و شان کی بلندی ۔

"ق" سے نزولِ عیسیٰ اور اس کی قوت مُراد ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ گویا یہ حروف مقطعات" جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والے حادثات واقعات اور انقلابات اور ان کے انجام کی طرف رموز و اشارات ہیں کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہو گا بسبب امام مہدیؑ کی بلندیٔ شان اور حضرت عیسیٰ کی قوت سے جب کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول فرمائیں گے (علیہما السلام) اور جاننا چاہیئے کہ یہ آیت اس طرح پڑھی جاتی ہے، حا میم، عین، سین، قاف (الگ الگ حرفوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وحی الٰہی کی پیروی میں

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۔ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۔

الشوریٰ : ۱۷

ترجمہ: اور تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔

حافظ سلیمان القندوزی نے المفضل بن عمر کے حوالہ سے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے وہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں (اور تجھے کیا معلوم) شاید کہ قیامت قریب کہ السّاعۃ سے مراد حضرت قائم المہدیؑ کا قیام ہے۔

میں کہتا ہوں کہ قریب کا معنی یہ ہے کہ وہ ضرور آئے گا (ایک تو قریب اسے کہتے ہیں جو نزدیک ہو خواہ قرب زمانی ہو یا قرب مکانی اور اصطلاح قرآن میں اس کو بھی قریب کہتے ہیں جس کا آنا یقینی ہو۔ ہر وہ شے جس کا آنا ضروری اور یقینی ہے وہ قریب کہلاتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے پوچھا مَا الْقَرِيبُ قریب کیا ہے؟ وَمَا الْأَقْرَبُ اور زیادہ قریب کیا ہے؟ معصوم نے فرمایا ہر آنے والی شے قریب ہے۔ موت اقرب ہے (زیادہ قریب و یقینی) اس اعتبار سے کہ کبھی موت انسان اور اس چیز کے درمیان حائل ہو جاتی ہے جو عنقریب انسان کے پاس آنے والی ہے جس کی انسان کو امید ہوتی ہے کہ وہ ابھی آئے گی لیکن موت اس سے پہلے پہنچ جاتی ہے۔[1]

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۱۲

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۔ اَلَا اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ۔

الشوریٰ : ۱۸

ترجمہ: آگاہ رہو! تحقیق کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ بڑے پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی نے مذکورہ آیت کی تفسیر کے بارے میں المفضل بن عمر سے ایک روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ الساعة سے مراد القائم المہدیؑ کا قیام ہے۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ کب پیدا ہوئے؟ انہیں کسی نے دیکھا؟ اور اب وہ کہاں ہیں؟ کب ظاہر ہوں گے یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کی قضا و قدرت میں شک ظاہر کرتی ہیں۔ اور ان میں شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا و آخرت میں اپنے نفسوں کو نقصان میں رکھا ہے[1]

میں کہتا ہوں کہ کلام امام علیہ السلام میں اس آخری آیت کے ورود سے ہم نے اس آیت کا ذکر سورہ ہود میں بھی کیا ہے۔

۴۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔

الشوریٰ : ۲۳

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا

[1] ینابیع المودۃ صد ۵۱۴

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مگر اپنی قربیٰ کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔

حنفی عالم الحاکم الحسکانی نے سند مذکور کے ساتھ حضرت ابن عباس سے مروی ایک روایت نقل کی ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مذکورہ۔

قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا۔ الی اٰخرھا

نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کی مودت کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

آپ نے فرمایا علی، فاطمہ، اور ان کی اولاد علی و فاطمہ، اور ان کی اولاد علیہم السلام یہ جملے آپ نے تین مرتبہ دہرائے ہیں[1]

میں المؤلف کہتا ہوں کہ حضرت امام المہدی علیہم السلام علی و فاطمہ کی اولاد میں سے ہیں۔ پس یہ آیت ان کو بھی شامل ہے اور وہ یعنی امام المہدی علیہ السلام ان میں شامل ہیں جن کی فضیلت و شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے[2]

---

[1] شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۱۴۱

[2] احادیث شریفہ اس بارے میں بکثرت وارد ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام علی و فاطمہ علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۰

سورۃ الزخرف

اور اس میں دو آیات ہیں

۱۔ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ آیت: ۶۱

۲۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ
هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ آیت: ۶۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ۔

الزخرف : ۶۱

ترجمہ: اور وہ تو یقیناً قیامت کی روشن دلیل ہے پس تم لوگ ہرگز اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

شافعی امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر میں روایت درج کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ الزیابی وسعید بن منصور ومسدد، عبد بن حمید وابن ابی حاتم اور طبرانی نے متعدد طریقوں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالٰے کے اس قول مذکور کے بارے میں روایت کی ہے کہ "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ وہ تو یقیناً قیامت کی روشن دلیل ہے سے مراد حضرت عیسٰی کا خروج ہے قیامت سے پہلے [۱]

عبد بن حمید، وابن جریر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول مراد ہے [۲]

الحافظ السید سلیمان القندوزی الحنفی نے کتاب "اسعاف الراغبین" سے جو حنفی عالم محمد الصبان مصری کی تصنیف ہے نقل کیا ہے کہ مقاتل بن سلیمان اور مفسرین میں سے اس کے ہم خیال حضرات نے اللہ تعالٰی کے اس قول کے بارے میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت امام مہدیؑ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے [۳]

---

[۱] تفسیر الدر المنثور جلد ۶۔ صفحہ ۲۱۔

[۲] ینابیع المودۃ ص ۷۰م

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ متواتر روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم سلام اللہ علیہما حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت نزول فرمائیں گے اور بلا شک وشبہ حضرت امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا اس وقت تم کیسے ہو گے تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا یعنی امام مہدیؑ جو امامت نماز کریں گے (۱)

۲- هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

الزخرف: ۶۶

ترجمہ: کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ اچانک ہی ان پر آجائے اور ان کو خبر تک ہی نہ ہو۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے اللہ تعالیٰ کے مذکور فرمان کے بارے میں زرارہ بن اعین سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ: الساعۃ سے مراد "ساعۃ القائم" حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت مراد ہے اور یہ گھڑی لوگوں پر اچانک آجائے گی (۲)

---

(۱) صحیح البخاری جلد ۲ صہ ۱۵۸

(۲) ینابیع المودۃ ص ۵۱۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

میں کہتا ہوں کہ الساعۃ کی تفسیر قیامت سے کی جائے اور تاویل القائم المہدیؑ سے تو یہ دونوں معنی ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے کیونکہ قرآن کی، تفسیر بھی ہے اور تاویل بھی اور تاویل قرآن کے عالم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ الدخان

اور اس میں چار آیات ہیں

۱-۴ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝ یَّغْشَی
النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰی لَھُمُ الذِّکْرٰی وَ قَدْ جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ
مُّبِیْنٌ۔ الدخان: ۱۰-۱۳

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱-۴۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى
النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ الدخان : ۱۰ تا ۱۳

ترجمہ: تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (پھر یہ لوگ گھبرا کے کہیں گے) کہ پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم بھی ایمان لاتے ہیں (اس وقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی جب ان کے پاس پیغمبر آچکے ہیں جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے۔

شافعی علامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ابونعیم نے وہب بن منبہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں علامات ظہور مہدیؑ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور پانچویں علامت الدخان ہے۔[۱]

انہوں (السیوطی) نے یہ روایت بھی تحریر کی ہے کہ ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے (قریب قیامت) یہ نشانیاں ہیں الدجال، الدابۃ یاجوج و ماجوج، الدخان اور سورج کا جانب مغرب سے طلوع ہونا۔[۲]

میں کہتا ہوں کہ اس مطلب کی روایات بکثرت ہیں اپنی عادت کے مطابق

۱۔ الدر المنثور جلد ۵ ص ۱۱۶

۲۔ " " " ۵ ص ۱۱۶

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہم اس مقدار کے ذکر کرتے پر اکتفاء کرتے ہیں بطور اشارہ نہ بصورت استیعاب (یعنی ساری کی ساری بیان کردیں)۔

اور اس میں کوئی تضاد یا ایک دوسرے کی نفی نہیں ہے کہ دخان قیامت میں آئے اور حضرت امام المہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت بھی آئے۔

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۲

سورۃ الجاثیہ

اور اس میں صرف ایک آیت ہے

۱۔ قُلْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ
اللّٰهِ۔ ... آیت : ۱۴

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ قُلْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ۔

الجاثیہ : ۱۴

ترجمہ : اے رسول! مومنوں سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ان سے درگزر کرو تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے اسناد مذکورہ کے ساتھ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں وہ ایام جن کی امید ہے تین دن ہیں حضرت امام المہدیؑ کے قیام کا دن یوم الکرۃ یوم القیامۃ [1]

---

[1] ینابیع المودۃ (ص ۵۱۲)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۳

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ
جَآءَ اَشْرَاطُهَا۔

آیت : ۱۸

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ۔

محمد (۱۸)

ترجمہ: تو کیا لوگ بس قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اس کی نشانیاں تو آہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان کے سر پر آ پہنچے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کیا فائدہ دے گی۔

علامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی تفسیر میں مذکورہ آیت کے تحت ایک حدیث ترمذی و نعیم بن حماد کے حوالہ سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں آخر زمانہ میں اس کے بادشاہ کی طرف سے ایک سخت بلا نازل ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ان پر تنگ ہو جائے گی پس اللہ سبحانہ میری عزت (اولاد) میں سے ایک مرد کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی آسمان و زمین کے باشندے اسی بات سے راضی و خوش ہوں گے [۱]

ابن ماجہ اور حاکم نے ایک حدیث میں ثوبان سے اور ثوبان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے حضور پاک نے فرمایا وہ شخص میری اولاد سے خلیفۃ اللہ المہدیؑ ہوگا۔

علامہ السیوطی نے کہا ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے اپنی کتاب

[۱]

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

المستدرک میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے خطاب کر کے فرمایا ،، کیا تم نے ایک ایسے شہر کے متعلق سنا ہے کہ جس کی ایک طرف (پہلو) خشکی میں اور دوسرا پہلو تری (سمندر) میں ہے لوگوں نے کہا ہاں! یارسول اللہ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک ستر ہزار بنی اسحاق کے مجاہد اس شہر کے ساتھ (باشندوں) کے ساتھ) جنگ کریں گے جب یہ مجاہد اس شہر کے قریب نزول کریں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ تیر پھینکیں گے وہ یہ ورد اپنی زبانوں پر جاری کریں گے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اس سے اس شہر کا ایک حصّہ فتح ہو جائے گا پھر بھی پاک کلمہ پڑھیں گے تو اس کا دوسرا پہلو فتح ہو جائے گا پھر جب تیسری بار یہ مبارک کلمہ کہیں گے تو اس کے دروازے کھل جائیں گے اور اس پر قابض ہو جائیں گے۔

پس یہ غازی اس شہر میں آزادانہ داخل ہو جائیں گے علامہ السیوطی مزید لکھتے ہیں کہ:

الحاکم الحسکانی نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر قسطنطنیہ ہے (جو ترکی میں واقع ہے) اور یہ بات صحیح ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے قیام کے وقت ہوگی۔

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ تمام حضرت الحجۃ القائمؑ کے ظہور کی علامات ہیں یہ کامیابی یہ غلبہ مجاہدین کو رعب کے ساتھ حاصل ہوگا بغیر لڑائی قسطنطنیہ کی فتح اور یہ آیت کریمہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی طرف اشارے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ "الساعۃ" اس حدیث میں قیامت کے معنی نہیں کیونکہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت لڑائیاں اور فتح ختم ہو جائیں گی۔

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہاں الساعۃ سے مراد حضرت القائم المہدی علیہ السلام کا قیام ہے جن کے ظہور کے وقت شہر قسطنطنیہ فتح ہوگا جیسا کہ متعدد احادیث شریفہ میں وارد ہے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۸

سورة الفتح

اس میں دو آیات ہیں

۱۔ لَوْ تَزَیَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ کَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِیْمًا۔ آیت ۲۵

۲۔ هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔

آیت : ۲۸

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا۔
الفتح : ۲۵

ترجمہ، اگر وہ لوگ ایمان دار کفار سے الگ ہو جاتے تو جو لوگ
کافر ہیں ان میں سے ہم ان کو دردناک عذاب کی سزا دیتے۔

حافظ سلیمان القندوزی نے بیان کیا ہے کہ روایت کی گئی ہے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے بارے میں لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا آخر تک آپ نے فرمایا کہ کافرین و منافقین کی پشتوں میں اللہ تعالیٰ کی امانتیں محفوظ ہیں ان کی پشتوں سے مومن پیدا ہونے والے ہیں یعنی ان کی اولاد میں سے مومن ہوں گے اور جب تک وہ امانتیں انکی پشتوں سے برآمد نہ ہولیں یعنی مومن پیدا نہ ہولیں۔ اس وقت تک ہمارے القائم ظاہر نہیں ہوں گے جب کفار و منافقین کی پشتوں سے مومن پیدا ہوں گے اس وقت القائم ظاہر ہونگے اور کفار و منافقین کو قتل کرینگے[۱] (امام کی تلوار اس کافر پر نہیں چلتی جس سے اہل ایمان پیدا ہوں گے اور پیدا نہ ہولیں)

۲۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔
الفتح : ۲۸

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت اور سچے و برحق
دین کے ساتھ تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ : ص ۵۱۴

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شافعی مسلک کے دو علامہ الکنجی اپنی کتاب البیان میں اور الشبلنجی اپنی کتاب نورالابصار میں بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۔ کہ وہ دین کو غالب کرنے والا امام مہدیؑ ہے جو سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا [1]

میں کہتا ہوں کہ یہ نص قرآن پاک میں تین جگہ وارد ہوئی ہے اس جگہ اور سورۃ توبہ اور سورۃ صف میں اور ہم نے قرآن کی پیروی کرتے ہوئے اسے تینوں مواقع پر رقم کیا ہے اور سورۃ توبہ میں ہم نے اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث بھی ذکر کی ہے جو حافظ سلیمان القندوزی سے منقول ہے اس کے ساتھ ہم نے اس کے بعض فقرات کی شرح بھی تحریر کی ہے پس وہاں رجوع کریں۔

---

[1] البیان فی اخبار صاحب الزمان ص۳۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ ق

اور اس میں دو آیات ہیں

۲-۱ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝
يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ

آیات : ۴۱-۴۲

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۲۰۱ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝

ق آیت : ۳۱، ۴۲

ترجمہ : اور کان لگا کر سُن رکھو کہ جس دن پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے آواز دے گا جس دن کہ لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے وہی دن نکلنے کا دن ہو گا۔

حافظ سلیمان القندوزی نے الشافعی فقیہ الحموینی کی کتاب فرائد السمطین سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے ضمن میں روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول : يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ اور يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۔ سے مراد میرے بیٹے القائم المہدیؑ کے خروج کا دن ہے [۱]

میں کہتا ہوں کہ دونوں کی دونوں آیتیں القائم المہدی علیہ السلام کی شان میں وارد ہوئی ہیں پس ندا بھی اسی کے لیے اور خروج بھی اسی کے لیے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ص۴۴۶

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۶

سورۃ والذّاریات

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ۔ آیت : ۲۳

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ٥ والذاریات: ۲۳

ترجمہ: پس آسمان و زمین کے مالک کی قسم ہے کہ یہ اس طرح حق ہے جس طرح کہ تم بولتے ہو۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے کہا ہے کہ اسحاق بن عبداللہ نے حضرت زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قول مذکور فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ہمارے قائم مہدیؑ کا قیام بے شک اس طرح حق ہے سچ ہے وقوع میں آنے والا ہے کہ جس طرح تم بولتے ہو۔[1]

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۱۱

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۷

سورۃ القمر

اس میں ایک آیت ہے

۱- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

آیت : ۱

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

القمر : ۱

ترجمہ: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا دو ٹکڑے ہوگیا۔

حافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے بیان کیا ہے کہ الفضل بن عمر نے حضرت جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت امام الصادق اللہ تعالیٰ کے اس زمان اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ الساعۃ "جو قریب ہے وہ امام مہدی علیہ السلام کا قیام ہے، یعنی الساعۃ سے مراد قیام القائمؑ ہے[۱]

میں کہتا ہوں کہ ہم نے کئی بار ذکر کیا ہے کہ اس قسم کی آیات کریمہ کی تفسیر میں الساعۃ سے ایک بار قیامت اور دوسری بار ظہور امام مہدی علیہ السلام کا دن مراد لینا کوئی معارضہ نہیں یعنی ایک دوسرے کے خلاف اور مقابلہ نہیں ہے کیونکہ دونوں دن حشر کے عجیب دن ہیں (قبروں سے اٹھنے کے دن)

قیامت تو عام حشر کا دن ہے اور ظہور کا دن ہر امت سے ایک گروہ کے حشر کا دن ہے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ص ۱۴

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۸

سورۃ الرحمٰن

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِىْ
وَالْاَقْدَامُ۔ الرحمٰن: ۴۱

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com
Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ۔

الرحمٰن : ۴۱

ترجمہ: مجرم گنہگار لوگ اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے تو پیشانی اور قدموں کے ساتھ پکڑے جائیں گے۔

الحافظ سلیمان القندوزی بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب ہمارے قائم ظاہر ہوں گے تو ہمارے دشمن اپنی خاص نشانیوں سے پہچانے جائیں گے پس وہ اپنی پیشانیوں اور پیروں کے ساتھ پکڑے جائیں گے[۱] حضرت امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب ان کو تلوار کے ساتھ خوب ماریں گے اور انہیں کچل کے رکھ دیں گے۔

---

[۱] ینابیع المودۃ صـ ۴۱۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۹

سورۃ الحدید

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا۔
آیت: ۱۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا۔

الحدید : ۱۷

ترجمہ: تم جان لو یقیناً اللہ زمین کو زندہ کرے گا جب کہ وہ مرچکی ہوگی۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے سلام بن المتنیر سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سلام نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت باقرؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ زمین کو القائم المہدیؑ کے ذریعہ زندہ کرے گا پس وہ زمین میں عدل پھیلائیں گے جب کہ زمین ظلم و ستم کے ساتھ مرچکی ہوگی (گویا کہ ظلم زمین پر اس کی موت ہے اور عدل اس کی زندگی ہے[1]

---

[1] ینابیع المودۃ صـ۵۰۹

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۵۸

سورۃ المجادلۃ

اس میں ایک آیت ہے

۱۔ وَاُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ۔ آیت: ۲۲

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَاُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ آیت: ۲۲

ترجمہ: وہی لوگ تو اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے وہ مراد پانے والے ہیں۔

علامہ قندوزی الحنفی نے اپنی کتاب ینابیع میں سند مذکور کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے حضور ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں" ان کو المہدی والقائم اور الحجۃ کے القاب کے ساتھ پکارا جائے گا وہ غائب ہو جائیں گے پھر ظہور کریں گے۔

جس وقت کہ وہ ظاہر ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھر دیں گے جس طرح کہ وہ ظلم و جور کے ساتھ بھری ہوئی ہو گی۔ خوش حالی اور اچھائی ہے ان لوگوں کے لیے جو ان کے زمانہ غیبت میں صبر کریں گے اچھائی ہے ان لوگوں کے لیے جو ان کی محبت پر قائم رہیں گے، وہی لوگ ہیں جن کی خدا نے اپنی کتاب میں تعریف کی ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [1]

(الحدیث)

میں کہتا ہوں کہ حضرت امام مہدی پر ایمان اور ان کی غیبت کے زمانہ میں صبر کرنا انتظار کے ساتھ اور ان کی محبت پر قائم رہنا حزب اللہ میں شامل ہونے کی شرطیں

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۴۴۳

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں اور مراد پا لینے کی شرطوں میں سے ہے اور فلاح پانے کامیابی حاصل کرنے
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی شرطوں میں سے ہے کیونکہ مومنین ہی
کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سورۃ الصّف

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۔

الصف : ۹

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

الصف: ۹

ترجمہ: وہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کرے اس دین حق کو تمام دینوں پر۔

الحافظ سلیمان القندوزی نے سند مذکور کے ساتھ امام جعفر الصادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے آیت مذکورہ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ تا آخر آیت کی تفسیر کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم اس کی تاویل کا وقت ابھی نہیں آیا اس کی تاویل اس وقت ظاہر ہوگی جب حضرت القائم المہدیؑ ظہور کریں گے اور جب حضرت امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اس وقت جو مشرک باقی ہوں گے ان کے ظہور کو ناپسند کریں گے اور جو کافر عناد رکھنے والا باقی ہوگا تہ تیغ ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کافر کسی پتھر کی چٹان کے اندر بھی پناہ گزین ہو گا وہ چٹان پکار کے کہے گی یا مومن! میرے پیٹ میں کافر چھپا ہے پس مجھے توڑ دے اور اس کافر کو باہر نکال کر ہلاک کر دے[۱]

میں (المؤلف) کہتا ہوں کہ یہ آیت چونکہ اپنی نص کے ساتھ قرآن میں تین بار وارد ہوئی ہے ہم نے بھی اس کتاب میں قرآن حکیم کی اتباع کرتے ہوئے اسے تین مقامات پر بیان کیا ہے۔

اس کی مختصر شرح سورۃ التوبہ میں آیت ۳۳ کے تحت گزر چکی ہے وہاں رجوع فرما دیں۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ص ۵۰۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۶۴

سُورۃ التَّغابن

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا
وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ آیت : ۸

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

ا۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

التغابن : ۸

ترجمہ: پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔

علامہ القبیسی نے بیان کیا ہے کہ حافظ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ نے "کتاب الولایۃ" میں اسناد کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت درج کی ہے:

زید بن ارقم کا بیان ہے کہ جب رسول اللہؐ حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد غدیر خم میں اُترے تو اس وقت چاشت کا وقت تھا اور گرمی تیز تھی، انہوں نے خیمے لگانے کا حکم دیا اور آپ نے خم غدیر میں درختوں کے نیچے کی زمین صاف کرنے کا حکم دیا پس وہ زمین صاف کردی گئی پس میں اٹھا اور منادی نے ندا دی "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" "کسی امر عظیم کی تبلیغ کیلیے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے یہ جملہ بلند آواز سے پکارا جاتا تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم سب اکٹھے ہو گئے حضور نے ایک بلیغ ارشاد فرمایا اور خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے یہ اعلان فرمایا اے گروہ مسلمین! ایمان لاؤ اللہ، اس کے رسول اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا" یہ آیت پڑھی جس کی تفسیر میں فرمایا وہ نور مجھ میں ہے پھر علیؑ میں ہے پھر اس کی معصوم اولاد میں حضرت القائم المہدیؑ تک[1]

---

[1] مازانی التاریخ / جلد ۳ / ص ۱۴۴-۱۴۵

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۳

سُورۃ الجن

اور اس میں ایک آیت ہے

۱۔ حَتّٰی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ
نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا۔

آیت ۲۴

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا۔

آیت : ۲۴

ترجمہ: یہاں تک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں۔

حافظ قندوزی الحنفی نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن الفضیل نے علی بن الحسین، زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اس آیت حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ۔ تا آخر کی تفسیر کے بارے میں حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اس آیت میں "مَا يُوْعَدُوْنَ" (جس کا وعدہ کیا گیا) وہ حضرت القائم المہدیؑ ان کے اصحاب و انصار ہیں اور ان کے اعداء (دشمن) کمزور و لپست ہو جائیں گے۔ ناصر (مددگار) کے لحاظ سے اور قلیل ہوں گے تعداد کے اعتبار سے جب مہدیؑ ظہور فرمائیں گے۔[۱]

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۴

سورۃ المدثر

اور اس میں تین آیات ہیں

۱-۳۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ، فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ
عَسِیْرٌ عَلَی الْكَافِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ۔

آیت : ۸ تا ۱۰

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۳۱۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ، فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ، عَلَی الْكَافِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ۔

المدثر : ۸ ــ ۱۰

ترجمہ: تو پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہیں ہوگا۔

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے بیان کیا ہے کہ المفضل بن عمر نے حضرت امام الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت امام صادقؑ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب القائم المہدیؑ کے کان میں ان کے قیام و ظہور کی ندا کی جائے گی تو وہ قیام وظہور کریں گے پس یہ دنیا کافروں پر زیادہ مشکل وسخت ہوگی۔ حضرت جعفر الصادق نے فرمایا کہ قرآن نے اس قسم کی مثالیں بیان کی ہیں ہم اسے جانتے ہیں اور ہمارا غیر اسے نہیں جانتا ہے[1]

میں کہتا ہوں قرآن کے باطنی راز اسکے مقاصد سوائے اہل بیتؑ کے کوئی نہیں جانتا کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے رجس (نجاست) یہاں تک کہ امور و واقعات کی جہالت تک کو دور رکھا ہے اور انہیں ہر نقص ہر خرابی ہر خامی سے یہاں تک کہ جہالت سے اس طرح پاک رکھا ہے جس طرح کہ پاک رکھنے کا حق ہے بے شک وہی الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ جو قرآن کی تاویل اور اس کے باطن کو جانتے ہیں جیسا کہ متعدد احادیث شریفہ میں ثابت ہو چکا ہے۔

---

[1] ینابیع المودۃ ص ۵۱۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۴۵

سورة التکویر

اس میں ایک آیت ہے

۱۔ فَلَآ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ

آیت : ۱۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۔

آیت : ۱۵

ترجمہ : مجھے ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ (چھپ جاتے ہیں)

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے ذکر کیا ہے کہ ہانی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے امام باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا" الخُنّس سے مراد امام ہیں جو پیدا ہوں گے اور پیدائش کے بعد غیبت میں چلے جائیں گے ۲۶۰ھ میں پھر وہ دہکتے ہوئے شعلہ کی مانند ظاہر ہوں گے [۱]

میں کہتا ہوں الخنّس کا معنی ہے چھُپ جانا اور آیت کی تفسیر ان ستاروں کے بارے میں وارد ہے کہ بعض ستارے چھپنے کے وقت چھپ جاتے ہیں اور تاویل امام مہدی علیہ السلام کے حق میں ہے کیونکہ وہ چھپتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے انہیں چھپنے کا حکم دیا اور ظاہر ہوں گے مثل روشن شعلہ کے جب اللہ تعالیٰ انہیں ظہور کا حکم دیگا۔

یہ حدیث شریف حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے معجزات اور غیب کی خبروں میں سے ہے اور اس وقت وہ غیبت ۲۶۰ھ سے شروع ہوئی حضرت امام باقرؑ کے وفات کے ایک سو سال سے زیادہ عرصہ کے بعد۔

---

[۱] ینابیع المودۃ ص ۵۱۵

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner
Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۸۶

سورۃ البروج

اس میں ایک آیت ہے

۱۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ۔

آیت : ۱

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

۱۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔

آیت : ۱

ترجمہ: مجھے قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے بیان کیا ہے کہ اصبغ بن نباتہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ آنَا السَّمَآءُ (میں آسمان ہوں) اور بروج پس میرے اہل بیت اور میری عترت میں سے امام ہیں جن کے پہلے علیؑ اور آخری المہدیؑ ہیں اور وہ تعداد میں بارہ ہیں جس طرح برج بھی بارہ ہیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Presented by: https://jafrilibrary.com